بیاد: محمد نذیر مرحوم

ممبئی اردو نیوز

R.N.I. No. MAHURD / 2010 / 35278 **Mumbai Urdu News** www.mumbaiurdunews.com

Postal Regn. No. MCW/338/2023-25 Vol. No. 14 Issue No.269 Sunday 29th September 2024 Price: ₹6/- 12 Pages

جلدنمبر ۱۴ شمارہ نمبر ۲۶۹ اتوار ۲۹ ستمبر، ۲۰۲۴ء ۲۵ ربیع الاوّل، ۱۴۴۶ھ قیمت: ۶ روپے صفحات ۱۲

دہشت گردی کی فیکٹری بن چکا ہے پاکستان

ہندوستان نے ایک بار پھر اقوام متحدہ کے پلیٹ فارم سے پاکستان پر تنقید کر کے دنیا کو اپنے حقائق سے واقف کروایا

نیو یارک۔ ۲۸۔ستمبر۔ ہندوستان نے ایک بار پھر اقوام متحدہ کے پلیٹ فارم سے پاکستان پر تنقید کر کے دنیا کو اپنے حقائق سے واقف کروایا ہے۔ ہندوستان کی سفارت کار بھاویکا منگلانندن نے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں پاکستانی وزیر اعظم شہباز شریف کو جواب دیتے ہوئے کہا کہ پاکستان دنیا بھر میں دہشت گردی، منشیات کی اسمگلنگ کے حوالے سے بدنام ہے اور اس میں دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت پر حملہ کرنے کی جرات کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان، دہشت گردی کی فیکٹری بن چکا ہے۔ ہندوستان نے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں پاکستان کو سخت سرزنش کرتے ہوئے کہا کہ دنیا بھر میں دہشت گردی کے واقعات میں اس کا "ہاتھ" ہے اور پڑوسی ملک کو جان لینا چاہیے کہ ہندوستان کے خلاف سرحد پار دہشت گردی کے "سنگین نتائج بھگتنے ہوں گے"۔ 'پاکستان سرحد پار دہشت گردی کو ہتھیار کے طور پر استعمال کرتا ہے' ہندوستانی سفارت کار نے کہا، 'افسوسناک بات یہ ہے کہ آج صبح اس اجلاس میں ایک مضحکہ خیز واقعہ پیش آیا۔ دہشت گردی، منشیات، تجارت اور بین الاقوامی جرائم کے لیے عالمی سطح پر بدنام فوج کے زیر انتظام ملک، دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت پر حملہ

کرنے کی جرات رکھتا ہے۔ میں پاکستانی وزیر اعظم کی تقریر میں ہندوستان کے حوالے سے بات کر رہی ہوں۔ جیسا کہ دنیا جانتی ہے، پاکستان طویل عرصے سے سرحد پار دہشت گردی کو اپنے پڑوسیوں کے خلاف ہتھیار کے طور پر استعمال کرتا رہا ہے۔ انہوں نے ہماری پارلیمنٹ، ہماری مالیاتی راجدھانی ممبئی، بازاروں اور مذہبی یاترا کے راستوں پر حملہ کیا ہے۔ یہ فہرست کافی لمبی ہے۔ ایسے ملک کے لیے کہیں بھی تشدد کی بات کرنا سب سے بڑی منافقت ہے۔ بھاویکا منگلانندن نے کہا کہ دھاندلی زدہ انتخابات کی تاریخ والے ملک کے لیے جمہوریت میں سیاسی اختیارات کے بارے میں بات کرنا اور بھی حیران کن ہے۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ پاکستان ہمارے خطے پر بری نظر رکھتا ہے اور ہندوستان کے اٹوٹ انگ جموں و کشمیر میں انتخابات کو متاثر کرنے کے لیے دہشت گردی کا مسلسل استعمال کر رہا ہے۔ دہشت گردی سے کوئی سمجھوتہ نہیں ہوسکتا۔ پاکستان کو سمجھنا چاہیے کہ ہندوستان کے خلاف سرحد پار دہشت گردی کا خمیازہ ضرور بھگتنا پڑے گا۔ عدم برداشت اور خوف کے بارے میں پاکستان کی تقریر مضحکہ خیز ہے، ہندوستانی سفارت کار نے کہا کہ 'یہ مضحکہ خیز ہے کہ جس ملک نے 1971 میں نسل کشی کی اور جو آج بھی اپنی اقلیتوں پر ظلم کر رہی ہے، وہ عدم برداشت اور خوف کے بارے میں بات کر رہی ہے۔ دنیا خود دیکھ سکتی ہے کہ پاکستان اصل میں کیا ہے۔ ہم ایک ایسے ملک کی بات کر رہے ہیں جس نے اسامہ بن لادن کو طویل عرصے تک پناہ دی۔ ایک ایسا ملک جو دنیا بھر میں دہشت گردی کے بہت سے واقعات میں ملوث ہے، جس کی پالیسیوں کی وجہ سے یہ دہشت گردوں کی پناہ گاہ بن چکا ہے۔ ہم یہ واضح کرنا چاہتے ہیں کہ ان کے الفاظ ہم سب کے لیے کتنے ناقابل قبول ہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ پاکستان جھوٹ بول کر سچ کا مقابلہ کرنے کی کوشش کرے گا۔ اسے بار بار دہرانے سے کچھ نہیں بدلے گا۔ ہمارا موقف واضح ہے اور اسے دہرانے کی ضرورت نہیں۔

گجرات میں سومناتھ مندر کے قریب بلڈوزر کارروائی، 135 افراد زیر حراست

احمد آباد۔ ۲۸رستمبر۔ گجرات کے گیر سومناتھ ضلع میں سومناتھ مندر کے پاس بلڈوزر کارروائی ہوئی جس میں زبردست ہنگامہ والا ماحول دیکھنے کو ملا۔ سومناتھ مندر کے پاس موجود سرکاری زمین پر بڑے علاقہ میں ناجائز قبضہ تھا جس کو ہٹانے کے لیے ہفتہ کے روز مہم چلائی گئی۔ اس مہم کے دوران تقریباً 135 افراد کو حراست میں لیے جانے کی خبریں سامنے آرہی ہیں۔ یہ کارروائی ہفتہ کی علی الصبح (تقریباً 30.3 بجے) شروع ہوئی جو دیر تک چلتی رہی۔ آج ہوئی بلڈوزر کارروائی سے متعلق ضلع انتظامیہ کی طرف سے بیان جاری کیا گیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ سومناتھ مندر والی جگہ، ویراول کے پربھاس پاٹن میں سرکاری اراضی پر ناجائز ڈھانچوں کو ہٹانے کے لیے چلائی گئی مہم کے لیے سینکڑوں پولیس اہلکاروں کو تعینات کیا گیا تھا۔ انتظامیہ کا کہنا ہے کہ تجاوزات ہٹانے کی مہم کے دوران مذہبی ڈھانچوں اور کنکریٹ کے گھروں کو منہدم کر دیا گیا۔ دی گئی جانکاری کے مطابق علاقہ سے 60 کروڑ روپے قیمت کی تقریباً 15 ہیکٹیر سرکاری اراضی کو قبضہ سے آزاد کرایا گیا۔

اویسی کے تعلق سے مولانا محمود مدنی کا بیان غیر مناسب

مہتمم دارالعلوم دیوبند مفتی ابوالقاسم نعمانی کا صدر جمعیۃ کے تبصرے پر اختلاف

دیوبند۔ ۲۸رستمبر (سمیر چودھری) عالمی شہرت یافتہ دینی مرکز دارالعلوم دیوبند کے مہتمم و شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی ابوالقاسم نعمانی نے جمعیۃ علماء ہند کے صدر مولانا سید محمود مدنی کے ذریعہ آل انڈیا مجلس اتحاد المسلمین کے صدر بیرسٹر اسدالدین اویسی کے سلسلہ میں دیے گئے بیان پر اپنا اختلاف ظاہر کیا ہے اور توہین رسالتؐ کے مسئلہ وتحفظ اوقاف کے سلسلہ میں حیدر آباد رکن پارلیمنٹ اسدالدین اویسی کے اقدام کی تعریف کی ہے۔ واضح رہے کہ ایک انٹرویو کے دوران صدر جمعیۃ علماء ہند مولانا سید محمود مدنی کے ذریعہ اسدالدین اویسی کے سیاسی نظریہ کی مخالفت، این آر سی کی حمایت و دیگر کئی موضوعات پر اپنی کھل کر رائے دینے کے بعد سوشل میڈیا پر ایک ہنگامہ برپا ہے۔ رکن شوریٰ دارالعلوم دیوبند مولانا مفتی اسماعیل مالیگاوں، بزرگ عالم دین مولانا سجاد نعمانی، شاہی امام پنجاب مولانا عثمان لدھیانوی سمیت متعدد شخصیات نے مولانا مدنی کے بیان پر تشویش ظاہر کی، جس کے بعد حضرت مولانا مفتی ابوالقاسم نعمانی کے پاس بھی ملک بھر سے اس سلسلہ میں مسلسل فون کالز و پیغامات آرہے تھے کہ وہ اس سلسلہ میں اپنا موقف واضح فرمائیں، جس کے بعد مہتمم و شیخ الحدیث مفتی ابوالقاسم نعمانی نے ایک آڈیو پیغام جاری کیا، جس میں انہوں نے مولانا مدنی کے بیان پر اپنی لاتعلقی ظاہر کی۔ آڈیو پیغام میں مولانا مفتی ابوالقاسم نعمانی کہا کہ مولانا محمود مدنی صاحب کے انٹرویو کے سلسلے میں میرے نام سیکڑوں افراد کے پیغام آرہے ہیں اس لیے میرے لئے اس کی وضاحت کرنا ضروری ہے، مجھے یہ معلوم نہیں ہے کہ اس وقت جو کلپ وائرل ہورہی ہے وہ کسی پرانے انٹرویو کی ہے یا کوئی نیا انٹرویو ہے، جہاں تک اس کے موضوع کا تعلق ہے یقینا مجھے مولانا محمود صاحب کے اس انداز کلام سے بالکل اتفاق نہیں ہے، نظریاتی اعتبار سے کسی سے اختلاف ہوسکتا ہے لیکن اپنے اختلاف کے اظہار کا طریقہ مناسب ہونا چاہیے اور خاص طور سے اس وقت جب کہ ملت اسلامیہ ہند دو مسئلوں کی وجہ سے انتہائی تشویش میں اور تکلیف میں مبتلا ہے، ایک وقف ترمیمی بل کا مسئلہ ہے، دوسرے توہین رسالت ﷺ کا مسئلہ ہے اور یقینا اسدالدین اویسی صاحب اس سلسلے میں بے باکی کے ساتھ گفتگو کر رہے ہیں، تو ان کے ساتھ اپنے اختلاف کا اظہار جن الفاظ میں مولانا محمود مدنی صاحب نے کیا ہے یہ بالکل نامناسب ہے، اینکر کے سوال کا جواب دیتے ہوئے شخصیات کے احترام کا اور اس کے مقام و مرتبہ کا خیال کرنا چاہیے اس لیے میں اس انٹرویو سے اپنی لاتعلقی کا اظہار کرتا ہوں۔ بہرحال جو کچھ ہوا وہ مناسب نہیں ہوا ہے۔

حسن نصر اللہ کی بیٹی زینب نصر اللہ سمیت 13 اہم رہنما بیروت حملے میں شہید، اسرائیلی میڈیا کا دعویٰ

بیروت۔ ۲۸رستمبر۔ اسرائیلی میڈیا کا کہنا ہے کہ لبنان کے دارالحکومت بیروت کے علاقے داہیہ میں رہائشی عمارتوں پر اسرائیلی حملے میں حسن نصر اللہ کی بیٹی زینب نصر اللہ سمیت حزب اللہ کے میزائل یونٹ کے سربراہ محمد علی اسماعیل اور ان کے نائب حسین احمد اسماعیل کو مارنے کا دعویٰ کیا گیا ہے۔ حزب اللہ نے خبر کی تصدیق یا تردید نہیں کی، حزب اللہ نے اسرائیلی فوج کے بیروت کی رہائشی عمارتوں کے تہہ خانوں میں اسلحہ ہونے کے بیان کی تردید بھی کی ہے۔ گزشتہ روز حزب اللہ سربراہ حسن نصر اللہ کو نشانہ بنانے کے لیے اسرائیلی طیاروں کے حملے میں 6 عمارتیں تباہ، 8 افراد شہید، 91 زخمی ہوگئے۔ حزب اللہ ذرائع کے مطابق حسن نصر اللہ محفوظ ہیں، حزب اللہ کی جانب سے 65 راکٹ فائر کیے گئے، کئی مقامات پر آگ لگ گئی، اسرائیلی شہر تل ابیب میں حملوں کا الرٹ جاری کردیا گیا، فضائی دفاعی نظام ہائی الرٹ ہے، شیلٹرز کھول دیے گئے ہیں۔ اسرائیلی میڈیا کی ایک رپورٹ میں بیروت میں حزب اللہ کے ہیڈ کوارٹر پر کیے گئے اسرائیلی حملے میں زینب نصر اللہ کی شہادت کا دعویٰ کیا گیا ہے تاہم حزب اللہ یا لبنانی حکام کی جانب سے تاحال اس خبر کی تصدیق نہیں کی جاسکی ہے۔ میڈیا رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ زینب نصر اللہ لبنان میں حزب اللہ کی حمایت اور اپنے خاندان کی قربانیوں کیلئے ایک مضبوط آواز کے طور پر پہچان رکھتی ہیں۔ زینب حسن نصر اللہ اپنی عوامی گفتگو میں اسرائیلی افواج کے ہاتھوں 1997 میں اپنے بھائی ہادی کی شہادت کا تذکرہ بھی کرتی رہی ہیں۔ دوسری جانب ایرانی میڈیا نے دعویٰ کیا ہے کہ حزب اللہ کے سیکریٹری جنرل سید حسن نصر اللہ اور تحریک کی ایگزیکٹو کونسل کے سربراہ سید ہاشم صفی الدین بالکل صحت مند ہیں۔

سال ۲۰۱۶ کی سرجیکل اسٹرائکس نے دہشت گرد آقاؤں کو ہلا کر رکھ دیا: مودی

جموں وکشمیر میں پہلی بار مکمل اکثریت کے ساتھ بی جے پی کی سرکار بنے گی

ل،۲۸رستمبر (یو این آئی) وزیر اعظم نریندر مودی نے جموں وکشمیر میں ہو رہے اسمبلی انتخابات کو تاریخی نوعیت کے الیکشن قرار دیتے ہوئے کہا کہ یونین ٹریٹری میں پہلی بار مکمل اکثریت کے ساتھ بی جے پی کی سرکار بنے گی۔ انہوں نے کہا: 'ستمبر 2016 میں کی جانے والی سرجیکل اسٹرائیکس کے بعد اب دشمن ہماری طرف آنکھ اٹھا کر دیکھنے کی ہمت نہیں کر پا رہا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ ان اسٹرائکس نے دہشتگرد آقاؤں کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔ وزیر اعظم نے ان باتوں کا اظہار ہفتے کے روز یہاں مولانا آزاد اسٹیڈیم میں ایک عظیم الشان انتخابی ریلی سے خطاب کرنے کے دوران کیا۔ انہوں نے کہا: 'یہ جموں وکشمیر میں رواں اسمبلی انتخابات کے لئے میری آخری انتخابی ریلی ہوگی کیونکہ یکم اکتوبر کو آخری مرحلے کی پولنگ ہو رہی ہے'۔ ان کا کہنا تھا: 'سال 2016 میں 28 ستمبر کو ہی ہم نے تاریخی سرجیکل سٹرائیک کی تھی اسی روز ہم نے دشمن کے گھر میں گھس کر اس کو مارا تھا اور ہم نے دنیا کو دکھایا تھا کہ یہ نیا بھارت ہے'۔ نریندر مودی نے کہا: 'اس سرجیکل سٹرائیک سے دہشت گردی کے آقاؤں کو بڑا سبق ملا تھا اور تب سے وہ ہماری سالمیت کو چھونے کی ہمت نہیں کر پا رہے ہیں'۔ انہوں نے کہا: 'اگر اب بھی کوئی بری حرکت کرنے کی کوشش کرے گا تو مودی ان کو نہیں بخشے گا اور کہیں سے بھی ڈھونڈ نکالے

گا'۔ کانگریس کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے ان کا کہنا تھا: 'اور کانگریس وہ جماعت ہے جو اس سرجیکل سٹرائیک کا ثبوت چاہتی تھی کیا وہ اب ووٹ دینے کے مستحق ہیں'۔ انہوں نے کہا: 'آج مجاہد آزادی بھگت سنگھ کا یوم پیدائش بھی ہے جس پر میں انہیں شاندار خراج عقیدت پیش کرتا ہوں'۔ وزیر اعظم نے کہا: 'میں گذشتہ کچھ ہفتوں سے انتخابی ریلیوں سے خطاب کرنے کے لئے جموں وکشمیر کے مختلف حصوں کا دورہ کر رہا ہوں، جہاں بھی جاتا ہوں تو وہاں لوگوں میں بی جے پی کے تئیں جوش وجذبہ دیکھتا ہوں'۔ انہوں نے کہا کہ جموں وکشمیر کے لوگ نیشنل کانفرنس، کانگریس اور پی ڈی پی سے اکتا گئے ہیں۔ ان کا کہنا تھا: 'لوگ ان پرانے برے دنوں کی واپسی نہیں چاہتے ہیں جب کورپشن عروج پر تھا، چور دروازے سے نوکریاں دی جاتی تھیں'۔ انہوں نے کہا: 'جموں وکشمیر کے لوگ دہشت گردی، علاحدگی پسندی اور خون خرابے کی ہرگز واپسی نہیں چاہتے ہیں'۔ نریندر مودی نے کہا: 'جموں وکشمیر کے لوگ اب امن چاہتے ہیں وہ بی جے پی کی حکومت کے ذریعے ایک بہتر مستقبل چاہتے ہیں'۔ انہوں نے کہا: 'انتخابات کے گذشتہ دو مرحلوں کے رجحان سے لگتا ہے کہ لوگوں نے بی جے پی کے حق میں ووٹ ڈالے ہیں'۔ ان کا کہنا تھا: 'جموں وکشمیر میں پہلی بار بی جے پی مکمل اکثریت کے ساتھ حکومت بنائے گی، یہ ایک تاریخی فیصلہ ہوگا اور یہ انتخابات ایک تاریخی فیصلہ کریں گے'۔ مسٹر مودی نے کہا: 'پہلی بار جموں صوبے کے لوگوں کو اپنی مرضی کی حکومت ہوگی'۔ انہوں نے لوگوں کی طرف مخاطب ہو کر کہا: 'یہ مندروں کا شہر ہے آپ کو یہ آخری موقع ہاتھ سے نہیں جانے دینا ہے، بی جے پی حکومت ہی آپ کی پریشانیوں کو دور کرسکتی ہے'۔ ان کا کہنا تھا: 'جموں کو جس ناانصافی کا سامنا کرنا پڑا ہے پی ایم مودی ہی اس ناانصافی کو دور کرسکتا ہے'۔ کانگریس کو آڑے ہاتھوں لیتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا: 'کانگریس کی غلطیوں کی وجہ سے ہی جموں کا بڑا حصہ کٹ گیا'۔ انہوں نے کہا: 'ایک وقت ایسا تھا جب گولیوں اور شیلوں کی گن گرج یہاں معمول بن گئی تھی لیکن ہم نے گولی کا جواب گولی سے دے دیا اور دشمن کو منہ توڑ جواب دیا'۔

نظامِ انصاف کو معذور بچوں کی پریشانیوں پر توجہ دینے کی ضرورت: چیف جسٹس چندر چوڑ

نئی دہلی۔ ۲۸رستمبر۔ چیف جسٹس آف انڈیا ڈی وائی چندر چوڑ نے ہفتہ کے روز ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے معذور بچوں سے متعلق کچھ اہم نکات پر اپنی بات رکھی۔ انھوں نے کہا کہ پولیس تھانوں سے لے کر عدالتوں تک پورے نظامِ انصاف کو معذور بچوں کے مسائل کو سمجھنے اور اس کے حل پر توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ تحفظ اطفال سے متعلق نویں قومی سالانہ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے سی جے آئی چندر چوڑ نے کہا کہ معذور افراد کے ساتھ جو چیلنجز ہیں وہ جسمانی سے کہیں زیادہ ہیں۔ انھیں جسمانی چیلنجز کے ساتھ ساتھ سماج میں موجود تعصب، قدامت پرستی اور غلط سوچ سے بھی نبرد آزما ہونا پڑتا ہے۔ ڈی وائی چندر چوڑ نے اپنی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے کہا کہ ''ہمیں یقینی بنانا چاہیے کہ پولیس تھانوں سے لے کر عدالتوں تک نظامِ انصاف ان بچوں کی پریشانیوں کو سمجھیں اور ان کا حل تلاش کریں۔'' قابل ذکر ہے کہ اس دو روزہ تقریب کا انعقاد یونیسف، ہندوستان کے تعاون سے سپریم کورٹ کی جووینائل جسٹس کمیٹی کے تحت کیا گیا تھا۔ اس موقع پر چیف جسٹس آف انڈیا نے کہا کہ ''معذوری اکثر جنس، ذات، سماجی ومعاشی حالت اور نسلی جیسے دیگر حاشیے کی شناخت کے ساتھ جڑتی ہے، جس سے بچوں کے ساتھ ہونے والی تفریق کو فروغ ملتا ہے۔'' انھوں نے زور دے کر کہا کہ ریاست کو یہ یقینی بنانا چاہیے کہ معذور بچوں کو اضافی سیکورٹی فراہم کی جائے۔

حالیہ اسرائیلی حملوں میں شہید ہونے والی اہم شخصیات

بیروت۔ ۲۸رستمبر۔ اسرائیل نے حالیہ چند ماہ میں مزاحمتی تنظیموں حزب اللہ اور حماس کے ساتھ ایران کی بھی اہم شخصیات کو شہید کیا ہے۔ عرب میڈیا رپورٹس کے مطابق اسرائیل اور حماس کے درمیان حالیہ تنازع 7 اکتوبر 2023ء کو شروع ہوا، جس کے بعد سے اسرائیل نے جنگ کا دائرہ کار غزہ، ایران اور حالیہ دنوں میں لبنان تک پھیلا دیا ہے۔ عرب میڈیا رپورٹس کے مطابق اسرائیل نے چند ماہ میں بڑی مزاحمتی شخصیات کو شہید کیا، جن میں حماس کے سربراہ اسماعیل ہنیہ بھی شامل ہیں، جن کی تہران میں شہادت کے بعد ایران نے بدلہ لینے کا اعلان کیا تھا۔ حسن نصر اللہ سے قبل اسرائیل نے ابراہیم قدوسی کو 24 ستمبر کو بیروت میں شہید کردیا تھا، جو حزب اللہ کے اہم کمانڈر اور راکٹ ڈویژن کے سربراہ تھے۔ اس سے قبل اسرائیل نے 20 ستمبر کو بیروت میں ایک حملے میں ابراہیم عقیل کو شہید کیا تھا، وہ حزب اللہ کی رضوان فورس کے اہم کمانڈر تھے، برطانوی نشریاتی ادارے کے مطابق اُن کے سر کی قیمت 70 لاکھ ڈالرز مقرر تھی۔ عرب میڈیا کی رپورٹ کے مطابق احمد وہابی بھی 20 ستمبر کے اسرائیلی حملے میں شہید ہوئے، وہ 2024ء کے شروع میں غزہ میں کارروائی کرنے والی رضوان اسپیشل فورسز کے نگراں بھی رہے۔ فواد شکر، حزب اللہ کے اس اعلیٰ کمانڈر کو 30 جولائی کو لبنان کے دارالحکومت کے مضافاتی علاقے میں اسرائیل نے شہید کیا، وہ حسن نصر اللہ کے انتہائی قریبی تھے، امریکا نے ان پر 2015ء میں پابندیاں عائد کی تھیں، ان پر 1983ء میں بیروت میں امریکی میرین کی بیرکوں پر حملے کا مرکزی ملزم قرار دیا گیا تھا، جس میں 241 فوجی اہلکار مارے گئے تھے۔ اسرائیل فوج کے ہاتھوں شہید ہونے والے حزب اللہ رہنماؤں کی فہرست میں ایک نام محمد ناصر کا بھی ہے، جنہیں 3 جولائی کو لبنان کے شہر طائر میں نشانہ بنایا گیا، وہ حزب اللہ کی کارروائیوں کے اہم ذمے دار تھے۔ طالب عبداللہ حزب اللہ کے سینئر فیلڈ کمانڈر تھے، جنہیں 12 جون کو ایک حملے میں اسرائیل نے شہید کرنے کا دعویٰ کیا، جن کی شہادت کی اطلاع پر حزب اللہ کی جانب سے اسرائیل پر راکٹس کی بھاری بمباری کی گئی تھی۔

'اردو بک ریویو' کی ویب سائٹ کا آغاز 'یو جی سی' کے پروگرام کا ایک حصہ

نئی دہلی، 28 ستمبر۔ ''اردو بک ریویو اردو کو جدید تقاضے سے ہم آہنگ کرنے اور تحقیقی شعور بیدار کرنے کی کوششوں میں اہم کردار ادا کر رہا ہے۔'' یہ بات اردو بک ریویو کے ایڈیٹر محمد عارف اقبال نے اردو بک ریویو کے دفتر میں ویب سائٹ لانچ کے موقع پر کہی۔ پریس کلب آف انڈیا کے صدر گوتم لاہری اور دیگر مہمانان خصوصی کا استقبال کرتے ہوئے عارف اقبال نے 'اردو بک ریویو' کے مقاصد اور خدمات پر اختصار کے ساتھ روشنی ڈالی۔ انہوں نے مزید کہا کہ اردو بک ریویو کی یہ ویب سائٹ یو جی سی کیئر لسٹ میں شامل ہونے کے بعد یو جی سی کی خصوصی گزارش پر تیار کی گئی ہے۔ اس ویب سائٹ کو رفتہ رفتہ مزید بہتر بنانے کی کوشش کی جاتی رہے گی۔ اس تقریب کی صدارت پریس کلب آف انڈیا کے صدر جناب گوتم لاہری نے کی۔ اس موقع پر جن اہم شخصیات نے شرکت کی ان میں سینئر صحافی اے یو آصف (ڈائرکٹر پریس کلب آف انڈیا)، سینئر پروفیسر اور قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان کے سابق ڈائرکٹر ڈاکٹر ارتضیٰ کریم، ڈی ڈی نیوز کے سابق ڈپٹی ڈائرکٹر ادریس شاہجہانپوری، جامعہ ملیہ اسلامیہ کے شعبہ اردو میں اسسٹنٹ پروفیسر ڈاکٹر سیّد تنویر حسین، عرشیہ پبلی کیشنز دہلی کے مالک اظہار ندیم، حکیم ڈاکٹر آفتاب احمد، ریسرچ اسکالرز توحید حقانی اور نازش احمد خاص طور سے موجود تھے۔ پریس کلب کے صدر گوتم لاہری نے اردو بک ریویو کی ویب سائٹ لانچ کرنے کے بعد اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ گزشتہ کئی برسوں سے پریس کلب میں اردو صحافیوں کو ممبر شپ دیتے ہوئے وہاں اردو کو جائز مقام دینے کی کوشش کا آغاز کر دیا ہے۔ اس سلسلے میں معروف اردو صحافی اور مجاہد آزادی محمد باقر (شہید) کی خدمات کو اجاگر کرتے ہوئے پریس کلب آف انڈیا، نئی دہلی میں ان کا پوٹریٹ مستقل طور پر آویزاں کیا گیا ہے۔ پریس کلب میں اب ہر سال شہید محمد باقر کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لیے پروگرام بھی منعقد کیا جاتا ہے۔ اردو کے اس مجاہد صحافی کی خدمات کو اجاگر کرنے میں سینئر صحافی اے یو آصف نے ہمیشہ فعال کردار ادا کیا ہے۔ گوتم لاہری نے یہ بھی عندیہ دیا کہ اردو سے ان کو گہری دلچسپی رہی ہے اور عنقریب وہ اس زبان کو سیکھ کر اردو کی مزید خدمت کرنا چاہتے ہیں۔ ویب سائٹ کے منتظمین میں محمد عمران قنوجی، ندیم عارف اور محمد حنیف نعمانی نے میزبانی کے فرائض ادا کیے۔

مجروح سلطانپوری کی 100 ویں سالگرہ پر "شامِ مجروح" کا انعقاد

فرزند: عندلیب سلطانپوری

مجروح سلطانپوری

ممبئی: اردو کے مشہور و معروف شاعر اور بالی ووڈ کے نامور نغمہ نگار، مجروح سلطانپوری کی یاد میں ایک خصوصی پروگرام "شامِ مجروح" کا انعقاد 1 اکتوبر کو باندرہ کے رنگ شاردا ہال میں کیا جارہا ہے۔ اس پروگرام میں ملک کی نامور سیاسی، سماجی اور فلمی شخصیات شرکت کریں گے۔ ساتھ ہی اس موقع پر بالی ووڈ کے مشہور گلوکار اور موسیقار مجروح سلطانپوری کے لازوال اور دلوں کو چھونے والے نغمے پیش کریں گے جو آج بھی سامعین کے دلوں میں تازہ ہیں۔ پروگرام کی تفصیلات فراہم کرتے ہوئے مجروح سلطانپوری کے فرزند عندلیب سلطانپوری نے بتایا کہ "شامِ مجروح" کا مقصد مجروح سلطانپوری کی تخلیقی صلاحیتوں، ان کے ادبی ورثے اور ان کے بالی ووڈ میں اہم کردار کو خراج تحسین پیش کرنا ہے۔ مجروح سلطانپوری نے اپنے الفاظ کے ذریعے نہ صرف فلمی دنیا کو لازوال نغمے دیے بلکہ اردو ادب میں بھی ایک بلند مقام حاصل کیا۔ ان کے نغمات میں زندگی کے مختلف پہلو، محبت، جدوجہد اور سماجی مسائل کو بڑی خوبی سے پیش کیا گیا ہے جس نے انہیں عوام کے دلوں میں ایک خاص مقام عطا کیا۔ اُنہوں نے بتایا کہ اس یادگار شام میں ان کے مشہور گیتوں کو بالی ووڈ کے بڑے گلوکار اپنی آوازوں میں پیش کریں گے جیسے کہ " چاہوں گا میں تجھے سانجھ سویرے" اور " پیار ہوا اقرار ہوا" جیسے مشہور گانے۔ اس کے علاوہ مجروح سلطانپوری کی زندگی اور ان کے ادبی سفر پر روشنی ڈالنے کے لیے کچھ معروف شخصیات اور ادیب بھی پروگرام میں شامل ہوں گے۔ اُنہوں نے آخر میں کہا کہ یہ پروگرام مجروح سلطانپوری کے مداحوں کے لیے ایک نادر موقع ہوگا کہ وہ اپنی پسندیدہ غزلیں اور گیت سن سکیں اور ان کی زندگی کے مختلف پہلوؤں کو سمجھ سکیں۔ ساتھ ہی ساتھ نئی نسل کو ان کے کلام سے روشناس کرانے کا یہ ایک بہترین موقع ہے تاکہ وہ اردو زبان وادب کے اس عظیم سپوت کو بہتر طور پر سمجھ سکیں لہذا میری آپ سبھی سے مؤدبانہ گزارش ہے کہ آپ اپنی فیملی، دوستوں کے ہمراہ اس پروگرام میں شرکت کریں۔

ایشین اکیڈمی تخلیقی ایوارڈز میں TVF کی بڑی جیت:

پنچایت سیزن 3 نے بہترین کامیڈی پروگرام کا ایوارڈ جیت لیا!

ممبئی۔ (The Viral Fever) TVF نے پنچایت سیزن 3 کی ریلیز کے ساتھ دوبارہ ناظرین کے دل جیت لیے ہیں۔ یہ شو اپنی متعلقہ اور آسانی سے متعلقہ کہانیوں کی وجہ سے مقبول رہتا ہے۔ اپنے مزاح اور دلچسپ کہانی کے لیے مشہور شو نے TVF کو اپنے سامعین کی نبض لینے کے لیے ایک اہم پلیٹ فارم بنا دیا ہے۔ حال ہی میں، TVF نے ایشین اکیڈمی تخلیقی ایوارڈز میں ایک بڑی جیت درج کی، جہاں اسے پنچایت سیزن 3 کے لیے بہترین کامیڈی پروگرام کا ایوارڈ سمیت کئی ایوارڈز ملے۔" کیا تم ہنود کو دیکھ رہے ہو؟ پنچایت سیزن 3 ایشین اکیڈمی تخلیقی ایوارڈز میں قوم کا فاتح ہے! ہماری حیرت انگیز کاسٹ اور عملے کا بڑا شکریہ! یہاں مزید مضحکہ خیز لمحات، غیر متوقع موڑ، اور میمز ہیں جو کبھی پرانے نہیں ہوتے ہیں۔ TVF نے سپنے بمقابلہ ہر کوئی سیزن 1 کے ساتھ ایک اور جیت کا جشن منایا، جس نے ایشین اکیڈمی تخلیقی ایوارڈز میں بہترین برانڈڈ پروگرام جیتا۔ اپنے جوش کو بانٹتے ہوئے، انہوں نے اپنی ایک پوسٹ میں لکھا:" خواب سچ ہوتے ہیں! یہ اعلان کرتے ہوئے بہت خوشی ہو رہی ہے کہ سپنے بمقابلہ ہر ایک نے ایشین اکیڈمی تخلیقی ایوارڈز 2024 میں بہترین برانڈڈ پروگرام جیت لیا ہے! ہماری حیرت انگیز ٹیم اور کہانی سنانے کی طاقت پر یقین رکھنے والے ہر فرد کا بہت شکریہ۔ یہاں مزید خواب، زیادہ ہلچل اور بہت سی جیتیں ہیں! اس سال TVF نے اپنے حیرت انگیز شوز جیسے سپنے بمقابلہ ہر ایک، بہت پریوار، پنچایت سیزن 3، کوٹا فیکٹری سیزن 3، گلگ سیزن 4 اور اریخیڈ کپل کے ساتھ ایوارڈز میں بڑا اعزاز حاصل کیا ہے۔ ان کامیابیوں کے ساتھ، TVF ڈیجیٹل کہانی سنانے میں سرفہرست ہے۔

اگر مسلمان ملک میں عدل وانصاف ہر طبقے تک پہنچانے میں کامیاب ہوجائیں

تو تمام شعبوں میں اپنی کامیابی کا جھنڈا لہرا سکتے ہیں: مولانا فضل الرحیم مجددی

نئی دہلی، ۲۸رستمبر (یو این آئی) مسلمانوں پر عدل و انصاف قائم کرنے پر زور دیتے ہوئے آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ کے جنرل سکریٹری مولانا فضل الرحیم مجددی نے کہا کہ اگر مسلمان ملک میں عدل وانصاف ہر طبقے تک پہنچانے میں کامیاب ہوجائیں تو تمام شعبوں میں اپنی کامیابی کا جھنڈا لہرا سکتے ہیں۔ یہ انہوں نے جامعۃ الہدایہ جے پور میں منعقدہ مسلم پرسنل لاء بورڈ کے دوروزہ تربیتی و مشاورتی اجلاس سے کلیدی خطاب کرتے ہوئے کہی۔ انہوں نے مسلم پرسنل لاء بورڈ کے سابق صدر قاضی مجاہد الاسلام قاسمی کی بات نقل کرتے ہوئے کہ "اگر ہم مکمل دیانتداری کے ساتھ قیام عدل کا فریضہ انجام دیتے رہے تو مجھے قوی امید ہے کہ ایک وقت ایسا آئے گا کہ اس ملک میں انصاف کا کام مسلمانوں کے سپرد کردیا جائے گا" کہا کہ مسلمانوں کو زمین پر انصاف قائم کرنے کے لئے بھیجا ہے، اس پر ضرور غور کرنا چاہئے کہ ہم اس میں کتنا کامیاب ہوئے ہیں۔ مولانا قاضی مجاہد الاسلام قاسمیؒ کی وہ بات بالکل سچ ثابت ہوگی اگر ہم اس سمت میں کوشش کریں۔ انہوں نے کہا کہ مسلم پرسنل لاء بورڈ کی قیام عدل کی کوشش قابل تعریف ہے، دسمبر 2013 میں بطور آرگنائزر مولانا تبریز عالم کی تقرری سے مولانا عتیق احمد بستوی کو ایک مظبوط معاون مل جانے سے نظام قضاء کو منظم، مستحکم اور مؤثر بنانے میں سہولت ہوئی، جس کے نتیجہ

میں پچھلے دس سالوں میں بورڈ کے نظام قضاء میں سب سے زیادہ ترقی ہوئی ہے اور بورڈ کا یہ شعبہ سب سے زیادہ فعال شعبوں میں سے ایک ہے۔ انہوں نے کہا کہ آپ (قاضی) عام انسان یا عام عالم کے مانند نہیں ہیں، آپ عہدۂ قضاء پر فائز ہیں، آپ کا مرتبہ بلند ہے، آپ اپنے کاموں میں اللہ کے نائب ہیں، آپ کی زندگی نبوی زندگی کا نمونہ ہونی چاہئے، بہت سے ایسے کام جو گرچہ شرعا ممنوع نہیں ہیں، بہت سے لوگوں کے لئے اس کے کرنے میں کوئی حرج بھی نہیں ہے، مگر چونکہ آپ عہدہ قضاء کے عظیم منصب پر فائز ہیں آپ کو ان سے محتاط رہنا ہوگا، خاص طور سے زن اور زر کے معاملہ میں حد درجہ احتیاط ضروری ہے، آپ کی ایک غلطی اور ایک چوک صرف آپ ہی کو نہیں بلکہ پورے نظام قضاء کو متاثر کرسکتی ہے، آپ دارالقضاء کے اندر اور باہر ہمیشہ قضاۃ کے لئے بیان کئے گئے آداب اور اوصاف کا لحاظ رکھیں، آپ کی ذات اور آپ کے کام سے اسلام کے نظام عدل پر لوگوں کے اعتماد میں اضافہ ہونا چاہئے۔ مولانا مجددی نے کہا کہ بورڈ کے تحت اس وقت ملک کی 14 ریاستوں میں کل 92 دارالقضاء کام کر رہے ہیں، سب سے زیادہ تعداد مہاراشٹر میں 42 اور اتر پردیش میں 21 دارالقضاء ہیں، آئندہ ہمیں ان ریاستوں پر مزید توجہ دینے کی ضرورت ہے، جہاں یہ نظام وہاں کی مسلم آبادی کے تناظر میں بہت کم ہے یا جہاں ابھی منظم نظام قضاء موجود نہیں ہے، کشمیر میں ایسے مسائل بہت ہیں جس کے لئے شرعی قاضی کا ہونا ضروری ہے، جبکہ وہاں کوئی منظم شرعی نظام انصاف نہیں ہے، اسی طرح جنوبی ہند کی ریاستوں کیرلا، تملناڈ اور آندھرا پردیش وغیرہ میں نظام قضاء کو وسعت دینے کی ضرورت ہے، مجھے امید ہے کہ مولانا عتیق احمد بستوی اور مولانا تبریز عالم اور دیگر حضرات اس پر خصوصی توجہ دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ دارالقضاء جہاں شرعی ضرورتوں کو پورا کرتا ہے، وہیں ہمارے ملک کی عدالتوں کا بھی معاون و مددگار ہے، ان کا بوجھ ہلکا کرتا ہے، الحمد للہ بورڈ کے دارالقضاؤں میں مجموعی اعتبار سے باقاعدہ رجسٹرڈ معاملات کی تعداد سالانہ تقریبا پانچ ہزار ہے، یہ وہ معاملات ہیں جو باقاعدہ رجسٹرڈ ہوئے، جو معاملات زبانی افہام وتفہیم سے حل ہوگئے وہ اس کے علاوہ ہیں، ان میں سے زیادہ تر مقدمات عائلی نوعیت کے ہوتے ہیں۔

ہریانہ انتخابات: کانگریس کا منشور جاری

25 لاکھ تک مفت علاج، خواتین کو ماہانہ 2 ہزار روپے دینے کا وعدہ

چنڈی گڑھ، ۲۸رستمبر۔ کانگریس نے ہفتے کے روز چنڈی گڑھ میں ہریانہ اسمبلی انتخابات 2024 کے لیے اپنا منشور جاری کردیا، جس میں مختلف طبقات کے لیے خصوصی مراعات کا اعلان کیا گیا ہے۔ منشور کے مطابق 25 لاکھ روپے تک کا مفت علاج فراہم کیا جائے گا اور خواتین کو ہر ماہ 2 ہزار روپے دیے جائیں گے۔ اس کے علاوہ، ستلج۔ یمنا لنک نہر سے پانی لینے کا وعدہ بھی منشور میں شامل ہے۔ خیال رہے کہ یہ منشور کانگریس کے قومی صدر ملکارجن کھڑگے کی قیادت میں تیار کیا گیا اور اسے 'سات وعدے۔ پکے ارادے' کے نام سے جاری کیا گیا ہے۔ منشور میں کہا گیا ہے کہ کانگریس نے سابقہ حکومت میں کیے گئے وعدوں کو پورا کیا اور اس مرتبہ بھی عوام کی فلاح و بہبود کے لیے کام کیا جائے گا۔ کانگریس نے اپنے منشور میں ہریانہ کے لوگوں کو معیاری تعلیم، نوجوانوں کو روزگار، اور بہتر صحت کی سہولیات دینے کے وعدے کیے ہیں۔ اس میں کسان کمیشن کا قیام، کم از کم امدادی قیمت (ایم ایس پی) کی گارنٹی، اور محروم طبقات کو 100 مربع گز زمین دینے کا وعدہ شامل ہے۔

Printed and Published by IMTIYAZ MANZOOR AHMED on Behalf of SHAH PUBLICATIONS Printed at : Dangat Media Pvt. Ltd, 22 Digha MIDC,TCC, Industrial Area, Vishnu Nagar, Digha, Navi Mumbai - 400708.
Published at : 801/810/811/812, 8th Floor Ozone Biz Centre MH Compound, Boman Behram Marg, Belasis Road. Mumbai 400 008 • Editor : MR.SHAKEEL AHMED ABDUR RASHEED KHAN
• Tel.: 2305 4433 / 23064098 • Email : info@mumbaiurdunews.com • Website : mumbaiurdunews.com

بیاد: محمد نذیر مرحوم

ممبئی اردو نیوز

R.N.I. No. MAHURD / 2010 / 35278 **Mumbai Urdu News** www.mumbaiurdunews.com

جلد نمبر ۱۴ شمارہ نمبر ۲۶۹ اتوار ۲۹ رستمبر، ۲۰۲۴؁ ۲۵ رربیع الاوّل، ۱۴۴۶ھ قیمت: ۶ روپے صفحات ۱۲

Postal Regn. No. MCW/338/2023-25 Vol. No. 14 Issue No.269 Sunday 29th September 2024 Price: ₹6/- 12 Pages

سیّد حسن نصراللہ اسرائیلی بمباری میں شہید

حزب اللہ کی تصدیق، بدلہ لینے کا عزم، حماس کا سوگ کا اعلان، ایران کی وارننگ، نعیم قاسم تنظیم کے عبوری سربراہ مقرر

بیروت۔ ۲۸ رستمبر: لبنان کی تنظیم حزب اللہ نے ہفتے کو تصدیق کی ہے کہ سید حسن نصراللہ کی بیروت میں اسرائیلی حملے میں شہادت ہوگئی ہے۔ حزب اللہ نے اسرائیل کے خلاف جنگ جاری رکھنے کے عزم کا اظہار کیا ہے۔ حزب اللہ نے ایک بیان میں کہا کہ 'حزب اللہ کے سیکریٹری جنرل سید حسن نصراللہ اپنے ان عظیم، لافانی ساتھی شہدا کے ساتھ جا ملے ہیں جن کی انہوں نے 30 سال تک قیادت کی۔ ادھر عرب میڈیا رپورٹ کے مطابق نعیم قاسم نئے سربراہ کے انتخاب تک حزب اللہ کے معاملات سنبھال لیں گے۔ رپورٹس میں کہا گیا ہے کہ ہاشم صفی الدین کو حزب اللہ کا سربراہ منتخب کیے جانے کا قوی امکان ہے، ہاشم صفی الدین حسن نصراللہ شہید کے خالہ زاد بھائی اور داماد ہیں۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق نعیم قاسم حزب اللہ شوریٰ کمیٹی کے مسلسل 3 مرتبہ رکن رہ چکے ہیں۔ قبل ازیں اسرائیلی فوج نے دعویٰ کیا تھا کہ حسن نصراللہ گذشتہ روز بیروت میں ایک حملے میں مارے گئے ہیں۔ ابتدائی طور پر حزب اللہ نے اپنے لیڈر کی موت کی تصدیق نہیں کی تھی۔ اسرائیلی فوج کے مطابق حملے میں حزب اللہ کے 'زیادہ تر' سینئر رہنما جان سے جا چکے ہیں۔ اسرائیلی فوج

نعیم قاسم عبوری سربراہ

کے ترجمان لیفٹیننٹ کرنل نادا وشوشانی نے آن لائن پریس بریفنگ میں کہا کہ 'حزب اللہ کے زیادہ تر سینئر رہنماؤں کو مار دیا گیا۔' اسرائیلی فوج نے آج آفیشل ایکس اکاؤنٹ پر ایک بیان میں دعویٰ کیا کہ 'حسن نصراللہ اب دنیا کو خوف زدہ نہیں کر پائیں گے۔' اسرائیلی فوج کے ترجمان افیخائی ادرعی نے ایکس پر عربی زبان میں جاری کیے گئے بیان میں مزید کہا: 'اسرائیلی فوج نے حزب اللہ کے جنوبی محاذ کے کمانڈر علی کرکی اور دیگر متعدد حزب اللہ رہنماؤں کو بھی قتل کر دیا ہے۔' خبر رساں ادارے روئٹرز نے ہفتے کو حزب اللہ کے قریبی ذرائع کے حوالے سے رپورٹ کیا تھا کہ جمعے کو شدید فضائی بمباری کے بعد سے حسن نصراللہ سے رابطہ نہیں ہو پا رہا۔ دریں اثناء اسلامی تحریک مزاحمت حماس نے لبنانی مزاحمتی تنظیم حزب اللہ کے سکریٹری جنرل حسن نصراللہ کی بیروت میں بزدل صیہونی دشمن کے وحشیانہ حملے میں شہادت پر گہرے دکھ اور افسوس کا اظہار کیا ہے۔ حماس کی طرف سے جاری ایک پریس بیان میں شہید قائد حسن نصراللہ کی شہادت پر ان کی خدمات کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا ہے کہ حسن نصراللہ "طوفان اقصیٰ' معرکے کے شہید ہیں۔ انہوں نے بیت المقدس اور فلسطین کے لیے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا۔ حماس نے لبنان میں اسلامی مزاحمت کے ساتھ تعزیت اور یکجہتی کے ایک بیان میں کہا کہ "ہم اپنے فلسطینی عوام، اپنی عرب اور اسلامی قوم اور پوری دنیا کے آزاد لوگوں کو سید حسن نصراللہ کی شہادت پر سوگ مناتے ہیں۔ حماس نے بیروت کے جنوبی نواحی علاقے حارہ حریک میں وحشیانہ صیہونی جارحیت اور رہائشی عمارتوں کو نشانہ بنانے کی شدید الفاظ میں مذمت کی ہے اور اسے ایک بزدلانہ دہشت گردانہ کارروائی، قتل عام اور ایک گھناؤنا جرم قرار دیا۔ (باقی صفحہ ۹ پر)

ایران میں حزب اللہ سربراہ حسن نصراللہ کی شہادت کا سرکاری طور پر اعلان

نرملا سیتارمن کے خلاف ایف آئی آر درج کرنے کا حکم

بنگلور، ۲۸ رستمبر (یو این آئی) کرناٹک کے بنگلور میں ایک خصوصی عدالت نے پولیس کو مرکزی وزیر خزانہ نرملا سیتارمن اور دیگر کے خلاف بھتہ خوری کے الزام میں ایف آئی آر درج کرنے کا حکم دیا ہے۔ جن ادھیکار سنگھرش پریشد (جے ایس پی) کے شریک چیئرمین آدرش ائیر کی جانب سے انتخابی بانڈز سے متعلق شکایت میں جبری وصولی کے الزامات لگائے گئے ہیں۔ بی جے پی کے قومی صدر جے پی نڈا، کرناٹک ریاست کے سابق بی جے پی صدر نلن کمار کتیل اور وجندر یدیورپا سمیت کئی اعلیٰ شخصیات بھی اس کیس میں ملوث ہیں۔ اپریل 2024 میں دائر کی گئی شکایت میں دعویٰ کیا گیا تھا کہ 2019 اور 2022 کے درمیان انتخابی بانڈز کے ذریعے بھاری رقم اکٹھی کی گئی، جس میں ایک تاجر کی کمپنی سے 230 کروڑ روپے اور فارما کمپنی سے 49 کروڑ روپے شامل ہیں۔ خصوصی عدالت نے پولیس کو فوری طور پر تفتیش شروع کرنے کی بھی ہدایت کی ہے۔

مسلم سبزی فروش پر ہندو شرپسند کا حملہ، گالی گلوچ اور تشدد کا نشانہ بنایا

جے پور۔ ۲۸ رستمبر: راجستھان کے جے پور میں برہماپوری علاقے میں ایک افسوسناک واقعہ پیش آیا جہاں انشول نامی ایک غنڈے نے ایک مسلم سبزی فروش کو نہ صرف گالیاں دیں بلکہ اسے بے رحمی سے مارا پیٹا بھی۔ غنڈے نے مسلمان سبزی فروش کو مذہبی تعصب کا نشانہ بناتے ہوئے اسے زبردستی بے عزت کیا اور نسلی توہین آمیز الفاظ کا استعمال کرتے ہوئے کہا، "ہندوستانی ہے؟ چل پینٹ کھول... مُلّا ہے مُلّا... پینٹ کھول..." یہ واقعہ جے پور کے برہماپوری علاقے میں پیش آیا، جہاں انشول نامی شخص نے بغیر کسی وجہ کے مسلم سبزی فروش پر حملہ کیا اور اسے تشدد کا نشانہ بنایا۔ حملے کے دوران انشول نے مذہبی منافرت سے بھرپور زبان استعمال کی اور سبزی فروش کی بے عزتی کی۔ یہ واقعہ نہ صرف راجستھان بلکہ پورے ملک میں نفرت کی بنیاد پر کیے جانے والے جرائم کا ایک اور سنگین واقعہ ہے۔ مقامی لوگوں نے اس واقعے پر تشویش کا اظہار کیا ہے۔

۵۰۰ سالہ قدیم مسجد، درگاہ اور قبرستان پر بلڈوزر

سپریم کورٹ کے واضح حکم کے باوجود گجرات انتظامیہ نے رات گئے مذہبی مقامات کو شہید کر دیا

سومناتھ۔ ۲۸ رستمبر: سماجی رابطے کی ویب سائٹ ایکس پر 'دی مسلم' نے ایک ویڈیو شیئر کرتے ہوئے لکھا کہ ''سومناتھ گجرات میں مسجد، قبرستان اور درگاہ پر انتظامیہ نے بلڈوزر چلا کر سپریم کورٹ کے حکم کی دھجیاں اڑا دی ہے۔ صبح چار بجے سے پربھاس پاٹن ویراول میں ۵۰۰ سالہ قدیم قبرستان، درگاہ اور مسجد کو شہید کر دیا گیا ہے۔'' قبل ازیں دی مسلم نے اپنی پوسٹ میں لکھا تھا کہ ''گجرات ویراول پاٹن میں پانچ سو سال پرانی منگرولی شاہ بابا اور غریب شاہ بابا کی درگاہ جعفر مظفر قبرستان، عیدگاہ توڑنے کے لیے کلکٹر نے نوٹس جاری کیا اور دیر رات ایک درجن بلڈوزر توڑنے کے لیے پہنچ گئے''۔ انڈیا ٹی وی کی رپورٹ کے مطابق گجرات انتظامیہ کی جانب سے شہر میں غیر قانونی تعمیرات کے خلاف بڑے پیمانے پر کارروائی جاری ہے۔ یہاں جمعہ کی رات سے

تقریباً 36 بلڈوزر ان غیر قانونی تعمیرات کو منہدم کرنے میں مصروف ہیں۔ جبکہ ملبہ ہٹانے کے لیے 70 ٹریکٹر ٹرالیاں استعمال کی جا رہی ہیں۔ بتایا جا رہا ہے کہ اس جگہ کو سومناتھ ڈیولپمنٹ پروجیکٹ کے لیے استعمال کیا جائے گا۔ سومناتھ مندر کے پیچھے والے حصے میں کئی غیر قانونی تعمیرات کی گئی تھیں، جنہیں ہٹانے کے لیے انتظامیہ کی ٹیم پہنچ چکی ہے۔ کارروائی رات سے جاری ہے، اگرچہ کچھ دیر کے لیے اسے روک دیا گیا تھا۔ دراصل، سومناتھ میں گجرات حکومت کی جانب سے بڑے پیمانے پر بلڈوزر ایکشن جاری ہے۔ اس سے پہلے یہاں مہینوں تک سروے کیا گیا تھا۔ سروے مکمل ہونے کے بعد (باقی صفحہ ۹ پر)

منڈی مسجد پر کارپوریشن کورٹ کے فیصلے کیخلاف ہائیکورٹ میں چیلنج

منڈی۔ ۲۸ رستمبر: منڈی میونسپل کارپوریشن کے جیل روڈ پر واقع مسجد میں غیر قانونی تعمیرات کو منہدم کرنے کے فیصلے سے ناخوش مسلم فریق نے کارپوریشن کورٹ کے خلاف ہماچل ہائی کورٹ سے رجوع کیا ہے۔ کارپوریشن کورٹ نے یہ فیصلہ 14 روز قبل دیا تھا۔ اب مسلم فریق عدالت پہنچا ہے۔ گزشتہ جمعہ کو مسلم فریق نے منڈی میونسپل کارپوریشن کمشنر کے فیصلے کے خلاف ریاستی ہائی کورٹ میں عرضی داخل کی تھی۔ مسجد کی اسٹیئرنگ کمیٹی کے رکن اقبال علی نے کہا کہ، طویل بحث کے بعد میونسپل کارپوریشن کے فیصلے کے خلاف ہائی کورٹ میں ایک عرضداشت داخل کی گئی ہے۔ عدالت سے رجوع کرنے سے پہلے مسلم فریق نے کہا کہ ایک ہفتہ پہلے ایک میٹنگ ہوئی تھی۔ مسلم فریق کا کہنا ہے کہ، اب ہائی کورٹ کے حکم کے مطابق مزید کارروائی کی جائے گی۔

بریلی میں مسجد سے متصل دیوار مسمار کرنے پر کشیدگی

دو فرقوں کے درمیان پتھر بازی، پولیس کی نفری تعینات

بریلی ۔۲۸ رستمبر: یوپی کے بریلی میں ایک متنازعہ مذہبی مقام کو مسمار کرنے پر ہنگامہ ہوا جس کے بعد دو برادریوں کے لوگ آمنے سامنے آگئے۔ اس دوران دونوں طرف سے اینٹ اور پتھر پھینکے گئے اور زوردار نعرے بازی کی گئی۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی بی جے پی ایم ایل اے بھی موقع پر پہنچ گئے اور ہڑتال پر بیٹھ گئے۔ بی جے پی ایم ایل اے نے پولیس پر سنگین الزامات عائد کرتے ہوئے کہا کہ پولیس کی سرپرستی میں مبینہ غیر قانونی مسجد تعمیر کی جا رہی ہے۔ بریلی کے کیولا دیہ تھانہ علاقے کے گاؤں کیلا ڈانڈی میں ایک مقام پر نماز ادا کرنے کے بعد ہندو تنظیموں سے وابستہ افراد نے اس کی دیوار توڑ دی۔ جس کے بعد دونوں طرف کے لوگوں میں جھگڑا ہوگیا۔ بتایا جا رہا ہے کہ یہاں ایک کمرہ بنا کر مسجد میں تبدیل کر دیا گیا، جس میں لوگ نماز ادا کرنے لگے۔ اس کے خلاف ہندو برادری نے احتجاج کیا اور پولیس انتظامیہ سے شکایت کی۔ نواب گنج کے ایس ڈی ایم اجے کمار اپادھیائے نے مذکورہ جگہ کو بند کر دیا اور دو ہوم گارڈز کو تعینات کر دیا۔ جمعہ کے روز مقامی مسلمانوں نے وہاں نماز جمعہ ادا کی گئی۔ جس کے بعد ہندو تنظیموں سے وابستہ افراد مشتعل ہوگئے۔ (باقی صفحہ ۹ پر)

نتیش کمار زیادہ دیر تک این ڈی اے کے ساتھ نہیں رہیں گے: آر جے ڈی

بھاگلپور، ۲۸ رستمبر (یو این آئی) بہار اسمبلی پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کے چیئرمین اور راشٹریہ جنتا دل (آر جے ڈی) کے سینئر لیڈر بھائی بریندر نے آج کہا کہ وزیر اعلیٰ نتیش کمار زیادہ دیر تک قومی جمہوری اتحاد (این ڈی اے) کے ساتھ نہیں رہنے والے ہیں، کیونکہ وہ ان کے غلط عزائم کو سمجھ چکے ہیں۔ یہاں نامہ نگاروں سے بات کرتے ہوئے مسٹر بھائی بیریندر نے کہا کہ وزیر اعلیٰ نتیش کمار سماجوادی سوچ رکھنے والے شخص ہیں۔ وہ کبھی بھی غدار این ڈی اے اتحاد کے ساتھ نہیں رہنا چاہتے اور جلد ہی سماجی نظریات کے ساتھ آئیں گے۔

ایم ایل اے زاہد بیگ کی رہائش گاہ پر بلڈوزر چلانے کی تیاری

لکھنو۔ ۲۸ رستمبر: اتر پردیش میں سماجوادی پارٹی کے لیڈران کی مشکلات کم ہونے کا نام نہیں لے رہی ہے۔ بھدوہی ضلع سے دو بار کے سماجوادی پارٹی کے رکن اسمبلی زاہد بیگ کے مکان کو اب منہدم کئے جانے کی بات سامنے آ رہی ہے۔ دعویٰ کیا جا رہا ہے کہ زاہد بیگ نے گڑھی تالاب کو پاٹ کر غیر قانونی طریقے سے سرکاری ملازمین کی ملی بھگت سے عالیشان مکان بنا لیا ہے۔ سماجوادی پارٹی کے رکن اسمبلی کی رہائش گاہ پر جلد ہی بلڈوزر چلانے کی تیاری ہے۔ ڈی ایم وشال سنگھ نے کہا کہ سماجوادی پارٹی کے ایم ایل اے کی رہائش گاہ کے تالاب پر بنے ہونے کی اطلاع ملی ہے، جو غیر قانونی ہے۔ اسے خالی کرانے کے لئے ضروری کاغذی کارروائی کر کے جلد ہی مکان کو زمین دوز کر دیا جائے گا۔ واضح رہے کہ اپنے بیٹے زعیم بیگ کے ساتھ ایم ایل اے زاہد بیگ نابالغ نوکرانی کی موت اور چائلڈ بانڈڈ لیبر اور انسانی سمگلنگ کے الزام میں جیل میں بند ہیں۔ وہیں ان کی اہلیہ شائستہ عرف سیما بیگ کو بھی پولیس تلاش کر رہی ہے، لیکن ابھی وہ پولیس کی گرفت سے باہر ہیں۔ بھدوہی شہر کوتوالی تھانہ علاقے کے تحت زاہد بیگ کی عالیشان رہائش گاہ پر گزشتہ ہفتے نابالغ نوکرانی کی مشتبہ حالت میں پھندے سے لٹکی ہوئی لاش ملی تھی اور وہیں ایک دیگر معصوم نابالغ نوکرانی کو پولیس اور انتظامیہ اور چائلڈ ویلفیئر کمیٹی کی مشترکہ ٹیم نے آزاد کرایا تھا۔

بتایا جاتا ہے کہ نابالغ نوکرانی نے کئی سنگین الزام سماجوادی پارٹی کے رکن اسمبلی اور ان کی فیملی پر لگائے تھے۔ اس بابت متعلقہ دفعات میں کئی مقدمے درج کئے گئے ہیں۔ ڈی ایم وشال سنگھ نے بتایا کہ بھدوہی اسمبلی حلقہ سے سماجوادی پارٹی کے رکن اسمبلی زاہد بیگ کا مکان تالاب پر بنا ہوا ہے۔

کیجریوال کا اندازِ سیاست اور مسلمان

سہیل انجم

اگر یہ سوال کیا جائے کہ موجودہ ہندوستانی سیاست میں وزیر اعظم نریندر مودی کے بعد کس سیاست داں کو سرخیوں میں رہنے کا فن آتا ہے تو بلا شبہ اس کا جواب ہوگا اروند کیجری وال۔ اگر ہم انا تحریک میں کیجری وال کے رول، عام آدمی پارٹی کے نام سے ایک سیاسی جماعت کی تشکیل، اپنی پارٹی کے پہلے اسمبلی انتخابات میں توقع کے برعکس زیادہ سیٹیں لانا، حکومت سے استعفیٰ دے دینا، نئی دہلی کے ریل بھون کے سامنے مظاہرہ کرنا اور انتہائی سرد رات میں لحاف اوڑھ کر سڑک پر سونا، اگلے اسمبلی انتخابات میں غیر معمولی اکثریت سے کامیاب ہونا، پھر تیسری بار اکثریت حاصل کرکے حکومت بنانا، عوامی مفاد کے مختلف اعلانات کرنا، دہلی شراب پالیسی بنانا، جیل جانا، پارلیمانی انتخابات کے لیے جیل سے باہر آکر وزیر اعظم نریندر مودی اور وزیر داخلہ امت شاہ پر حملہ کرنا، پھر جیل جانا مگر وزیر اعلیٰ کے عہدے سے استعفیٰ نہ دینا، جیل سے رہا ہونے کے بعد اچانک استعفے کا اعلان کر دینا، آتشی کو وزیر اعلیٰ کے لیے منتخب کرنا اور پھر آر ایس ایس کے سرسنگھ چالک سے پانچ سوالات کرنا۔ اس کے علاوہ بھی ایسے بہت سے مواقع آئے جب انھوں نے اپنے فیصلوں اور اقدامات سے لوگوں کو چونکا دیا اور خود کو سرخیوں میں قائم رکھا۔ اب کیا کوئی شخص انکار کرسکتا ہے کہ کیجری وال کو سرخیوں میں بنے رہنے کا فن آتا ہے۔

اگر کیجری وال کے طرز حکومت پر نظر ڈالیں تو پائیں گے کہ اگرچہ وہ کانگریس اور بی جے پی کی مخالفت کو اپنی سیاست کا محور بناتے ہیں لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ وہ سیاسی کامیابیوں کے لیے تقریباً وہی حربے اختیار کرتے ہیں جو بی جے پی اختیار کرتی ہے۔ یعنی سیاست میں مذہب کی آمیزش اور اس کی بنیاد پر جذباتی ماحول کی تشکیل۔ ان کے اسی طرز سیاست کو دیکھ کر کچھ لوگ انھیں 'چھوٹا مودی' بھی کہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بی جے پی پہلے بھی کیجری وال سے خوف زدہ تھی اور اب بھی ہے۔ ایک سینئر صحافی کا جو کہ بی جے پی کے بہت قریب رہے ہیں کہنا ہے کہ وزیر اعظم مودی نے ایک ملاقات میں کہا تھا کہ انھیں کانگریس سے نہیں بلکہ عام آدمی پارٹی اور اس کے رہنما اروند کیجری وال سے ڈر لگتا ہے۔ مذکورہ صحافی اس کی وجہ یہ بتاتے ہیں کہ کیجری وال بھی اپنی سیاسی کامیابی کے لیے وہی سارے ہتھکنڈے اپناتے ہیں جو بی جے پی اپناتی رہی ہے اور جن کو اپنا کر نریندر مودی یہاں تک پہنچے ہیں۔ اگر ہم ان کی سیاست پر نظر ڈالیں تو یہ بھی پائیں گے کہ وہ خطرات مول لینے والے سیاست داں ہیں۔ ان کے اندر جو سیاسی جرأت ہے وہ کم سیاست دانوں میں پائی جاتی ہے۔ یہ ان کی سیاسی جرأت ہی تھی کہ جیل جانے کے باوجود انھوں نے یہ بانگ دہل اعلان کر دیا کہ وہ وزیر اعلیٰ کے منصب سے استعفیٰ نہیں دیں گے۔ لیکن جب جیل سے چھوٹ کر آئے تو یہ بھی ان کی سیاسی جرأت تھی کہ انھوں نے استعفے کا اعلان کر دیا اور آتشی کو وزیر اعلیٰ نامزد کر دیا۔ اسے سیاسی جرأت کے علاوہ حکمت عملی بھی کہہ سکتے ہیں۔ لیکن اس طرح کی چونکانے والی حکمت عملی کا اعلان وہی کرسکتا ہے جو رسک لینے کا عادی ہو۔ اس سے بھی انکار نہیں کہ کیجری وال اپنے خلاف بدعنوانی کے کیس کو اسی طرح اپنے حق میں استعمال کرنے کی کوشش کر رہے ہیں جس طرح نریندر مودی اپنے اوپر عاید کیے جانے والے الزامات کو اپنے حق میں استعمال کر لیتے ہیں۔

کیجری وال نے 22 ستمبر کو دہلی کے جنتر منتر پر ایک بڑا جلسہ کرکے مبصرین کے مطابق بی جے پی کو مزید ڈرا دیا۔ لیکن اس بار انھوں نے ایک تیر سے کئی نشانے لگائے۔ پارلیمانی انتخابات کے موقع پر انھوں نے مارگ درشک منڈل کے حوالے سے وزیر اعظم مودی کی عمر کا ذکر کیا تھا۔ اس بار انھوں نے پھر اس بات کا ذکر کیا اور اس بار آگے بڑھ کر انھوں نے آر ایس ایس کو بھی لپیٹ لیا۔ انھوں نے آر ایس ایس کے سرسنگھ چالک موہن بھاگوت سے پانچ سوالات کر ڈالے اور پانچوں وزیر اعظم مودی سے متعلق تھے۔ وہ سوالات بہت تیکھے تھے۔ شاید اسی لیے ان سوالوں پر بی جے پی اور آر ایس ایس میں سناٹا ہے۔ نہ تو بی جے پی کا کوئی لیڈر بول رہا ہے اور نہ ہی آر ایس ایس کا۔ عام آدمی پارٹی کے ایم پی سنجے سنگھ نے موہن بھاگوت سے پوچھا ہے کہ وہ جواب کیوں نہیں دیتے۔ موہن بھاگوت سے سوال کرنا بھی کیجری وال کی سیاسی جرأت کا ایک نمونہ ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ آر ایس ایس اور بی جے پی کے پاس ان سوالوں کا کوئی جواب نہیں ہے۔ انھوں نے جو باتیں کہی ہیں وہ عوام کے درمیان ہیں۔ تاہم ان کی یہ باتیں عوام کے ذہنوں میں اتر رہی ہیں یا نہیں اس بارے میں تو کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ لیکن مبصرین کے مطابق اس میں کوئی شک نہیں کہ ان باتوں کی تردید کرنا آسان نہیں۔

کیجری وال نے جیل میں رہتے ہوئے بھی سرخیاں بنائی تھیں اور وہ جیل سے باہر آکر بھی بنا رہے ہیں۔ اس سے قبل گودی میڈیا میں پرائم ٹائم پر زیادہ تر ڈیبیٹ بی جے پی اور وزیر اعظم مودی کو مرکز میں رکھ کر ہوتی رہی ہے۔ لیکن ادھر گزشتہ چند دنوں سے کیجری وال نے نریندر مودی سے وہ جگہ چھین لی ہے۔ نیوز چینلوں پر بھی انہی کے اقدامات

پر بحث ہو رہی ہے اور سوشل میڈیا پر بھی۔ تجزیہ کار ان کے ان اقدامات کو ہریانہ اور دہلی کے اسمبلی انتخابات سے جوڑ کر دیکھ رہے ہیں۔ تاہم ان کا خیال ہے کہ کیجری وال کی نظر ہریانہ کے انتخابات پر اتنی نہیں ہے جتنی کہ دہلی کے اسمبلی انتخابات پر ہے۔ اگلے سال فروری میں دہلی اسمبلی کی مدت ختم ہو رہی ہے اور انھیں یہ فکر لاحق ہے کہ وہ کس طرح اپنی حکومت بچاتے ہیں۔ کیونکہ بہرحال دہلی شراب پالیسی میں عاید کیے جانے والے بدعنوانی کے الزامات سے ان کی اور پارٹی کی ساکھ خراب ہوئی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انھوں نے وزیر اعلیٰ کے عہدے سے استعفیٰ دیا اور تیز طرار خاتون آتشی کو وزیر اعلیٰ بنا دیا۔ یہ بہت سوچا سمجھا قدم ہے۔ کیجری وال کی یہ پوری کوشش رہے گی کہ جس طرح اس وقت وہ آج سرخیوں کے مرکز میں ہیں اسی طرح آگے بھی رہیں اور دہلی میں ہونے والے انتخابات تک رہیں۔ تجزیہ کاروں کا خیال ہے کہ ان کا زرخیز دماغ نریندر مودی کی طرح کوئی نہ کوئی ایشو گھڑتا رہے گا اور ان کی اور عام آدمی پارٹی کی خبریں میڈیا میں چھائی رہیں گی۔

اب کیجری وال کی سیاست کا وہ پہلو جو مسلمانوں سے تعلق رکھتا ہے۔ جب انھوں نے عام آدمی پارٹی بنائی تھی تو ایک مسلم صحافی نے ان سے پوچھا تھا کہ آپ کے پاس مسلمانوں کے لیے کیا پروگرام اور کیا منصوبے ہیں تو انھوں نے کہا تھا کہ ان کے پاس مسلمانوں کے لیے الگ سے کوئی پروگرام یا منصوبہ نہیں ہے۔ اس پر مذکورہ صحافی نے خوشی ظاہر کی تھی۔ ان کا خیال تھا کہ سیاسی جماعتوں کی جانب سے مسلمانوں کے لیے الگ سے پروگرام مرتب کرنا مسلمانوں کے حق میں نہیں ہے۔ لیکن ایسے میں جبکہ کیجری وال ایک عرصے تک دہلی پر حکومت کرتے رہے ہیں اور ان کی پارٹی اب بھی حکومت میں ہے، مسلمانوں کے تعلق سے کیجری وال کے نظریہ کے بارے میں ان کی کیا رائے ہے ہمیں نہیں معلوم۔ لیکن مسلمانوں کا ایک طبقہ ان کی سیاست کو مسلمانوں کے لیے سود مند نہیں مانتا۔ حالانکہ دہلی کے مسلمانوں نے 2015 سے لے کر اب تک عام آدمی پارٹی کا اجتماعی طور پر ساتھ دیا اور اب بھی وہ کیجری وال کے دیوانے ہیں لیکن بہت سے لوگوں کا خیال ہے کہ جب بھی مسلمانوں کا کوئی مسئلہ درپیش ہوتا ہے تو کیجری وال یا تو ان کے مفاد کے خلاف پالیسی مرتب کرتے ہیں یا پھر خاموش رہتے ہیں۔

اس حوالے سے وہ سی اے اے کے خلاف مسلمانوں کے احتجاج اور دہلی میں ہونے والے مسلم کش فسادات میں ان کے کردار کا ذکر کرتے ہیں۔ یہ بات درست ہے کہ عام آدمی پارٹی نے سی اے اے کے مسئلے پر مسلمانوں کا ساتھ نہیں دیا۔ بلکہ شاہین باغ میں مسلم خواتین کے مثالی دھرنے کے خلاف انھوں نے بیان بازی کی۔ جب شاہین باغ میں دھرنا چل رہا تھا تو ان کی پارٹی کے مسلم لیڈروں اور کارکنوں نے ان سے دھرنے کی حمایت کرنے کی درخواست کی تھی لیکن انھوں نے انکار کر دیا تھا۔ واضح رہے کہ دہلی کی پولیس مرکزی وزارت داخلہ کے تحت آتی ہے۔ جب گودی میڈیا میں اس دھرنے کے خلاف بے بنیاد رپورٹنگ ہونے لگی اور یہ کہا جانے لگا کہ مسلم خواتین نے ایک اہم شاہراہ کو بلاک کرکے رکھ دیا ہے تو اس پر کیجری وال نے کہا تھا کہ اگر وزیر داخلہ امت شاہ دہلی پولیس کو ان کے ماتحت کر دیں تو وہ دو دن میں دھرنا ختم کرا دیں گے۔ اسی طرح دہلی میں ہونے والے مسلم کش فسادات کے دوران انھوں نے مسلمانوں کی خبر نہیں لی۔ کئی دنوں تک شمال مشرقی دہلی کا علاقہ فسادات کی آگ میں جلتا رہا لیکن انھوں نے یا ان کے کسی وزیر نے متاثرہ علاقوں کا دورہ کرنے اور مسلمانوں کی خیریت معلوم کرنے کی زحمت نہیں اٹھائی۔ صرف اتنا ہی نہیں بلکہ انھوں نے فساد کے دوران مسلمانوں کا ساتھ دینے کی وجہ سے اپنے کونسلر طاہر حسین کو پارٹی سے معطل کر دیا۔ وہ اب بھی جیل میں ہیں۔ تجزیہ کاروں کا خیال ہے کہ اس کے علاوہ بھی متعدد معاملات ہیں جن میں انھوں نے مسلمانوں کے لیے کچھ نہیں کیا۔ دہلی میں مسلمانوں سے متعلق سرکاری ادارے عضو معطل بنے ہوئے ہیں لیکن ان کو متحرک کرنے کی کوئی کوشش نہیں کی جاتی۔ اس کے باوجود دہلی کے مسلمانوں کی اکثریت ان کی گرویدہ ہے۔ جامعہ نگر علاقے سے کانگریس کے سابق رکن اسمبلی آصف محمد خاں نے راقم الحروف سے بات کرتے ہوئے کہا کہ کیجری وال نے مسلمانوں کو ایک بار بھی ایماندار نہیں کہا لیکن مسلمان اب بھی ان کو ایمانداری کا سرٹی فکٹ دیتے ہیں۔ بہرحال یہ بھی کیجری وال کی سیاست کا ایک حصہ ہے۔ شاید وہ ایسا اس لیے کرتے ہیں تاکہ ان پر اوان کی پارٹی پر مسلمانوں کو خوش کرنے کا الزام نہ لگ جائے۔

موبائل: 9818195929

اسرائیل، فلسطینی تنازعہ اور جنگ

فہیم اختر
لندن

جنگ انسانی تاریخ کا ایک المناک پہلو ہے جو ہمیشہ سے نہ صرف قوموں کے درمیان بلکہ افراد اور معاشروں کے درمیان بھی بڑی تباہی کا باعث بنی ہے۔ جنگ کے نقصانات ہر سطح پر بہت گہرے اور دیر پا ہوتے ہیں۔ جنگ میں سب سے بڑا نقصان انسانی جانوں کا ہوتا ہے۔ ہزاروں بلکہ لاکھوں افراد جنگ کی ہولناکیوں میں اپنی جانیں گنوا بیٹھتے ہیں۔ ان میں نہ صرف فوجی بلکہ بے گناہ شہری، بچے اور بزرگ بھی شامل ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ جنگوں کے نتیجے میں ممالک کی معیشت بری طرح متاثر ہوتی ہے۔ جنگی اخراجات بنیادی ڈھانچے کی تباہی، صنعتوں اور زرعی علاقوں کی بربادی معاشی نظام کو بری طرح نقصان پہنچاتی ہے۔ جنگ کے دوران اور بعد میں معاشرتی نظام درہم برہم ہوجاتا ہے۔ لوگ اپنے گھروں، کاروبار اور زندگی کے معمولات سے محروم ہوجاتے ہیں۔ بہت سے لوگ بے گھر ہوجاتے ہیں اور مہاجرین بن کر دوسرے ممالک یا علاقوں میں پناہ لینے پر مجبور ہوتے ہیں۔ ان باتوں کے علاوہ جنگ سے متاثر افراد کے ذہنی اور نفسیاتی صحت پر بھی بہت گہرے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ بہت سارے لوگ مختلف قسم کی ذہنی بیماریوں کا شکار ہوجاتے ہیں جیسے کہ پوسٹ ٹرامیٹک اسٹریس ڈس آرڈ وغیرہ۔ جنگ کے دوران انسانی حقوق کی بڑے پیمانے پر خلاف ورزیاں ہوتی ہیں۔ قیدیوں کے ساتھ غیر انسانی سلوک، خواتین اور بچوں کا استحصال اور عام شہریوں کے حقوق کی پامالی جنگ کا افسوسناک پہلو ہوتا ہے۔

فلسطینی گروپ حماس نے پچھلے سال اکتوبر میں اسرائیل پر ایک بے مثال حملہ شروع کیا، جس میں سینکڑوں بندوق بردار غزہ کی پٹی کے قریب گھس آئے۔ اسرائیل کے اعداد و شمار کے مطابق 1,200 اسرائیلی مارے گئے اور 250 سے زیادہ کو یرغمال بنا کر غزہ لے جایا گیا۔ جس کے بعد اسرائیل نے پوری طرح غزہ کو تباہ و برباد کر دیا اور اب تک لگ بھگ 40,000 فلسطینیوں کو ہلاک کر دیا۔ پہلی جنگ عظیم میں مشرق وسطیٰ کے اس حصے پر حکمرانی کرنے والی سلطنت عثمانیہ کی شکست کے بعد برطانیہ نے فلسطین کے نام سے مشہور علاقے کا کنٹرول سنبھال لیا۔ اس سر زمین پر یہودی اقلیت اور عرب اکثریت کے ساتھ ساتھ دیگر چھوٹے نسلی گروہ بھی آباد تھے۔ اسرائیلی اور فلسطینی لوگوں کے درمیان کشیدگی اس وقت بڑھی جب عالمی برادری نے برطانیہ کو یہودیوں کے لیے فلسطین میں ایک "قومی گھر" قائم کرنے کا ٹاسک دیا۔ یہ 1917 کے بالفور اعلامیہ سے ہوا، جو اس وقت کے خارجہ سیکریٹری آرتھر بالفور نے برطانیہ کی یہودی برادری سے کیا تھا۔ اعلامیہ فلسطین پر برطانوی مینڈیٹ میں شامل تھا اور 1922 میں نو تشکیل شدہ لیگ آف نیشنز، اقوام متحدہ کے پیش رو اس کی توثیق کی تھی۔ یہودیوں کے لیے فلسطین ان کا آبائی گھر تھا لیکن فلسطینی عربوں نے بھی اس زمین پر دعویٰ کیا اور اس اقدام کی مخالفت کی۔ جس کے بعد سے اب تک یہ معاملہ اتنا طول پکڑ

چکا ہے کہ اب اسرائیل اور فلسطین کے بیچ بات بات پر جنگیں ہوتی رہتی ہیں۔

1948 میں مسئلہ حل کرنے میں ناکام، برطانیہ پیچھے ہٹ گیا اور یہودی رہنماؤں نے اسرائیل کی ریاست کے قیام کا اعلان کیا۔ اس کا مقصد ظلم و ستم سے بھاگنے والے یہودیوں کے لیے ایک محفوظ پناہ گاہ کے ساتھ ساتھ یہودیوں کے لیے ایک قومی وطن بنانا تھا۔ کئی مہینوں سے یہودی اور عرب کے درمیان لڑائی شدت اختیار کر رہی تھی اور اسرائیل کی جانب سے ریاست کا اعلان کرنے کے اگلے ہی دن پانچ عرب ممالک نے حملہ کر دیا۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ امن کی بحالی میں برطانیہ کی ناکام اور متعصب پالیسی اور پشت پناہی کی وجہ سے اسرائیل کھلے عام غنڈہ گردی کر رہا ہے۔ اب تو برطانیہ بھاری مقدار میں اسرائیل کو جنگ کے لیے اسلحہ سپلائی کرتا ہے اور اپنی دفاع میں کہتا ہے کہ اسرائیل کی حفاظت کا ہم نے عہد کیا ہے۔ تو کیا ہم کہہ سکتے ہیں کہ برطانیہ اسرائیل کو ہتھیار سپلائی کرکے معصوم فلسطینیوں کو ہلاک کرنے کا بھی عزم کیا ہے؟ پچھلے کچھ روز سے جو قیاس لگائی جارہی تھی کہ اسرائیل لبنان پر حملہ کرے گا وہ بہت حد تک سچ ثابت ہوا اور لبنان میں پیجر اور واکی ٹاکی کے ذریعہ معصوم لوگوں کی جس طرح جان لی گئی ہے اس سے دنیا ایک نئے انداز سے جنگ میں شامل ہوگئی ہے۔ حزب اللہ نے تصدیق کی ہے اس کے سینئر کمانڈر ابراہیم عاقل اور احمد وہبی دونوں جمعے کو لبنان کے دارالحکومت بیروت میں ہونے والے حملے میں مارے گئے تھے۔ جس میں تین بچوں سمیت کم از کم 31 افراد ہلاک ہوئے تھے۔ اسرائیل ڈیفنس فورسز نے کہا کہ اس حملے میں ایران کے حمایت یافتہ گروپ کی ایلیٹ رضوان یونٹ کو نشانہ بنایا گیا۔ اقوام متحدہ کے ہائی کمشنر برائے انسانی حقوق وولکر ترک نے سلامتی کونسل کے اجلاس کو بتایا کہ لبنان میں رواں ہفتے پیجر اور واکی ٹاکی دھماکے سے جن میں 37 افراد ہلاک ہوئے، جو کہ بین الاقوامی انسانی قانون کی خلاف ورزی ہے۔ وہیں اسرائیلی فضائیہ نے جنوبی لبنان میں حزب اللہ کے سینکڑوں راکٹ لانچر پر حملہ کیا۔ جس سے اسرائیل اور لبنان میں جنگ کے آثار اور بڑھ گئے ہیں۔

تاہم میں نے جب سے ہوش سنبھالا ہے اس بات پر افسوس کرتا رہا کہ اسرائیلوں نے فلسطینیوں پر ظلم کی ہر انتہا پار کر دی ہے۔ کبھی ہم اپنی بے بسی پر آنسو بہا کر خاموش بیٹھ جاتے تو کبھی احتجاجاً کچھ لکھ کر اپنی آواز کے ذریعہ دنیا کو آگاہ کرتے کہ بس اب فلسطینیوں پر ظلم بند ہونی چاہیے۔ تو کبھی ہاتھ اٹھا کر اللہ سے دعا مانگتے کہ یا اللہ کوئی حل نکلے اور فلسطین آزاد ہو۔ وہیں اپنے اپنے طور پر دنیا بھر میں لوگ فلسطینیوں پر اسرائیلی مظالم کی احتجاج کر رہے ہیں۔ لیکن بدقسمتی سے اب تک اس کا کوئی خاطر خواہ نتیجہ برآمد نہیں ہوا ہے۔ جس کی ایک وجہ فلسطینیوں کی کمزور لیڈر شپ اور عرب ممالک کی لاپرواہی بھی کہا جاسکتا ہے۔ یوں تو فلسطینیوں اور اسرائیلیوں میں تناؤ مسلسل بنا رہتا ہے۔ جس کی ایک وجہ اسرائیلیوں کا فلسطینی زمین پر ناجائز قبضہ اور ان کا جارحانہ رویہ ہے۔ جس کی مخالفت میں امریکہ اور مغربی طاقتیں اپنا منہ بند کئے بیٹھی رہتی ہیں۔ آئے دن سوشل میڈیا اور کبھی کبھار عالمی خبروں کے ذریعہ اسرائیلی لوگوں کو فلسطینی زمین ہڑپ کرتے ہوئے دکھایا جاتا ہے۔ جس میں بے بس فلسطینی سوائے اپنی آواز بلند کرنے کے اور کچھ نہیں کر پاتے۔ اس پر ستم یہ کہ ان بے گھر فلسطینی کا کوئی پرسانِ حال بھی نہیں ہوتا ہے۔ اگر کسی نے ان کی حمایت میں بات کرنے کی کوشش کی تو اس کو مختلف زاویے سے کسی نہ کسی طرح اسرائیلی مخالف بتا کر منہ بند کروا دیا جاتا ہے۔ ایک صدی سے زیادہ عرصے یہودی اور عرب دریائے اردن اور بحیرہ روم کے سمندر کے درمیان سرزمین کے مالک بننے کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں۔ 1948 میں اسرائیل کا قیام ہونے کے بعد سے فلسطینیوں کو کئی طرح کی شکست کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ جبکہ تنازعہ اب بھی جاری ہے اور دونوں ہی محفوظ نہیں ہیں۔ ایک یقینی بات یہ ہے کہ ہر چند سالوں میں میں کم از کم ایک سنگین اور پرتشدد بحران ضرور پیدا ہوتا ہے۔ آئے دن اسرائیلی پولیس فلسطینیوں پر فائرنگ کرتے یا انہیں مارتے پیٹتے۔ اس کے علاوہ مسجد اقصیٰ، (جو کہ مکہ اور مدینہ منورہ کے بعد مسلمانوں کے لئے سب سے مقدس مقام ہے) کے اندر سی ایس گیس اور اسٹن گرینیڈ استعمال کئے جاتے۔

عیسائیوں، یہودیوں اور مسلمانوں کے لئے یروشلم شہر کا تقدس صرف ایک مذہبی معاملہ نہیں ہے۔ یہودی اور مسلمان مقدس مقامات کو قومی علامت بھی سمجھتے ہیں۔ جغرافیائی طور پر یا لفظی طور پر ان مقدس مقامات کی دوری کو ایک پتھر پھینکنے کی دوری سے بھی مشابہت کر سکتے ہیں۔ (باقی صفحہ ۹ پر)

اتواریہ

شکیل رشید

اویسی اور مدنی

ان دنوں سوشل میڈیا مولانا محمود مدنی اور اسدالدین اویسی کے موافقین و مخالفین کے درمیان جنگ کا اکھاڑہ بنا ہوا ہے، لوگ جی بھر کر انہیں کوس بھی رہے ہیں، ان کی سراہنا بھی کر رہے ہیں، ان کے لتے بھی لے رہے ہیں اور ان کی تعریف میں زمین آسمان کے قلابے بھی ملا رہے ہیں، اعتدال کو سوشل میڈیائی بھیڑ نے رخصت کر دیا ہے، جبکہ ہمیں اعتدال سے کام لینے کا حکم ہے، ہمیں امت وسط کہا گیا ہے۔ کئی لوگوں نے مجھ سے دریافت کیا ہے کہ اس معاملہ میں تم کیا کہتے ہو؟ میں دونوں ہی شخصیات کا احترام کرتا ہوں، لیکن اختلافات کے ساتھ، اور اختلاف کرتے ہوئے ذاتی حملے کرنا مناسب نہیں سمجھتا۔ جیسے تعریف کھل کر کی جاتی ہے اسی طرح اختلاف بھی کھل کر کیا جاسکتا ہے لیکن اخلاقی قدروں کی برقراری کے ساتھ۔ محمود مدنی اور اسدالدین اویسی کے کام کرنے کے ڈھنگ مختلف ہیں، ایک کام کرتا ہے اور دوسرا آواز اٹھاتا ہے، اور مسلمانوں کے لیے فی الحال کام بھی ضروری ہے اور آواز کا اٹھانا بھی۔ لوگ جمعیۃ پر انگلی اٹھاتے ہیں کہ فسادات کے بعد حرکت میں آتی ہے! بات سچ نہیں ہے، میں ایک جرنلسٹ کے طور پر جانتا ہوں کہ یہ جماعت فسادات سے قبل، کشیدگی کے دوران بھی تشدد روکنے کے لیے کوشاں رہتی ہے اور فسادات کے دوران بھی۔ فسادات کے بعد جب لوگ اجڑتے ہیں، اور جب وہ لوگ جن کے پیارے مارے جاتے ہیں اور وہ غم کے سمندر میں ڈوبے ہوتے ہیں اور جب پولیس مقدمات کی بھرمار کر دیتی ہے اور خانماں بربادوں کو دور دور تک اندھیرا نظر آتا ہے تب بھی یہ جماعت (اور بڑی حد تک جماعت اسلامی) سرگرم رہتی ہے۔ یہ کام کھیل نہیں ہے۔ گجرات اور میوات کی مثال سامنے ہے، آج بھی یہ جماعت مقدمے لڑ رہی اور باز آبادکاری کر رہی ہے۔ دہشت گردی میں ملوث کیے گیے افراد کے مقدمے لڑنا کھیل نہیں ہے، لیکن یہ کام بھی یہ جماعت کر رہی ہے۔ مدارس و مساجد کے معاملات، شہریت کا مقدمہ اور نہ جانے کتنے مسائل ہیں جن پر یہ جماعت توجہ دے رہی ہے۔ ہاں مگر شکایت ہے کہ اس جماعت نے اسکول اور کالج بنانے پر توجہ نہیں دی، اسپتال اور مسافروں کے لیے ہوسٹلوں کا قیام نہیں کیا اور نہ ہی ایسے منصوبے تیار کیے جو مسلم نوجوانوں کو روزگار دلانے میں مدد دیں، یہاں تک کہ روزگار ورک شاپ بھی یہ نہیں کراتے۔ لیکن جو کام یہ کرتے ہیں اور اس جماعت کے اکابروں نے کیا ہے وہ اور کوئی نہ کرتا ہے اور نہ کرسکتا ہے۔ مولانا محمود مدنی سے ایک بڑی شکایت ان بیانات کے لیے ہے جو لگتا ہے کہ حکومت کے دفاع میں ہیں، لیکن یہ بھی سچ ہے کہ جب وہ حکومت کی پالیسیوں کے خلاف بولتے ہیں تو خوب بولتے ہیں۔ اسدالدین اویسی ان سیاست دانوں میں سے ہیں جو آواز اٹھاتے ہیں، پارلیمنٹ میں بھی اور سڑک پر بھی اور زوردار آواز اٹھاتے ہیں۔ مسلم مسائل پر آواز اٹھنی بھی چاہیے، لیکن اعتدال کے ساتھ۔ ان کے بھائی اکبرالدین اویسی کا یہ کہنا کہ پندرہ منٹ کے لیے پولیس کو ہٹالو، یا اسدالدین اویسی کا یہ کہنا کہ یوگی اور مودی ہمیشہ نہیں رہیں گے، اعتدال سے ہٹ کر ہیں۔ پولیس ہٹے یا یوگی اور مودی نہ رہیں، کیا ہوجائے گا! تشدد ہی ہوگا! اور تشدد کسی مسئلے کا حل نہیں ہے۔ مسلمانوں کا محفوظ رہنا ضروری ہے۔ اویسی کی آواز کا خیر مقدم ہے مگر ان کے ایسے جملوں کا نہیں جو کسی مسلمان کی جان جانے کا سبب بنیں۔ اویسی مسلمانوں کے مسائل اٹھائیں، ان کے کام کریں، ان کی روزی روٹی کے لیے حکومت پر دباؤ بنائیں اور انہیں محفوظ بنانے کے لیے ان کے آئینی حقوق انہیں دلوائیں۔ یہ سب کریں کہ ایک سیاست داں کے یہ کام ہیں، بھلے وہ عام مسلمانوں کے مقدمے نہ لڑیں اور فسادات کے دوران باز آبادکاری کے لیے سرگرم نہ رہیں۔ اور الیکشن بھی لڑیں لڑوائیں مگر جیتنے کے لیے ہارنے کے لیے نہیں۔ ہارنے کے لیے لڑیں گے تو فرقہ پرست تو جیت جائیں گے مگر وہ مسلم لیڈر جو ایوانوں میں رہ کر کچھ کام کرتے رہے ہیں وہ ضرور ہار جائیں گے۔

اب لبنان اسرائیل کے نشانے پر

محمد اعظم شاہد

اسرائیل بتدریج دہشت گردی کو ختم کرنے کی آڑ میں خود ہی دُنیا کا سب سے بڑا دہشت گرد بن گیا ہے - چوری پھر اُس پر سینہ زوری والا معاملہ ہے - اپنے تمام گناہوں کو اپنا تحفظ ماننے والا اسرائیل نے غزہ جو گیارہ مہینوں سے مسلسل تباہی مچائی ہے وہ اس دور کی تاریخ کا سیاہ باب ہے - غزہ میں بسے فلسطینیوں پر اسرائیل کے ظلم وستم اور جبر واستحصال کے واقعات پر دنیا بھر میں مظاہرے ہوئے اور مذمت ہوتی رہی - امریکہ اور دیگر ہم نوا ممالک کی حمایت اور اپنے وسائل واقتدار کینشہ میں اسرائیل بہیمانہ جنگوں کے ذریعہ اپنی شناخت کو مستحکم کرنے میں سرگرداں ہے - حماس کے ایک دن کے حملے کے بعد اسرائیل نے گیارہ مہینوں سے غزہ میں تباہی کی ہیبت ناک اور نسل کشی کی نئی تاریخ لکھ دی ہے - ایران کی سرپرستی میں لبنان کی اسلام پسند تنظیم حزب اللہ کے ساتھ اسرائیل کی جھڑپیں ہوتی رہی ہیں - 2006 میں اسرائیل نے حزب اللہ کے خاتمے کیلئے لبنان پر فضائی حملے کئے تھے اور گذشتہ سال 7 اکتوبر سے حزب اللہ حماس کی حمایت کرتا رہا ہے جس کے باعث اسرائیل غزہ اور اسرائیل کی سرحد پہ حزب اللہ کے ساتھ فائرنگ اور فضائی حملے کرتا آرہا ہے - غزہ پر اسرائیلی حملوں کی ایران نے پرزور مذمت کی تھی اور سنگین نتائج کا حوالہ بھی دیا تھا - اس ضمن میں ایران کے ساتھ بھی اسرائیل کی چھیڑ چھاڑ ہوتی رہی ہے - 17 ستمبر 2024 کو اسرائیل نے لبنان کے جنوبی اور مشرقی علاقے، قصبوں اور دیہاتوں پر حزب اللہ کے ساتھ مدبھیڑ میں نئے حملوں کی شروعات کی ہے - حزب اللہ کے فوجیوں کے پاس جو مواصلاتی آلات جیسے پیجرز اور واکی ٹاکی ان سے دھماکے کئے - پیجرز کا استعمال ان دنوں نہیں کے برابر ہے - مگر اپنی عیاری اور شاطرانہ چال سے تائیوان کی کمپنی کے لئے جو پیجرز یوروپی ممالک میں تیار ہوتے ہیں، ان کمپنیوں میں تیاری کے دوران ہی پیجرز اور واکی ٹاکی میں دھماکے دار مصنوعات کی تنصیب کاری کر کے اسرائیل نے نہ صرف ایران، لبنان کے حزب اللہ اور پوری دنیا کو حیرت میں ڈال دیا ہے - فوج میں مواصلات کے لیے پیجرز کی رسائی کو موبائل نیٹ ورک سے بھی بہتر مانا گیا ہے - اسی لئے جس بیرونی ممالک کی کمپنی سے حزب اللہ نے اپنے کمانڈ کیلئے جو مواصلاتی آلات حاصل کئے ان میں منصوبہ بند طور پر ریموٹ کنٹرول دھماکوں کیلئے بہت پہلے ہی سے انتظام کرلیا گیا تھا - دراصل حماس کو کمزور کرنے حزب اللہ کے ساتھ انتقامی کارروائی کے لئے اسرائیل نے اب غزہ کے ساتھ ساتھ لبنان کو بھی اپنے عتاب کا نشانہ بنایا ہے -

لبنان میں اسرائیلی حملوں میں مرنے والوں کی اور زخمیوں کی تعداد اب بڑھنے لگی ہے - اسرائیل جو حزب اللہ کو ختم کرنے کی باتیں کر رہا ہے یہ وہی فارمولہ ہے جو حماس کو ختم کرنے کے نام پر غزہ میں زمینی اور فضائی حملوں سے تباہی مچائی جارہی ہے - اس طرح پورے خطے میں اسرائیل اپنے فضائی حملوں سے تباہی مچانے کے درپے ہے - اقوام متحدہ کے سکریٹری جنرل انتونیو گتریس نے اسرائیل کو ایک بار پھر انتباہ کروایا ہے کہ لبنان میں غزہ جیسی تباہی نہ مچائے - مگر بے لگام اسرائیل کو ایسی وارننگ کی پرواہ ہی کہاں ہے - لبنان کے جنوبی علاقوں سے اسرائیلی فضائی حملوں سے پریشان لوگ نقل مکانی پر مجبور ہیں اور دارالحکومت بیروت کا رُخ کر رہے ہیں - غزہ جیسی صورتحال اب لبنان کے شہروں میں ہوتی جارہی ہے - حکومت کی جانب سے نقل مکانی کر کے آنے والے خوفزدہ شہریوں کی محفوظ پناہ گاہوں کے طور پر تعلیمی اداروں کو راحت کاری کیمپوں میں تبدیل کیا جارہا ہے - اسرائیل کی انسان دشمن شاطرانہ چالوں سے ایران نے اپنی فوج کے ذمہ داروں کو احکامات جاری کردئے ہیں کہ وہ کسی بھی نوعیت کے مواصلاتی آلات کے استعمال سے گریز کریں - Militancy دہشت گردی کے خاتمے کیلئے اسرائیل کا موقف رہا ہے کہ وہ اپنے دفاع میں اور اپنی پوزیشن مستحکم کرنے اپنے مخالفین کو بے بس، بے یارومددگار کردینا چاہتا ہے - لبنان میں اسرائیلی سرحد پر جہاں جہاں حزب اللہ کے ٹھکانے ہیں وہاں اسرائیل فضائی حملے کر رہا ہے -

شہریوں میں بے چینی اور خوف بڑھتا ہی جارہا ہے - اسرائیل کی بڑھتی دہشت گردی اور اقوام متحدہ کی بے بسی اور مسلم ممالک کی پراسرار خاموشی افسوسناک ہی نہیں بلکہ باعث مذمت بھی ہے - غزہ پر اسرائیلی جبر وستم پر حملوں پر پابندی کے لئے جنگ بندی کی کوششیں جاری رہتے ہوئے بھی کسی بھی حتمی نتیجے اور حل کے حامل نہیں بن پائے - غزہ میں لوگ اسرائیل کی پابندیوں کے باعث جنگ سے پہلے ہی ایک کھلی جیل Open Jail کی طرح رہ رہے تھے - اب گیارہ مہینوں سے غزہ ملبے کا ڈھیر Heap of Rubble بن گیا ہے - لبنان کو اب تباہ کرنے پر تلا ہوا اسرائیل حزب اللہ کی مخالفت میں نئے نئے حربے آزمانے لگا ہے -

جنگ کی مخالفت کرنے والے وہ تمام ممالک جو آزادی انسان اور انسانی حقوق کی بڑی بڑی دہائیاں اور باتیں کرتے ہیں کم وبیش سب تماشائی بن کر رہ گئے ہیں - نام نہاد مسلم ممالک کی امریکہ سے دوستی اور مصلحت پسندی نے حالات مزید بگاڑے ہیں اور مشرق وسطی خطے میں بربریت سر اٹھائے انسانیت کو ختم کرنے پر تلی ہوئی ہے - لبنان پر اسرائیلی حملوں نے پوری دنیا کو چونکا دیا ہے - ایک طرف لبنان پر فضائی حملے جاری ہیں اور غزہ میں اسرائیل کی تباہ کاریاں ہر گزرتے دن کے ساتھ بڑھتی ہی جارہی ہیں - عالمی عدالت برائے انصاف ICJ، اقوام متحدہ کی تمام تر ہدایات اور امکانی کارروائیوں سے اسرائیل بے نیاز اپنی تباہ کاریوں میں آگے ہی آگے بڑھ رہا ہے - اس طرح امن عالم World Peace مذاق بن کر رہ گیا ہے -

azamshahid11786@gmail.com
Cell:9986831777

بگلے کے خلاف گدھ اور طوطے کی سازش

ڈاکٹر سلیم خان

گدھ کے پنجوں میں جکڑا ہوا طوطا بولا ایک بات بتاؤں بھیا۔ میرا زندہ رہنا آپ کے حق میں میرے مرنے سے بہتر ہے۔

بھوکے گدھ کے لیے یہ حیرت انگیز انکشاف تھا۔ اس نے سوال کیا وہ کیسے؟ جلدی بتاؤ۔

طوطے نے کہا ایسی بھی کیا جلدی ہے؟ دھیرج رکھو ابھی بتاتا ہوں۔

دیکھو بھیا میری بھوک بہت بڑھ گئی ہے اب صبر کرنا مشکل ہو رہا ہے۔

طوطا بولا تم مجھے اپنا اقبال بنالو یقین رکھو میں تمہاری شبیہ بدل دوں گا۔

میری شبیہ کو کیا ہوگیا؟ میں تو فلک کا بادشاہ ہوں۔

یہ تمہاری خام خیالی ہے۔ تم اپنے آپ کو غیر طبعی یا اوتار سمجھنے کے لیے آزاد ہو مگر اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ارے تم تو اس بگلا بھاگوت کی زبان تو نہیں بول رہے ہو جس نے مجھ پر طنز کیا تھا کہ کچھ لوگ بھگوان بننے کی کوشش کررہے ہیں؟

جی نہیں میں اس کی زبان کیوں بولوں بلکہ خود آپ ہی اس کا بھاؤ بڑھا رہے ہو۔

ہم اس کا بھاؤ بڑھا رہے ہیں۔ ارے ہمارے بس میں ہو تو اس بحر ہند میں غرق کردیں۔ نہ جانے اپنے آپ کو کیا سمجھتا ہے؟

اچھا اگر ایسی بات ہے تو اس کی سیکیورٹی کو زیڈ پلس سے بڑھا کر اپنے برابر کیوں کردی؟

یار تم نے بڑا نازک سوال کردیا۔ وہ دراصل انتخابی مہم کے دوران ہمارے نڈا نے پھڈا کردیا تھا اس کا کفارہ ادا کرنا پڑا۔

اچھا۔ اس احمق نے ایسی کون سی غلطی کردی تھی؟

ارے بھیا اس بیچارے کا بھی کیا قصور، ہم سبھی لوگ چار سو پار کے خمار میں تھے اس لیے نڈا نے کہہ دیا کہ اب ہمیں سنگھ پریوار کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم بالغ ہوگئے ہیں۔

طوطے نے کہا نڈا نے اپنی بلوغیت کا ذکر کرکے بتادیا کہ دودھ کے دانت ابھی ٹوٹے نہیں ہیں اور شاید کبھی نہ ٹوٹیں۔ جی اس کی زبان درازی نے ہمیں بہت نقصان پہنچایا اور اب بھی اسی قرض کا سود ادا کررہے ہیں۔ طوطا بولا لیکن کہہ دیا تو کہہ دیا۔ ایسی اوٹ پٹانگ باتیں کرنا تو ہمارے پریوار کا شعار رہا ہے۔ یہ وہی تو زمانہ تھا جب خود آپ نے منگل سوتر، بھینس اور ٹونٹی وغیرہ کی بحث چھیڑ دی تھی۔ جی ہاں مگر وہ باتیں تو ان مسلمانوں کے خلاف تھیں جو ہمیں ووٹ نہیں دیتے بلکہ ان کو برا بھلا کہنے پر خوش ہوکر ہمارے اندھے بھگت ہمیں ووٹ دیتے ہیں مگر یہ سنگھ کی ضرورت نہیں والا معاملہ ذرا مختلف ہوگیا اس لیے کہ سویم سیوک تو ہم پر جان نچھاور کرتے ہیں۔ طوطا بولا تب تو بگلا بھاگوت کو سمجھ جانا چاہیے تھا کہ بلوغیت کا دعویٰ غلط ہے ورنہ کوئی بالغ اور سمجھدار انسان اپنے پیروں پر کلہاڑی کیسے مار سکتا ہے؟ جی ہاں وہ تو ہے لیکن اگر یہ بات کسی نجی محفل میں ہوئی ہوتی تو اسے سنبھالا جاسکتا تھا لیکن اس نے انڈین ایکسپریس سے کہہ دی جسے ہمارے مخالفین خوردبین لگا کر پڑھتے ہیں۔ بس پھر کیا تھا وہ لے اڑے۔ طوطے نے تائید کی اور بولا جی ہاں موقع بھی غلط تھا الیکشن کے بعد کہتا تو بگلا بھاگوت کیا کرلیتا مگر یہ تیر تو بالکل دورانِ مہم نکلا اور اس کے قلب میں پیوست ہوگیا۔

جی ہاں اور بگلا بھگت کو دیکھو اس وقت تو کچھ نہیں بولا مگر جب ہم لوگ دو سو چالیس پر آگئے تو اب کھلے عام طنز کرکے انتقام لینے لگا ہے۔

طوطے نے پھر دُم ہلا کر کہا جی ہاں آج کل تو اس چونچ مجھ سے بھی زیادہ تیز ہوگئی ہے۔

گدھ نے کہا ایسی تمہاری زبان سے پھول کھلتے ہیں اور وہ کم بخت تو آگ اگلتا ہے۔ ہم سے کہتا ہے کہ ہمارے اندر رعونت نہیں ہونی چاہیے۔ گھمنڈ بہت بری چیز ہے حالانکہ وہ خود سر تاپا اس میں ڈوبا ہوا ہے۔

طوطا بولا لگتا ہے وہ آپ کی مجبوری کا غلط فائدہ اٹھانے کی کوشش کررہا ہے۔

جی اس کا علاج کرنا پڑے گا مگر ذرا سنبھال کر۔ فی الحال تو ہمیں کچھ سجھتا ہی نہیں ہے۔

اچھا یہ بتاؤ کہ اس کی سیکیورٹی بڑھا دینا کون سا علاج ہے۔ اس سے یہ مسئلہ کیسے حل ہوگا؟ ارے بھیا اس سے انا کو مطمئن کیا جائے گا جیسے پران پرتشٹھان میں اپنے بغل میں بیٹھا کر کیا گیا تھا۔ طوطے نے کہا لیکن وہ وہاں موجود ہونے کے باوجود چند تصاویر کے سوا کہیں نظر ہی نہیں آتا تھا۔ ارے بھیا ہم نے کیمرے والوں کو سخت ہدایت کردی تھی کہ اس کو بالکل نہ دکھائیں۔ ہمارے ساتھ کہیں ناگزیر ہوجائے تو نظر آجائے بس۔

طوطا بولا لیکن اب تو الیکشن ختم ہوچکا پانچ سال کے لیے آپ نے جوڑ توڑ کر سرکار بنا ہی لی ہے اس لیے اس کے نخرے اٹھانے سے کیا حاصل؟ ارے بھیا وہ جو ذات پات کی مردم شماری ہے نا اس کے لیے یہ سودے بازی کرنی پڑی۔ طوطے نے پوچھا سرکاران دونوں کے درمیان کا تعلق سمجھ میں نہیں آیا۔ اس میں سمجھنے کی کیا بات ہے؟ تم تو جانتے ہی ہو کہ سماجی مساوات کی خاطر مردم شماری سنگھ پریوار کے لیے سم قاتل ہے لیکن اس کی مخالفت کا مطلب سیاسی خودکشی بھی ہے اس لیے بھاگوت کو چنے کے جھاڑ پر چڑھا کر خوش کرنا مجبوری بن گیا۔

طوطے نے پوچھا لیکن اس کھیل میں بھاگوت کا کردار سمجھ میں نہیں آیا۔

اوہو سمجھتے کیوں نہیں۔ سنگھ کی مجلس عاملہ کا اجلاس منعقد ہونے والا تھا۔ اس سے قبل ہم نے اسے خوش کرکے مذکورہ مردم شماری کی حمایت کروالی۔ اب کم از کم کوئی سنگھی تو اس کے خلاف راگ نہیں الاپے گا۔

چلو مان لیا مگر پھر پرانے سنگھی رام مادھو کو کشمیر کا نگراں بنانے کی کیا حکمت ہے؟ جبکہ اس پر سابق گورنر ستیہ پال ملک کے ذریعہ بدعنوانی کے سنگین الزامات لگائے ہیں اور وہ مشکوک کردار کا حامل ہے۔ جی ہاں مجھے معلوم ہے۔ اس بیوقوف نے 2019ء انتخاب سے قبل صرف 220 نشستوں کی پیشنگوئی کرکے میرا بلڈ پریشر بڑھا دیا تھا اور اسی لیے میں نے اس کا حقہ پانی بند کردیا تھا۔

جی ہاں مجھے معلوم ہے۔ اسی لیے تو پوچھ رہا ہوں کہ اس پر یہ مہربانی کیوں ہورہی ہے؟

بھیا اس میں ہمارے شاہ اور نڈا کی غلطی ہے۔ ان دس سالوں میں ہم وادی کے حوالے سے ایک بھی آدمی تیار نہیں کرسکے۔

لیکن آپ نے اپنے خاص آدمی منوج سنہا کو وہاں کا لیفٹننٹ گورنر بنا کر ساری اختیارات دے دیئے۔ اس نے کیا کیا؟

ارے بھائی وہ بھی اس محاذ پر پوری طرح ناکام رہا۔ پچھلے قومی انتخاب میں ہمیں وادی کے اندر نہ صرف کوئی امیدوار نہیں ملا بلکہ کوئی ایسا فرد بھی میسر نہیں آیا جس کی حمایت کی جاسکے۔ وہ بیچارہ بھی کیا کرے؟ کشمیر کے لوگ نہ کسی کے جھانسے میں آتے ہیں اور نہ خوف کھاتے ہیں مگر پھر ایک بدعنوان کو آگے بڑھانا ٹھیک نہیں لگتا۔ ارے میرے طوطے تم کس زمانے میں جیتے ہو۔ بدعنوانی عام ہوچکی ہے۔ ہم سب کرپٹ ہیں اس لیے اب یہ عیب نہیں بلکہ خوبی ہے۔ طوطا بولا لیکن سارے نخرے اٹھانے کے باوجود اب بگلا کہہ رہا ہے کہ انسان خود اپنے آپ کو بھگوان نہ کہے بلکہ اس کا فیصلہ لوگوں پر چھوڑ دے کہ لوگ اسے کیا سمجھتے ہیں؟ گدھ نے نادانستہ طوطے کے من کی بات کہہ دی۔ وہ فوراً بولا جناب عالی وہی تو میں کہہ رہا تھا کہ عوام اپنے دماغ سے کچھ نہیں سوچتے بلکہ ہم جیسے لوگ انہیں جو سجھاتے ہیں وہ اسی کو دوہراتے رہتے ہیں۔ آپ مجھے اپنا اقبال بنا لیجیے میں آپ کا اقبال بلند کرنے کی گارنٹی لیتا ہوں۔ گدھ چونک کر بولا گارنٹی! میری نقل اتار رہا ہے یا مذاق اڑا رہا ہے؟؟ نہیں جناب میں یہ جرأت کیسے کرسکتا ہوں۔ میرا مقصد یقین دہانی کرانا تھا لیکن جب سے آپ نے گارنٹی کی اصطلاح استعمال کی ہے ہر کوئی اسے دوہرا رہا ہے۔ اور میں بھی ان میں شامل ہوں۔

گدھ بولا پھر تو ٹھیک ہے۔ میرا خیال میں بگلے کا علاج تم کرتے ہو۔ وہ کہتا لوگوں کو سمجھنا چاہیے اور تم انہیں سمجھانے کا عزمِ جوان اپنے اندر رکھتے ہو۔ بہت خوب، اب میں تھک گیا ہوں۔ آگے کی منصوبہ بندی کل کرتے ہیں۔ شب بخیر۔ (جاری)

سرزمینِ دھولیہ پر شعر و سخن کا منبعِ نور حافظ عبدالشکور: ایک تحقیقی جائزہ

سیّد علی انجم رضوی

تاریخِ پیدائش۔

حضرتِ حافظ کی تاریخِ وفات تو علمی حلقوں میں محفوظ ہے مگر آپ کی تاریخِ پیدائش سے آگہی کا کوئی معتبر ذریعہ محققین کے دائرۂ تحقیق میں نظر نہیں آیا تو حضرتِ موصوف کے قریبی رشتہ داروں اور ہم عصر احباب سے اس ضمن میں معاونت لی گئی۔ انھیں مستند اقوال کی روشنی میں ڈاکٹر رشید صہبائی فرماتے ہیں۔

''خاندیش کے استاد الاساتذہ حضرت مولانا حافظ عبدالشکور نوحی کی علمی و ادبی خدمات اور ان کی وفات کی تاریخ تو دستیاب ہوئی مگر ان کی تاریخِ پیدائش کی تحقیق نہ ہوسکی اس لیے بالاتفاق رائے یہ مان لیا گیا کہ ان کی پیدائش ۱۸۸۵ء کے آس پاس ہی ہوئی ہوگی۔'' (بحوالہ۔ یادگارِ غریب)

حضرت مولانا حافظ عبدالشکور پر تفصیلی مضمون۔

جیسا کہ اس سے قبل عرض کیا جاچکا ہے کہ دھولیہ کے قدیم شعراء کی خدمات آبِ زر سے لکھے جانے کے قابل رہی ہے مگر ان خدمات کی معتبر ذرائع سے ترتیب و تدوین نہ ہونے کی صورت میں آج کی نسل ان نفوسِ قدسیہ کے علمی کارناموں سے نابلد ہے۔ اس بات میں دو رائے نہیں کہ حافظ عبدالشکور سے قبل بھی دھولیہ کے ادبی منظر نامہ پر چند محققین کے مطابق حضرتِ صمصام، منشی الٰہی بخش شرر، منشی مدار خاں بدتر، عبدالرحمٰن عبد وغیرہ شعرائے کرام کے اسمائے گرامی بھی نظر آتے ہیں مگر یہ بھی درست ہے کہ حضرت مولانا حافظ عبدالشکور بلا مبالغہ شہر دھولیہ میں شعر و سخن کی باقاعدہ اور منظم طریقہ پر آبیاری کرنے والے محسنِ علم و ادب کے طور پر شہرت رکھتے ہیں اور ان ہی کے دور میں یہاں شعر گوئی کے واضح آثار دکھائی پڑتے ہیں نیز ان کا سرمایۂ شعری بھی بہت حد تک محفوظ ہے۔ اس کے باوجود اس عظیم المرتبت شخصیت

Page 3

کے حالات و خدمات پر مستند تاریخی مواد کے فقدان کی وجہ سے موصوف کے حقیقی مقامِ علم و ادب سے روشناسی حاصل کرنا قدرے دشوار گزار ہے۔ ان ناگفتہ بہ حالات میں بھی چند ایک ایسے دستاویزات آج بھی شکمِ تاریخ میں محفوظ ہیں جو موصوف کے مقامِ امتیاز کے تعین میں ممد و معاون ثابت ہوں گے۔ انھیں دستاویزات میں ایک ایسا معرکۃ الارا مضمون بھی ہے جو موصوف کے شاگردِ رشید حضرت غریب دھولیوی کے قلمِ بے بدل سے صفحۂ قرطاس پر نمودار ہوا تھا اور اپنی آب و تاب سے حضرتِ حافظ کی شبیہِ پُرانوار کو مزید منور کرتا گیا۔ اس مضمون سے متعلق ڈاکٹر رشید صہبائی یوں رقمطراز ہیں۔

''استاذی حضرت غریب کا وہ ایک مضمون جو ماہ اپریل و مئی ۱۹۴۶ء کے رسالہ ''الحافظ'' میں شائع ہوا تھا۔ موصوف نے اس میں (حضرت حافظ کے قائم کردہ) مدرسہ 'محافظ الاسلام' کی بنیاد اور حضرت حافظ مرحوم کے حالاتِ زندگی پر روشنی ڈال کر آئندہ نسل کی کچھ نہ کچھ رہبری فرمائی ہے۔'' (بحوالہ۔ ایضاً)

یہ اہم ترین مضمون والدِ مرحوم کے خزانۂ علم و ادب میں موجود تھا مگر ان کے وصالِ باکمال کے بعد سے گمشدہ ہے۔ اس دستاویزی مضمون کو قدیم علمی ذخیروں سے حاصل کرکے اسے تفصیلی حواشی سے مزین کرکے خوبصورت طریقہ پر شائع کیا جانا چاہیے۔

حضرت مولانا حافظ عبدالشکور پر تحقیقی مقالہ۔

اس ضمن میں ایک اور خوش آئند بات یہ ہے کہ والد مرحوم کی تحقیقی تصنیف ''یادگارِ غریب'' میں انھیں کا تحریر کردہ ایک وقیع مقالہ موجود ہے جو اُن کے استادِ ذی شان حضرتِ غریب اور دادا استاد حضرت مولانا حافظ عبدالشکور کی حیات و خدمات کا اجمالی طور پر احاطہ کرتا ہے۔ یہ مقالہ بھی تاریخی دستاویز کی حیثیت رکھتا ہے۔

اس تحقیقی اور معلوماتی مقالہ کا عنوان ''حضرتِ حافظ عبدالشکور حافظ اور حضرتِ غریب انصاری کی علمی، ادبی خدمات اور دھولیہ میں اردو ادب کی ابتداء'' ہے۔ والد مرحوم کی اس گرانقدر تحریر سے کئی حقائق منظرِ عام پر آتے ہیں۔ بڑی حد تک ان قد آور شخصیات کی حیات و ادبی خدمات کا احاطہ ہوجاتا ہے۔ اس وقیع مقالہ کو علامہ صہبائی نے ۳۰ ر دسمبر ۱۹۸۶ء کو حضرتِ غریب کی تیرہویں برسی کے موقع پر ''یادِ غریب مشاعرہ کمیٹی''، جونا دھولیہ کے زیرِ اہتمام جناب احمد نسیم بینا نگری کی صدارت میں منعقد ایک سہ لسانی مشاعرہ میں پیش کیا تھا۔ اس مشاعرہ کا افتتاح شری کشن راؤ پوار (صدر ضلع مراٹھی پترکار سنگھ) نے فرمایا تھا۔ (ماخوذ۔ ایضاً)

حضرتِ حافظ کے شاگردانِ ذیشان۔

استاد الاساتذہ حضرت مولانا حافظ عبدالشکور نوحی کے تلامذہ افقِ علم و ادب پر آفتاب و ماہتاب کی طرح چمکتے دمکتے رہے۔ ان کی علمی و ادبی خدمات آبِ زر سے لکھے جانے کے قابل ہے۔ اربابِ علم و فن کی اس مقدس جماعت نے جہانِ اردو میں وقیع اضافے فرمائے۔ حضرتِ حافظ کے شاگردوں کی تفصیلی فہرست صہبائی صاحب نے ''یادگارِ غریب'' میں دی ہے۔ حضرتِ حافظ کے مجموعۂ کلام ''تبرکاتِ حافظ'' میں بھی ایک فہرست دی گئی ہے۔ البتہ اس فہرست میں چند نام موجود نہیں ہیں جنھیں ڈاکٹر رشید صہبائی نے اپنی تحقیقی تصنیف میں پیش کیا ہے۔ مثلاً محمد طہٰ انور جو حضرتِ غریب کے برادرِ کلاں ہیں۔ اسی طرح ''تبرکاتِ حافظ'' میں رکن الدین برقی اور پرشاد پردیسی کے نام بھی اس فہرست میں شامل نہیں ہیں۔

جیّد تلامذہ۔

ویسے تو حضرتِ حافظ کے تمام ہی تلامذہ افقِ شعر و سخن پر آفتاب و ماہتاب کی مانند اپنے علم کی روشنی بکھیرتے رہے۔ البتہ کچھ تلامذہ اپنی علمی، ادبی اور صحافتی سرگرمیوں کی وجہ سے ممتاز حیثیت کے حامل ہیں۔ ان میں چند اسمائے گرامی اور ان کی صحافتی خدمات کا ایک اجمالی جائزہ اس طرح ہے۔

عبدالحئی باطن، مدیر۔ رسالہ ''البدر'' دھولیہ۔ رسالہ کا آغاز جنوری ۱۹۲۵ء میں ہوا۔ منشی ابوتراب ماہر، مدیر۔ رسالہ ''تبسم'' دھولیہ۔ رسالہ کا آغاز جنوری ۱۹۲۸ء میں ہوا۔ شمعون احمد غریب، مدیر۔ رسالہ ''الحافظ'' دھولیہ۔ رسالہ کا آغاز جنوری ۱۹۴۶ء میں ہوا۔ (نیز آپ رسالہ ''البدر'' کے نائب مدیر بھی تھے۔) (ماخوذ۔ ایضاً)

ان کے علاوہ ابولبیان حضرتِ حنیف دھولیوی بھی امتیازی اوصاف کے حامل تھے۔

مدارس کا قیام۔

استاد الاساتذہ حضرت مولانا حافظ عبدالشکور حافظ نوحی کے ذریعے دھولیہ میں دینی و ادبی مدارس کے قیام سے متعلق ڈاکٹر رشید صہبائی یوں رقم طراز ہیں۔

''یوں تو استاد الاساتذہ حضرت مولانا حافظ عبدالشکور نے سرزمینِ دھولیہ پر 'مدرسہ ریاض العلوم' کی بنیاد ڈال ہی دی تھی۔ تاہم شعرائے دھولیہ کی علمی، ادبی و فنی قابلیت مزید بڑھانے کے مقصد کے پیشِ نظر جناب سردار ابواللیث کے والدِ بزرگوار جناب حافظ ہلال اور حافظ عبدالشکور حافظ نے مل کر عربی و فارسی زبانوں کے درس و تدریس کا مرکز بنام ''مدرسہ محافظ الاسلام'' کا قیام عمل میں لایا اور اسے اکبر چوک کے خان محمد ہوٹل (آج کے افضل ریسٹورنٹ) کی بالائی منزل پر شروع کیا۔'' ان مدارس میں اردو، فارسی اور عربی کی تعلیم دی جاتی تھی۔ اردو کی تدریس کے لیے جناب مظفر خان اور منشی فتح محمد شاغل مامور تھے۔

مدرسہ محافظ الاسلام کا قیام ۱۹۱۷ء میں ہوا اور اس مدرسہ میں ۱۹۳۶ء تک حافظ دھولیوی تدریسی خدمات انجام دیتے رہے۔ ۲۹-۱۹۲۸ء میں عربی تعلیم دینے کے لیے حافظ ہلال صاحب کا تقرر نظام آباد میں ہوگیا تو مدرسہ کی پوری ذمہ داری حافظ دھولیوی کے کندھوں پر آگئی جسے آپ نے بخوبی اخیر تک نبھایا۔ (بحوالہ۔ ایضاً) (جاری)

تعارف و تبصرہ:

فرحان حنیف وارثی

تماشا (افسانچے)

معروف افسانچہ نویس محمد علیم اسماعیل کے افسانچوں کی کتاب 'تماشا' میں ۱۰۰/ افسانچے ہیں۔ میں نے اب تک ان کا کوئی افسانچہ نہیں پڑھا تھا، لہٰذا مجھے یہ اندازہ نہیں تھا کہ وہ افسانچہ لکھنے میں کہاں تک کامیاب ہیں۔ 'تماشا' کے ذریعے میری ان سے ایک پہچان قائم ہوئی اور میں نے ان کے افسانچوں کا مطالعہ کیا۔ افسانچہ نگاری ایک مشکل صنف ہے۔ میں نے دورانِ مطالعہ ایک خاص بات یہ محسوس کی کہ ان کے افسانچوں کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ مجھے 'تماشا' کے متعدد افسانچوں نے متاثر کیا۔ مثلاً تماشا، میری آتما، اندھ بھکت، دہشت گرد، دیا اور تھالی، بیمار، وکاس، شرافت، شہرِ خموشاں اور تضاد وغیرہ۔

'تماشا' میں کئی اہم قلمکاروں کی رائے شامل ہے۔ اردو کے کہنہ مشق افسانہ نویس اور مترجم سلام بن رزاق نے محمد علیم اسماعیل کے تعلق سے لکھا ہے: 'علیم اسماعیل ایک ہونہار افسانہ نگار ہیں۔ ہونہار بھی اور تیز بھی۔ انھوں نے بہت کم عرصے میں بحیثیت قلمکار اردو حلقے میں اپنی شناخت بنالی ہے۔ روزنامہ 'انقلاب' میں جب پہلی بار میں نے ان کا افسانہ 'انتظار' پڑھا تو مجھے بے حد خوشی ہوئی اور میں نے اپنے خط میں اس کا اظہار کیا۔ وہ استعاروں اور علامتوں کے گورکھ دھندے میں پھنسنے کی بجائے راست بیانیہ پر یقین رکھتے ہیں اور سیدھے سہج طریقے سے اپنی بات کہنے کے ہنر سے واقف ہیں۔'

ڈاکٹر عظیم راہی اور پروفیسر اسلم جمشید پوری کے مضامین عمدہ ہیں۔ ڈاکٹر عظیم راہی کے مطابق: 'علیم اسماعیل کے پاس موضوعات کا تنوع بھی ملتا ہے، مگر سیاسی مسائل پر ان کے افسانچوں میں طنز کی آمیزش سے تاثر کی گہری کیفیت پیدا ہوگئی ہے۔' پروفیسر اسلم جمشید پوری لکھتے ہیں: 'محمد علیم اسماعیل کے افسانچوں کا مجموعہ 'تماشا' موجودہ عہد میں امید کی کرن جگاتا ہے اور اپنے افسانچوں سے افسانچہ نگاری کو تقویت عطا کرتا ہے۔'

'تماشا' میں صاحب کتاب کا مضمون 'افسانچے کی حمایت میں' شامل ہے۔ وہ لکھتے ہیں: 'افسانچے کے عاشقوں کی تعداد دن بہ دن بڑھتی جارہی ہے۔ یہ اچھی بات ہے، لیکن یہی وجہ ہے کہ آج تھوک کے بھاؤ میں افسانچے لکھنے والے بھی پیدا ہوگئے ہیں اور یہی وہ لوگ ہیں جو افسانچے کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔' محمد علیم اسماعیل نے بڑی محنت سے یہ مضمون لکھا ہے اور افسانچوں کے مخالفین کو اسے ضرور پڑھنا چاہئے۔ کتاب کے آخر میں حسین الحق، نذیر فتح پوری، اسرار گاندھی، پروفیسر بیگ احساس، نعیمہ جعفری پاشا، ایم مبین، سید محمد اشرف، محمد بشیر مالیر کوٹلوی، پروفیسر طارق چھتاری، مشتاق احمد نوری اور شبیر احمد وغیرہ کے تاثرات بھی ہیں۔ مجموعی اعتبار سے 'تماشا' ایک ایسی کتاب ہے جس کا مطالعہ سبھی کو کرنا چاہئے۔ اس کتاب کو دہلی کے عرشیہ پبلی کیشنز نے شائع کیا ہے۔ 128/ صفحات پر مشتمل اس کتاب کی قیمت 200/ روپے ہے۔ محمد علیم اسماعیل سے موبائل نمبر 8275047415 پر رابطہ کیا جاسکتا ہے۔

انشاء (ادبی رسالہ)

معروف شاعر، مترجم اور صحافی جناب ف۔س۔ اعجاز کے زیر ادارت ادبی رسالہ 'انشاء' کا نیا شمارہ (ستمبر اکتوبر ۲۰۲۴) شائع ہوچکا ہے۔ 'انشاء' اردو دنیا کا ایک ایسا ادبی رسالہ ہے جو متواتر چھپ رہا ہے۔ کورونا کے دور میں یہ پی ڈی ایف کی شکل میں آرہا تھا اور اب اس کی ہارڈ کاپی بھی دستیاب ہے۔ مدیر محترم ف۔س۔ اعجاز نے اس مرتبہ 'بنگلہ دیش میں خلفشار' عنوان کے تحت اداریہ لکھا ہے۔

وہ لکھتے ہیں: 'بنگلہ دیش کے نئے ایڈمنسٹریشن پر فرض ہے کہ وہ اپنی قومی اقلیت کو ہر طرح محفوظ و مامون رکھے۔ وہاں ہندو آبادی اور مندروں کی حفاظت کو یقینی بنانا حکومت کی ذمہ داری ہے۔ کسی قسم کی سورش پیدا کی گئی تو اس کا ردِ عمل انڈیا میں ہوگا، لہٰذا بنگلہ دیش کے نئے حکمرانوں کو بہت محتاط رہنے کی ضرورت ہے۔'

'انشاء' میں اس بار گلزار، شاہد لطیف، سلمان غازی، پروفیسر صغیر افراہیم، ڈاکٹر درخشاں انجم، سیفی سرونجی اور عامر قدوائی کی رشحاتِ قلم شامل ہیں۔ چند تراجم بھی ہیں۔ شمارے کی قیمت 50/ روپے (سادہ ڈاک سے)، سالانہ ممبر شپ فیس 300/ روپے (سادہ ڈاک سے)، 450/ روپے (رجسٹرڈ ڈاک سے)۔ 'انشاء' کی سالانہ ممبر شپ حاصل کرنے کے لیے جناب ف۔س۔ اعجاز سے موبائل نمبر 9830483810 رابطہ کیا جاسکتا ہے۔

باتیں کتابوں کی ۔۔۔

شکیل رشید

نشریاتِ سُرور: آلِ احمد سُرور کی ریڈیائی تحریریں

ادبی حلقوں میں اس سوال پر کم ہی غور کیا گیا ہے، اور شاید آئندہ بھی کم ہی غور کیا جائے، کہ ماضی کے معروف ادیبوں، نقادوں، شاعروں وغیرہ کی 'ریڈیائی تحریروں' (بشمول گفتگو، مباحثے اور ادیبوں کے انٹرویو، جو کسی زمانے میں ریڈیو پر نشر ہوئے تھے) کا کیا حشر ہوگا یا کیا حشر ہوا ہوگا؟ اور کیا انہیں جمع کرکے کتابی صورت میں محفوظ نہیں کیا جانا چاہیے، تاکہ آج کے ادبی حلقے اور ادب سے دلچسپی رکھنے والی نئی نسل اُن سے استفادہ کرسکے؟ یقیناً چند ادیب ہیں جن کی 'ریڈیائی تحریریں' مرتب کی گئی ہیں، لیکن ایک بہت بڑی تعداد ایسے ادیبوں کی ہے، جن کی تحریروں کو مرتب کرنا تو دور ابھی جمع تک نہیں کیا گیا ہے۔ سچ کہیں تو اردو والوں نے اس جانب توجہ دی ہی نہیں ہے! لیکن اس میں اردو والوں کا کوئی بڑا قصور ہے بھی نہیں، زیادہ تر نہ ریڈیو کے میڈیم سے واقف ہیں، اور نہ ہی یہ جانتے ہیں کہ ریڈیائی تحریریں کیسے حاصل کی جاسکتی ہیں، اور نہ جاننا چاہتے ہیں۔ کون سر کھپائے! ہاں، اس میدان میں، ایک شخص کا نام ضرور لیا جاسکتا ہے، بلکہ نام لیا جانا چاہیے، جو مسلسل سرگرم ہے، اور وہ نام ڈاکٹر محمد شکیل اختر کا ہے۔ ڈاکٹر صاحب ریڈیو پروڈیوسر، ماس کمیونیکیشن ریسرچ سینٹر، جامعہ ملّیہ اسلامیہ ہیں۔ وہ آل انڈیا ریڈیو کی اردو سروس سے ایک طویل عرصے تک منسلک رہے اور اس دوران خوب کام کیے۔ ڈاکٹر صاحب کئی کتابوں کے مصنف ہیں، ان کی ایک نئی کتاب 'نشریاتِ سرور: آل احمد سرور کی ریڈیائی تحریریں' کے نام سے منظرِ عام پر آئی ہے، جس کے بیک کور پر پروفیسر شافع قدوائی کی، ان کے تعارف میں ایک مختصر تحریر دی گئی ہے، وہ لکھتے ہیں: ''صحافت علی الخصوص نشریاتی صحافت کو تحقیقی ارتکاز اور معروضی مطالعہ کا ہدف کم ہی بنایا گیا ہے۔ ریڈیو کی تاریخ پر سرسری اور حوالوں سے بڑی حد تک بے نیاز تحریریں تو موجود ہیں مگر آل انڈیا ریڈیو کے مختلف پروگراموں کے مبسوط جائزہ اور اس ضمن میں اردو کے سربر آوردہ ادیبوں کی گراں قدر خدمات کا مرکوز اور سائنٹفک جائزہ عاری ادبی ڈسکورس برگ و بار نہیں لا سکا ہے۔ مقامِ مسرت ہے کہ آل انڈیا ریڈیو کی باوقار اردو سروس سے ایک طویل عرصہ تک وابستہ رہنے اور پھر ماس کمیونیکیشن ریسرچ سینٹر، جامعہ ملّیہ اسلامیہ سے منسلک ہوجانے والے معروف قلم کار ڈاکٹر شکیل اختر نے اس تحقیقی خلا کو پُر کرنے کی تُندہی سے کوشش کی اور نشریاتی صحافت کے مطالعہ کو متعین حوالوں اور تعلیقات سے ہم آہنگ کرکے ایک نئے اور خیال انگیز تحقیقی بیانیہ کو وضع کرنے کی قابلِ قدر سعی کی ہے۔ ان کی تازہ ترین مرتبہ کتاب 'نشریاتِ سرور' اس اجمال کی تفصیل پر دال ہے۔'' ڈاکٹر محمد شکیل اختر کی صحافت بالخصوص نشریاتی صحافت پر یہ دسویں کتاب ہے، اس سے قبل اُن کی اس موضوع پر جو نو کتابیں شائع ہوئی ہیں، ان میں سے ایک کتاب 'روبرو: ریڈیو انٹرویوز کا مجموعہ' (2012) پر میں نے ایک مختصر تعارف و تبصرہ لکھا تھا۔ لاجواب کتاب ہے، اس سے مجھے انٹرویو کی تکنیک کے حوالے سے بہت کچھ سیکھنے کو ملا تھا۔

'نشریاتِ سُرور' کے 'مقدمہ' میں، ڈاکٹر صاحب نے ریڈیو کی تاریخ پر بھی روشنی ڈالی ہے، اور سُرور صاحب کی ریڈیائی تحریریوں کا بھی بھرپور جائزہ لیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں: ''۱۹۴۲ء کے بعد سُرور کی ریڈیائی تحریروں میں کافی تنوع پایا جاتا ہے۔ وہ ادبی موضوعات کے علاوہ سیاسی، سماجی اور تعلیمی موضوعات پر بھی ٹاکس قلمبند کرتے ہیں۔ لیکن آج تک اُن پر تحقیقی کام کرنے والے طلبہ اور اساتذہ نے اس جانب خاطر خواہ توجہ نہیں دی۔ اکثر میں یہ سوچتا تھا کہ جو شخص نصف صدی سے زائد عرصے تک اردو نشریات کے لب و رخسار کو سنوارتا رہا ہو، اس کے پاس ریڈیائی تحریروں کا خاصا ذخیرہ ہونا چاہیے۔ یہی فکر اس کتاب کو ترتیب دینے کی وجہ بنی۔ ان کی ریڈیائی تحریروں کی بازیافت میں کئی برس لگ گئے۔ ریڈیو ٹاکس تو مل بھی گئے لیکن فیچر، انٹرویو، مباحثے کو تلاش کرنا جوئے شیر لانے کے مترادف تھا۔'' ڈاکٹر صاحب بتاتے ہیں کہ سُرور صاحب اور رشید احمد صدیقی کا ریڈیو سے رشتہ، دہلی میں آل انڈیا ریڈیو کے قیام (۱۹۳۶ء) کے فوراً بعد، قائم ہوگیا تھا۔ اُن دنوں دہلی میں، معروف طنز و مزاح نگار پطرس بخاری اردو نشریات کے انچارج تھے۔ سُرور صاحب ۱۹۳۶ء سے ریڈیو پر بلائے جانے لگے تھے۔ رشید احمد صدیقی کی مشہور کتاب 'خنداں' ان کے ریڈیو ٹاکس پر مشتمل ہے، اسی طرح سُرور صاحب کی کتاب 'تنقیدی اشارے' میں ان کے ریڈیو ٹاکس اور فیچر ہیں۔ سُرور صاحب کا ریڈیائی سلسلہ ۱۹۳۶ء سے ۲۰۰۰ء تک جاری رہا، اس دوران وہ تسلسل سے، دہلی، لکھنؤ اور ریڈیو کشمیر سرینگر کے لیے، ٹاکس اور فیچر لکھتے رہے اور ادبی مباحث میں شرکت کرتے رہے۔ ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں: ''تلاشِ بسیار کے بعد ۳۸ ٹاکس، ۳ فیچر، ۱۳ انٹرویو اور ۳ مباحثوں کی بازیافت ہوسکی۔'' اس کا مطلب یہ کہ سُرور صاحب کے ٹاکس، فیچر، مباحثوں اور انٹرویو کی ایک اچھی خاصی تعداد کی بازیافت ابھی ہونا ہے۔ کتاب کا پہلا باب 'ٹاکس' ہے، اور جیسا کہ اوپر لکھا گیا ہے، اس باب میں سُرور صاحب کے ۳۸ ٹاکس شامل ہیں۔ ڈاکٹر محمد شکیل اختر نے سُرور صاحب کی تحریر کردہ ٹاکس کا اپنے 'مقدمہ' میں بھرپور جائزہ لیا ہے، وہ لکھتے ہیں: ''۳۸ ٹاکس میں سُرور نے تقریباً ۱۸۰ ادیبوں، شاعروں، مفکروں، دانشوروں اور سیاسی و سماجی رہنماؤں کا ذکر کیا ہے۔ اُن کے خیالات و افکار کے ذریعہ انہوں نے اپنی باتوں کی توثیق کی ہے...

آل احمد سُرور کی ریڈیائی اور غیر ریڈیائی تحریروں میں مشرقی شعریات کے حوالے خال خال ہی نظر آتے ہیں۔ وہ فکری اعتبار سے مشرقی ادبیات سے زیادہ مغربی ادبیات سے قریب نظر آتے ہیں۔ اردو ادب کی تمام اصناف پر اُن کی گہری نظر تھی، یہی وجہ ہے کہ نہ صرف اُن کی ریڈیائی تحریروں میں اس کے حوالے نہیں ملتے ہیں۔ لیکن سب سے زیادہ اور بامعنی حوالے غالب اور اقبال کے شعروں اور مصرعوں کے ملتے ہیں جن سے ان کی تحریروں میں شگفتگی اور وقار پیدا ہوجاتا ہے۔ منطقی استدلال کی ایک فضا ہموار ہوتی نظر آتی ہے، جس سے ان کی نثر میں شگفتگی بڑھ جاتی ہے۔'' ڈاکٹر صاحب بتاتے ہیں کہ انگریزی ادب کے وسیع مطالعہ کے سبب سُرور صاحب کی تحریروں میں مغربی شعراء، ادباء، فلسفی، ناقدین اور محققین کے حوالے روانی اور تسلسل کے ساتھ ملتے ہیں، اور انہیں لفظوں کے مترادفات اور قولِ محال کا استعمال بھی خوب آتا ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے ۳۸ ٹاکس میں سے کچھ کے اقتباسات دے کر اپنے کہے کی دلیلیں بھی دی ہیں۔ جو ٹاکس شامل ہیں اُن میں اکثر ادبی ہیں، اردو شاعری پر، ناولوں پر، دیباچہ نگاری اور ادبی شخصیات پر۔ رشید احمد صدیقی پر تین بہترین ٹاکس ہیں، اور مزید ٹاکس میں بھی ان کا ذکر ہے، اس سے ان کی صدیقی صاحب سے قربت اور محبت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ غالب اور اقبال پر بھی خوب لکھا ہے۔ غالب پر لکھی تحریر میں سے ایک مختصر سا اقتباس ملاحظہ کریں: '''یادگار' (حالی کی 'یادگارِ غالب') میں غالب کے حالات بہت زیادہ تفصیل سے نہیں دیے گیے۔ حالی کا مقصد دراصل غالب کی ایک جیتی جاگتی تصویر پیش کرنا تھا۔ دوسرے حالی کی 'پاک بیں' طبیعت کو رہ رہ کر یہ خیال ستاتا تھا کہ غالب کی زندگی میں قوم کے لیے کوئی افادی پہلو نہیں ہے۔ دراصل افادی پہلو کا حالی ذرا محدود تصور رکھتے تھے۔ غالب کی زندگی سے وہ فائدہ نہیں پہنچ سکتا جو 'راہِ نجات' یا 'بہشتی زیور' سے پہنچ سکتا ہے۔ لیکن غالب کی زندگی ان دونوں کتابوں سے زیادہ دلچسپ ہے۔'' اس باب میں کئی مزاحیہ ٹاکس بھی شامل ہیں، جنہیں پڑھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ سُرور صاحب شگفتہ مزاحیہ تحریریں لکھنے پر آتے تو اس صنف میں بھی نام کماتے۔

کتاب کا دوسرا باب 'ریڈیو فیچر' پر مشتمل ہے۔ کُل تین فیچر شامل ہیں، ایک بعنوان 'اقبال کا پیغام'، دوسرا غالب پر بعنوان 'تجھے ہم ولی سمجھتے جو نہ بادہ خوار ہوتا' اور تیسرا مجاز پر 'خوب پہچان لو مجاز ہوں میں'۔ تیسرا باب 'ریڈیو انٹرویو' ہے، اس باب میں آل احمد سُرور سے شمیم حنفی، محمود ہاشمی اور عتیق احمد صدیقی کے لیے ہوئے تین انٹرویو شامل ہیں۔ ان انٹرویو میں سُرور صاحب نے جہاں اپنے رجحانات اور ادبی نظریات پر بات کی ہے وہیں ان میں ادبی تحریکات پر بھی بات ہے۔ چوتھا باب 'ریڈیو مباحثہ' ہے، یہ باب اُن تین ادبی مباحثوں کی اسکرپٹ پر مشتمل ہے جن میں سُرور صاحب نے شرکت کی تھی۔ ان مباحثوں کے دیگر شرکاء مولانا نیاز فتح پوری، نورالحسن ہاشمی، آنند نرائن ملا، حیات اللہ انصاری، ساغر نظامی، پروفیسر ایم مجیب، پروفیسر خواجہ احمد فاروقی، پروفیسر احمد صدیق اور مجنوں گورکھپوری تھے۔ ڈاکٹر صاحب نے کتاب میں حواشی کا اہتمام کیا ہے، جس سے اس کتاب کے مندرجات کو سمجھنے میں آسانی ہوتی ہے۔ ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں: ''اس مجموعے کی افادیت کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ یہ اختصار اور جامعیت کی ایک اچھی مثال ہے۔ اس میں اسپوکن ورڈ میں گفتگو کا بھرپور احساس ہوتا ہے۔ یہ کتاب مختلف اعلیٰ مقابلہ جاتی امتحانات کے لیے بھی سودمند ہے اور وہ طلبہ جو اردو کے ذریعہ ماس میڈیا کی تعلیم حاصل کررہے ہیں انہیں بھی اس کتاب سے ریڈیو فہمی میں مدد مل سکتی ہے۔''

کتاب کا انتساب کیا گیا ہے 'خلوص و محبت کے پیکر ڈاکٹر دبیر احمد، صدر شعبۂ اردو، مولانا آزاد کالج، کولکاتا کے نام، نہاں ہے تیری محبت میں رنگ محبوبی۔' 376 صفحات کی اس مجلد کتاب کی قیمت 580 روپے ہے۔ اسے 'ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس، نئی دہلی' نے شائع کیا ہے۔ کتاب حاصل کرنے کے لیے موبائل نمبر 9821170438 پر رابطہ کیا جاسکتا ہے۔

کیاہاسٹل بچے کی صلاحیتوں کو کھاجاتا ہے؟

محمد علم اللہ

والدین اپنے بچوں کو وسیع تر مفادات، جس میں صحت وتندرستی کے علاوہ معیاری تعلیم اور تربیت بھی شامل ہوتی ہے، کے حصول کے لیے اقامت گاہ یا ہاسٹل بھیجا کرتے تھے۔ ایسے کس ادارے میں کس خاندان کے کتنے افراد نے تعلیم حاصل کی، اس بنا پر ان اداروں کا معیار بھی طے پاتا اور والدین اپنے بچوں کے لیے بھی اسی طرز پر ادارے کا انتخاب کیا کرتے۔ ایک بہترین جدید تعلیمی و تربیتی ادارے کا انتخاب اس لیے بھی والدین کے لیے اہم ہوتا، کہ اس قسم کے مدارس میں ان کے بچے امراو روساء کے بچوں کے ساتھ پرورش پاتے جو ان کے لیے وقار اور افتخار کی بات ہوتی۔

فی زمانہ ہاسٹل صرف ایک روایت اور فیشن بن کر رہ گئے ہیں۔ ماں اور باپ دونوں ملازمت کرتے ہیں۔ اور اس طرح اپنی مصروفیات کے سبب بچوں کی تربیت پر زیادہ دھیان نہیں دے پاتے۔ ایسی صورت میں انھیں یہی آسان راستہ نظر آتا ہے، وہ ہے ہاسٹل کا، یعنی بچے کو ہاسٹل بھیج دیا اور اپنی ذمہ داریوں سے بری ہو گئے، لیکن اس بابت اصل مسئلے کو دیکھا جائے جو والدین نہیں سمجھ پاتے، وہ ہے بچوں کی ذہنی، جسمانی و جذباتی نشوونما اور ارتقا کا۔ ایک بچے کے لیے بہرحال والدین کی محبت وشفقت اور رہنمائی انتہائی اہم ہوتی ہے، جس سے کسی صورت انکار ممکن نہیں۔ آج کے اقامتی اسکول یا ادارے والدین اور اولاد کے اس محبت کے رشتے کو ختم کررہے ہیں۔ وہ والدین جو اپنے بچوں کو حصول علم کے لیے ہاسٹل بھیجنا پسند کرتے ہیں، ان دلائل سے اپنے موقف کو مضبوط کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہاسٹل کی زندگی بچوں میں خودمختاری کے عناصر پیدا کرتی ہے۔ وہ پہلے ہی دن سے وہاں دوسروں پر انحصار نہ کرنا اور اپنی مدد آپ کرنا سیکھنا شروع کر دیتے ہیں، اور روزمرہ کی پریشانیوں کو بہتر طریقے سے حل کرنے کے اہل بنتے ہیں۔

بچوں کی ہاسٹل میں مختلف لوگوں سے ملاقات ہوتی ہے۔ اچھی شخصیات سے تعارف ہوتا ہے، جس سے ان کا پیمانہ علم اور وسیع ہوتا ہے، اور سوچنے سمجھنے کی صلاحیت میں بالیدگی آتی ہے۔ ان کے اندر صبر وشکر کا مادہ پیدا ہوتا، نیز خودمختار ہونے اور خود کی خداداد صلاحیتوں کو مزید بہتر بنانے کے مواقع میسر آتے ہیں۔ ہاسٹل میں بچے مختلف قسم کے کھیلوں میں حصہ لیتے ہیں جیسے: تیراکی، گھڑسواری، مجسمہ سازی، شاعری، دوڑ، اسکواش، ٹینس، اسکائی ڈائیونگ، بیڈمنٹن وغیرہ؛ اور بحث مباحث، خود اعتمادی کے مقابلوں میں شرکت انھیں چست اور تندرست رکھتی ہے۔

بچوں کی ذہانت کو سراہنے اور بڑھانے کے ساتھ ساتھ ہاسٹل کی زندگی انھیں جذباتی طور پر مستحکم و مضبوط بناتی ہے۔ ہاسٹل کی زندگی انسان کا نظریہ بدلنے میں بھی اہم کردار ادا کرتی ہے۔ کچھ والدین اپنا ذاتی تجربہ بھی پیش کرتے ہیں کہ کس طرح انھوں نے مال وزر، اثر و رسوخ کی نہیں، اس کے ذریعے انسان کی قدر کرنا سیکھی۔ خود اعتمادی بھی ایک بہترین نعمت ہے جو ہاسٹل میں حاصل ہوتی ہے۔ رہائشی زندگی انسان کے برتاؤ میں بھی بہت تبدیلی پیدا کرتی ہے۔ جو بچے پہلے ضدی اور تنک مزاج ہوا کرتے تھے، ہاسٹل سے نکلنے کے بعد روادار اور نرم مزاج ہوجاتے ہیں۔

میں لوگوں کی سوچ اور نظریات کی قدر کرتا ہوں لیکن پھر بھی اس بات پر مطمئن نہیں ہوں کہ بچوں کو محض اس لیے ہاسٹل میں بھیج دیا جائے کیوں کہ آپ کے پاس اپنے بچوں کی تربیت کے لیے وقت نہیں ہے۔ ہر دوسرے دن اخبار کی سرخیوں میں یہی خبریں نظر آتی ہیں کہ سینئر کی ریگنگ کے ڈر سے بچے ہاسٹل سے فرار، ہاسٹل واپس نہیں جانے کے لیے گھر والوں سے بحث کے بعد طالب علم کی خودکشی کی کوشش، ہاسٹل کے ماحول میں تعلیم پر برابر توجہ نہ دے پانے پر بچے احساس کم تری کا شکار۔ (ہاسٹل میں لڑکیوں کے ساتھ فحش حرکت کرنے والا پرنسپل گرفتار، نابالغ طالبہ نے ہاسٹل میں دیا بچے کو جنم، ہاسٹل وارڈن نے معصوم کے ساتھ کیا جنسی استحصال) پھر بھی کئی لوگ اس حقیقت سے منہ موڑ لیتے ہیں۔ ہر سکّے کے دو رُخ ہوتے ہیں، اور سکّے کا دوسرا رُخ جو لوگ محسوس کرتے ہیں:

1۔ بچہ خاندان، تہوار وغیرہ سے دور ہوجاتا ہے۔

2۔ ہاسٹل کی زندگی بچوں کو خاندانی نظام اور ریت رواج نہیں سکھا پاتی۔

3۔ بچے کو ہاسٹل میں بھیجنے سے بچے اور والدین کے بیچ میں ایک کھائی سی بن جاتی ہے، جس کا پاٹنا بہت مشکل ہوتا ہے؛ کیوں کہ ہاسٹل میں رہنے کے سبب والدین کے درمیان زندگی کا جو بہترین وقت گزرنا ہوتا ہے، وہ ضائع ہوجاتا ہے۔

4۔ ہاسٹل میں رہنے سے بچوں کے پاس ماضی میں پلٹ کر دیکھنے کے لیے کچھ بھی خوب صورت یادیں نہیں رہتیں۔ کیوں کہ سارا بچپن تو ہاسٹل میں گزر چکا ہوتا ہے۔

5۔ کچھ بچّے جنھیں ہاسٹل میں بھیج دیا جاتا ہے۔ تعطیل میں گھر ہی نہیں جانا چاہتے۔ انھیں گھر میں اجنبیت محسوس ہوتی ہے۔ ان کے مطابق والدین صرف تعطیل کے شروع اور آخر کے دن میں ان کا خیال رکھتے ہیں، باقی دنوں میں بچے اکیلا پن اور خود کو تن تنہا محسوس کرتے ہیں، کیوں کہ والدین اپنے کاموں میں مشغول ہوجاتے ہیں۔

6۔ گھر کے محفوظ ماحول سے دور ہوجانے پر ناکامی، غصہ اور دھوکے کی وارداتیں بچوں کے ذہن پر گہرے نشانات چھوڑتے ہیں۔ جس کا اثر تاعمر ان کے ذہنوں پر قائم رہتا ہے۔

7۔ بہت سے والدین کو بالواسطہ ہونے والے اس عمل کا ذرا بھی گمان نہیں ہوتا کہ وہ بچے کو ہاسٹل بھیج کر بوڑھے دادا، دادی کا پیار، شفقت اور محبت سب کچھ ان سے چھین رہے ہیں۔

8۔ وہ بچے جو اپنے گھر پر رہ کر اسکول کی تعلیم پاتے ہیں اور اپنے والدین کے ساتھ ایک مضبوط جذباتی رشتہ قائم کرتے ہیں، وہ ہاسٹل میں رہنے والے بچوں میں کبھی بھی مضبوط نہیں ہو پاتا۔ کیوں کہ ہاسٹل سے بچے سال میں دو ہی بار گھر آتے ہیں اور وہ بھی محض سات تا آٹھ ہفتوں کے لیے۔ اس وقت والدین اپنے بچوں کی غلطیوں کو نظر انداز کر دیتے ہیں اور سارا وقت صرف ان کی خاطر مدارت ہی میں لگا دیتے ہیں۔ بچے کے ساتھ خاندان کے ایک فرد کی طرح نہیں بلکہ مہمان کی طرح سلوک کیا جاتا ہے۔

حاصلِ کلام: ہمیں اپنے کم سن بچوں کو ہاسٹل میں بھیجنے سے گریز کرنا چاہیے، کیوں کہ بالغ ہونے کے بعد ویسے بھی انھیں اعلیٰ تعلیم یا ملازمت کے لیے تو باہر جانا ہی ہوتا ہے۔ بچے کی زندگی کے ابتدائی سال بہت اہم ہوتے ہیں۔ انھی سالوں میں جذباتی ربط مضبوط ہوتا ہے اور مستقبل بھی بہت حد تک طے ہوجاتا ہے۔ بعض اوقات دیہی علاقوں میں رہنے والے والدین اور ایسے والدین جن کا تبادلہ بہت جلد ہوجاتا ہے، ان کے لیے اپنے بچوں کو ہاسٹل میں بھیجنے کے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں ہوتا، پھر بھی یہ فیصلہ بہت سوچ سمجھ کر لیا جانا چاہیے۔ اس میں بھی اس بات کا خیال رکھا جانا چاہیے کہ فیصلہ ہمیشہ بچہ کے فلاح و بہبود اور حق میں ہو۔ اس کا اثر بہرحال مثبت یا منفی بچے کی تمام تر زندگی پر پڑتا ہے۔ ایک اور بہت اہم عنصر ہے جو اس چیز کا فیصلہ کرسکتا ہے، وہ یہ کہ بچے کو اس وقت ہی گھر سے باہر بھیجنا چاہیے جب بچہ خود اپنا خیال رکھنے کے قابل ہوجائے اور اسے اتنی سمجھ آجائے کہ گھر سے دور رہنے سے اس کا کیا فائدہ ہوسکتا ہے اور کیا نقصان۔

ہندوستان جمہوریت سے تاناشاہی تک

محمد ولی اللہ قاسمی
جمعیۃ اسٹڈی سینٹر
جمعیۃ علماء ہند

ہندوستان ایک آزاد وجمہوری ملک ہے، یہاں کے ہر باشندے کو پیدائشی طور پر آزادی اور جمہوری حق حاصل ہے اور اس حق کے تحت ہر ہندوستانی شہری کو اپنے اس گلشن میں سر اٹھا کر زندگی گزارنے کا حق ملا ہوا ہے۔ اور اس جمہوریہ ہند میں 2014 سے قبل ہر سیاست داں خود کو آزاد اور جمہوریت کا علمبردار ثابت کرنے کی کوشش کرتے تھے اور جمہوریت کی حفاظت کے لیے حلف نامہ داخل کرتے تھے؛ ظاہری طور پر ہی سہی لیکن اس کی حفاظت کی فکر کی جاتی تھی اس فکر میں موجودہ وزیر اعظم بھی پیش پیش رہے ہیں اگر حکومت کی طرف سے کوئی ایسا بل لایا جاتا جو کسی بھی ہندوستانی شہری کے عائلی قوانین میں دخل اندازی کے مترادف ہوتو پھر ہندوستانی شہری اپنا احتجاج درج کرا کر اس قانون کو واپس لینے پر حکومت کو مجبور کرتے تھے۔ لیکن 2014 کے بعد ہندوستان کی شناخت ایک جمہوری ملک کے ساتھ ساتھ متشدد اور ہندوتوا کے نام سے ہونے لگی کیونکہ موجودہ وزیر اعظم نے گذشتہ دس سالوں میں ہندو مسلم کی سیاست کر کے اپنی پہچان ایک متشدد ہندوتوا کے طور پر کرائی ہے اگر کوئی احتجاج کرتا ہے تو اسے جسمانی و ذہنی تشدد کا شکار بنا کر سلاخوں کے پیچھے ڈال دیا جاتا ہے۔ جب کہ 2014 سے قبل ہندو مسلم کے نام پر فرقہ وارانہ فساد ہوا کرتے تھے اور اس پر حکومت تماشائی بن کر ہی سہی مظلوموں کی دادرسی کیا کرتی اور اہل سیاست ایک دوسرے پر انگشت نمائی کرتے تھے لیکن اب فرقہ وارانہ فساد کی ذمہ داری مسلم قوم پر ڈال دی جاتی ہے اور پھر بے قصور مسلمانوں کو جیل کی سلاخوں میں ڈال دیا جاتا ہے، دہلی و میوات کے فسادات اس پر شاہد ہیں۔

حکومت کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ آئین ہند کی روشنی میں ہندوستان کے ہر شہری کو مکمل تحفظ فراہم کرے اور ملک میں عدل و انصاف کا توازن برقرار رکھنے کی کوشش کرے لیکن افسوس کہ موجودہ حکومت میں جانور کے تحفظ کے لیے تو قانون بنایا جاتا ہے لیکن ایک ہندوستانی شہری کو حفاظت کے لیے کوئی قانونی تحفظ حاصل نہیں ہوتا ہے بلکہ مجرم کو تحفظ فراہم کرا کر جرم کو بڑھاوا دیا جاتا ہے اور ان کا سیاست داں کی طرف سے پھولوں سے استقبال کیا جاتا ہے۔

ہندوستان ٹائمز کی رپورٹ کے مطابق 2016 تا 2020 تک 3400 فرقہ وارانہ فساد ہوئے۔ 2022 میں سابق وزیر امور داخلہ "نتیا نند رائے" سے پارلیمینٹ کے اندر فرقہ وارانہ فساد کے تعلق سے سوال کیا گیا تو انہوں نے نیشنل کرائم ریکارڈ بیورو (این سی آر بی) کی رپورٹوں کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ 2020 میں 857، 2019 میں 438، 2018 میں 512، 2017 میں 723 اور 2016 میں 869 فرقہ وارانہ یا مذہبی فساد کے واقعات درج ہیں۔

انہوں نے تحریری جواب میں کہا کہ اس کے علاوہ

2020 میں 51، 606 فسادات

2019 میں 45، 985 فسادات

2018 میں 57، 828 فسادات

2017 میں 5، 880 فسادات

2016 میں 61، 974 فسادات کے مقدمات درج ہوئے، این سی آر بی نے مزید کہا کہ ماب لنچنگ پر کوئی علیحدہ ڈیٹا برقرار نہیں رکھا گیا ہے۔

2014 کے بعد فرقہ وارانہ فساد اور دہشت گردی نے 5 شکل کی اختیار کی ہے۔

1۔ گئو رکشا کے نام پر فساد کی ایک نئی شکل ایجاد ہوئی: گئو رکشا کے محافظ مسلم شناخت دیکھ کسی کو بھی سرِ راہ و برسرِ عام قتل کر دیتے ہیں، بھگوائی جھنڈا لہرا کر میدان میں کود پڑتے ہیں، مجرم بھگوا کپڑا پہن کر فساد برپا کر دیتے ہیں لیکن حکومت وقت اور صوبائی حکومت تماشائی بن کر دیکھتی رہتی ہیں گویا کہ بھگوا کلر ہندوستان اور ہندوستانی قوم کا محافظ ہے۔

2۔ دلت پر ظلم وتشدد کی شکل اختیار کی ہے۔: آج تک نیوز پورٹل کے 2022 کے ریکارڈ کے مطابق پچھڑی ذاتی کے لوگوں کے ساتھ ظلم وتشدد کے واقعات بہت تیزی سے بڑھے ہیں جس میں گجرات کا معاملہ زیر نظر ہے کہ ایک دلت سموداۓ کے شخص کو چوری کے الزام میں پیٹ پیٹ کر قتل کر دیا اسی طرح 2021 میں سہارنپور کے فساد بھی ذات پر مبنی تھا جس میں بہت سارے لوگوں کی جانیں چلی گئیں۔

3۔ بھیڑ کا غیر قانونی عمل وانصاف: ملک میں ایک فضا چل پڑی ہے، عدم قانون، عدم پولیس، عدم گرفتاری، پولیس کے پہنچنے سے قبل ہی بھیڑ اپنا انصاف سنا دیتی ہے، حکومت اور عدلیہ تماشائی بنی رہتی ہیں۔

4۔ مذہبی رنگ (ہندو مسلم): موجودہ وقت میں ہر غیر قانونی کام کو ہندو مسلم کا رنگ دینے کی کوشش کی جارہی ہے حتی کہ اہل سیاست بھی اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہیں، موجودہ وزیر اعظم نے تو برسر عام گذشتہ دس سالوں میں ہندو مسلم کے نام پر ووٹ دینے کی اپیل بھی کی ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ پوری ریاست ہی ہندو مسلم کے بیچ میں الجھی ہوئی ہے۔ ملک گیر سطح پر سی اے اے اور این آر سی کے احتجاج کو بھی ہندو مسلم کا رنگ دے کر دہلی فساد کی چنگاری جلائی گئی۔

5۔ سوشل میڈیا۔ انٹرنیٹ نے جہاں کرہ ارض کو ایک پیالہ میں سمو دیا ہے وہیں سوشل میڈیا کے ذریعہ مذہبی منافرت پر مبنی پیغام اور کذب بیانی پر مبنی اشتعال انگیز مواد کے ذریعہ فرقہ وارانہ فساد میں اہم کردار ادا کیا ہے حتی کہ باعزت شہری کے کردار کشی میں سوشل میڈیا سر فہرست ہے جس کی وجہ سے کئی بڑی شخصیات نے سوشل میڈیا کو الوداع کہہ دیا ہے۔

2014 کے بعد موجودہ حکومت میں مسلمانوں کو تین طریقہ سے ہراساں کیا جارہا ہے۔

1۔ قانون۔ گذشتہ چھ سالوں کے دوران مسلمانوں کے خلاف حکومت ہند کی طرف سے کئی قانون لائے گئے اور پاس کئے گئے خواہ طلاق ثلاثہ ہو یا پھر آرٹیکل 370 کا معاملہ اور سی اے اے اسی طرح حال ہی میں وقف ایکٹ کی ترمیم پر بھی بل لایا گیا۔

2۔ ذہنی و جسمانی۔ گذشتہ دس سالوں میں مسلم شناخت رکھنے والوں کے ساتھ ماب لنچنگ کی گئی اور کئی مقامات پر دستاویز دکھانے کے نام پر ذہنی ہراساں کیا گیا اور جسمانی تکلیف دی گئی لیکن پولیس وانتظامیہ خاموش رہی۔

3۔ معاشی بائکاٹ ہندوتوا کے علمبردار تنظیموں اور ورکروں کے ذریعہ مسلمانوں کا معاشی بائکاٹ کرنے کی کوشش کی گئی اور کئی جگہوں پر مسلمانوں کے داخلہ پر پابندی بھی عائد کی گئی ہے۔

مذکورہ باتوں سے کئی سوالات ذہن میں آتے ہیں

کیا حکومت ہند اور ریاستی حکومت ہندوتوا دہشت گردی کو فروغ دینا چاہتی ہے؟

کیا مرکزی حکومت اور ریاستی حکومت ہندوتوا دہشت گردی پر قدغن لگانے سے قاصر ہے؟

کیا بلڈوزر کی کاروائی صرف مسلمانوں کے لیے ہے؟ (جب کہ یہ کسی بھی شہری کے لیے نہیں ہونا چاہئے)

کیا حکومت بھگوائی دہشت گردی کو ہندوستان کی پہچان بنانا چاہتی ہے؟

کیا ملک میں عدل وانصاف کے لیے عدالت کا کوئی معیار نہیں ہے؟

خدا اس ملک کی حفاظت کرے اور ملک میں امن ومحبت کی فضا عام کرے۔ آمین

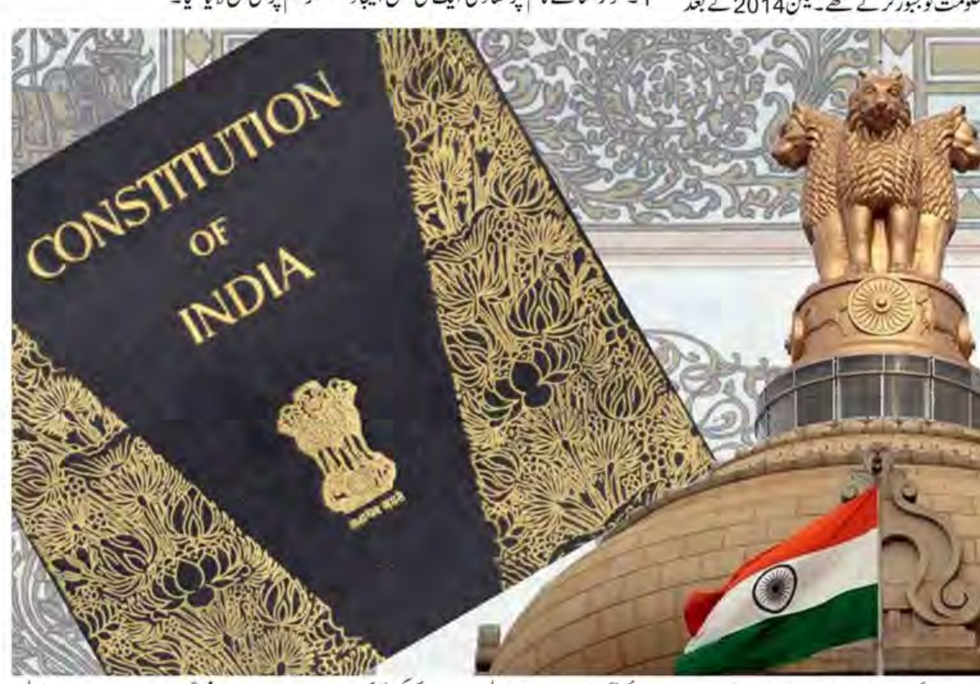

وقف بل: بھائی بھاؤ کا نہیں اپنے داؤ کا

صدّام حُسین فیضی
9528568085

بظاہر ملک کے تمام عدالتی، انتظامی اور دفتری اداروں کی شبیہ کو صاف وشفاف بنانے اور عوام پر ان کا اعتماد بحال رکھنے، ان کی سچائیوں کو اجاگر کرنے کے لئے بڑے بڑے پروگرام، جلسے، جلوس، تقریبات، نعرے اور حکومتوں کے اعلانات ہوتے ہیں۔ اس میں کتنی سچائی اور کتنا فریب ہوتا ہے یہ اسی طرح معلوم ہوجاتا ہے جیسا کہ باورچی چاول کے دو دانے چکھ کر اس کے کچے، پکے اور کچیلے پن کا اندازہ لگا لیتا ہے۔ ہندوستان میں تیسری بار بھی بھارتیہ جنتا پارٹی کی حکومت براج مان ہوئی ہے۔ اتر پردیش سمیت جن صوبوں میں بھارتیہ جنتا پارٹی کی حکومت ہے وہاں کیا جنگل جلائے جارہے ہیں اور عوام کے ساتھ کیسا سلوک کیا جا رہا ہے اس سے بھی عوام الناس بخوبی واقف ہیں۔

2019 سے عوام تیل اور تیل کی دھار دیکھ رہی ہے مگر کوئی ایسا قدم نہیں اٹھا رہی ہے جس سے ملک کی سالمیت کا جنازہ اٹھے۔ امن وامان میں خلل پڑے۔ زمین پر خون کی ندیاں بہیں۔ آسمان تماشا دیکھے۔ میڈیا انگارے اگلے۔ سیاست میں افان پیدا ہوجائے۔ کیوں کہ اس ملک کا ہر شہری خواہ وہ کسی بھی طبقے سے تعلق رکھتا ہو۔۔۔ امن پسند ہے۔ امن کا شہدائی ہے۔ جمہوریت پر یقین رکھتا ہے۔ قانون کا محافظ ہے۔ قانون کا احترام کرتا ہے۔ گنگا جمنی تہذیب کو باقی رکھتا ہے۔ چند ٹکوں کے خاطر اپنی عزت کو نہ تار تار کرتا ہے اور نہ ہی معمولی فائدہ کے لئے دوسرے دروں پر پہنچ کر ان کو لڑاتا یا ان سے ٹکراتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ملک بدامنی اور شرپسندی سے دور ہے۔ باوجود اس کے اس ملک کے شہریوں کے ساتھ جو گھناؤنا اور سوتیلا برتاؤ کیا جارہا ہے اس سے حکومت آخر کیا پیغام دینا چاہتی ہے؟ کیا وہ یہاں کی سڑکوں کو لال دیکھنا چاہتی ہے؟ خون ریزی دیکھنا چاہتی ہے؟ امن کی فضا کو مکدر کرانا چاہتی ہے؟ وہ کیا وجوہات ہیں جو اقلیتوں کے خلاف ہی کارروائیاں ہورہی ہیں؟ کیوں ان ہی کے مدارس پر ٹکٹکی نگاہیں لگی ہوئی ہیں؟ کیوں این آر سی، سی اے اے، ٹرپل طلاق، حلالہ، شادی بیاہ، کاروبار، قبرستان، مسجدوں کو لیکر نت نئے قوانین پاس کئے جارہے ہیں۔

نریندر مودی حکومت ہمارے خلاف بہت سے قوانین پاس کررہی ہے۔ ان کے پاس ہونے اور بنانے کا مقصد صرف ہمارے جذبات سے کھلواڑ اور احساسات کو بھڑکانا ہے۔ وہ اس بات سے بھی بخوبی واقف ہوچکی ہے کہ بھاجپا کی اتحادی جماعتوں کو مرکزی حکومت کے کسی بھی ایجنڈے سے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ وقف بورڈ میں ترمیم کے بل پر بھی بے جے پی کے اتحادی اس کی حمایت کو تیار بیٹھے ہیں۔ بھاجپا کی جو اتحادی لَو روشن ہوئی تھیں سب ہی آہستہ آہستہ دھیمی ہوتی جارہی ہیں اور کچھ چراغ بالکل گل ہوگئے ہیں۔ بھاجپا جب چاہتی ہے اور جیسا چاہتی ہے۔ آندھی کا رخ موڑ دیتی ہے۔ گرم ہوائیں باطل خیموں میں پہنچ جاتی ہیں اور بھاجپا کے آنگن میں ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائیں چلنے لگتی ہیں۔ ٹھنڈے ٹھنڈے مشروبات سے انکساری کے ساتھ تواضع ہونے لگی ہے۔۔۔ ایسا محسوس ہوتا ہے جیسا کہ برسوں کے بعد بچھڑے بغل گیر ہوگئے ہیں۔ صبح کا بھولا گھر واپس لوٹ آیا ہے۔ اس لئے خوشیاں اور شادمانیاں ہیں۔ جشن کا ماحول ہے۔ تاریخ میں مثالیں زندہ ہیں۔ نئی مثال چراغ پاسوان ہیں۔ یہ وہی چراغ پاسوان ہیں جن کا اپنے چاچا سے 36 کا آنکڑا ہے۔ اس لئے بھاجپا نے چراغ کو ان کی مدد کرنے کا اشارہ دے کر دوٹوک پیغام دیا ہے۔ تب سے چراغ کی لَو دھیمی ہوگئی ہے۔ یہ ایک ایسا مشن ہے جس میں بھاجپا ذلت آمیز شکست سے دوچار ہونے کے باوجود بھی کامیابی کی سیڑھیاں تیزی سے چڑھ رہی ہیں۔ وقف بل کو تماشا بنا رکھا ہے۔ مزہ کی بات تب ہے جب سے مسلم پرسنل لاء بورڈ نے وقف بورڈ کی کمان اپنے ہاتھ میں لے لی ہے۔ مسلم پرسنل لاء بورڈ کو اس بات کی فکر نہیں ہے کہ اگر وقف بل پاس ہوگیا تو کیا ہوگا؟ وقف کی کروڑوں اربوں کی جائیدادیں کہاں جائیں گی۔ مسلم پرسنل لاء بورڈ کے ذمہ داران Sweet Night کی خوشبو سے معطر منھ میں Sweety Supari کا لطف لے کر 2 اور 9 کروڑ ای میلز زیادہ سے زیادہ بھیج کر ثواب دارین حاصل کرنے کا جشن منا رہے ہیں۔ گویا یہی گناہوں سے نجات کا بہترین راستہ ہے۔

دانش مندوں، عقل مندوں اور مذہبی پیشواؤں کے لئے سوچنے کا مقام ہے۔ کیا 1.2 کروڑ ای میلز، واٹس ایپ اور ٹیکس میسیج وقف بل کا حل ہے؟ کیا اس سے قبل این آر سی کے موقع پر کروڑوں فارم بھروا کر لاکھوں کی ردّی بیچ کر بکرے اور مرغے حلال کر کے دعوتیں نہیں ہوئی ہیں؟ کیا یہ مسلم پرسنل لاء بورڈ کا بھونڈہ مذاق نہیں ہے کہ زیادہ سے زیادہ ای میلز کریں۔۔۔ مسئلہ خود حل ہوجائے گا۔ پھر ان باکس ای میلز سے بھر گیا؟ کیا دماغ میں آنے والی بات ہے کہ ان ای میلز جن پر آپ جشن منا رہے ہیں کیا اس کی تکنیکی اور قانونی طور پر کوئی اہمیت وافادیت ہے؟ اگر اہمیت ہوتی تو رام پور کے جگن موہن جو مہتابی میں خالص خاکِ سجدہ پر رہتے ہیں فوراً 120 کی اسپیڈ پکڑتے اور حرکت میں آجاتے مگر چوں کہ سب کو معلوم تھا کہ ریل میں کھیل ہورہا ہے۔ آلو کے بغیر سموسے کی کوئی ویلیو نہیں ہے۔ مداری ڈگ ڈگی بجائے گا۔ بندر کا ناچ دکھائے گا۔ بندر ماما سلام کریں گے۔ ہاتھ ملائیں گے۔ دم ہلائیں گے اور تماشبین خوش ہوکر پیسے دیں گے۔ چند منٹ میں مداری بندر اور ڈگ ڈگیہ کے ساتھ اپنا راستہ ناپ لے گا۔ کچھ دیر بعد تماشبین بھی اس کھیل کو بھول جائیں گے۔ ٹھیک اسی طرح سے مسلم پرسنل لاء بورڈ کا بھی ڈرامہ اور کھیل چل رہا ہے۔ کیا مسلم پرسنل لاء بورڈ اس بات کا ثبوت پیش کرسکتا ہے کہ اس کو حکومت کے ان کھیلوں میں کوئی کامیابی ملی ہے؟ کیا اب تک حکومت کے خلاف جن جن معاملوں اور مسئلوں میں اس نے کورٹ کا دروازہ کھٹکھٹایا ہے مسلم پرسنل لاء کو اس میں کامیابی ملی ہے؟ بابری مسجد سے لیکر اب تک اور حالیہ ایام میں چل رہا وقف بل معاملہ بھی قارئین و ناظرین کے سامنے آجائے گا۔ تحریریں صدیوں بعد بھی زندہ رہتی ہیں۔ زبان سے نکلے قول، بول اور کلام سے تو منھ موڑا جاسکتا ہے۔ بات کو جھوٹا ثابت کیا جاسکتا ہے۔ بات کو بنا سنوار کر پیش کیا جاسکتا ہے مگر تحریروں کے ساتھ ایسا نہیں ہوسکتا۔ کیوں کہ وہ پتھر کی لکیر بن جاتی ہیں۔ ان سے سودہ بازی نہیں ہوسکتی۔

مسلم پرسنل لاء بورڈ کے پاس جو طاقت ہے اس کا نہ ہی صحیح استعمال ہوتا ہے اور نہ ہی آج تک پرسنل لاء بورڈ اپنی طاقت کا خود اندازہ کرسکا ہے۔ کیوں کہ ہر وقت اس کو حکومت کا خوف ستاتا ہے۔ ویسے بھی وہ حکومت کے خوف کے سایہ میں پروان چڑھ رہا ہے۔ اسی لئے حکومت کی مسلمانوں کے خلاف آنے والی نئی نئی پالیسیاں سن کر اس کو بخار آنے لگتا ہے۔ وقف بل بھی اسی کی ایک کڑی ہے۔ مشترکہ پارلیمانی کمیٹی میں وقف بل پر غور کیا جارہا ہے اور اب تک کی ملنے والی اطلاعات کے مطابق کسی اتحادی پارٹی کے رکن نے وہاں تا حال کوئی سوال ہی نہیں اٹھایا ہے۔ اس لئے اگلے اجلاس میں وہ منظور ہوجائے گا اور مسلم پرسنل لاء بورڈ کے ذمہ داران انگڑائیاں لے لے کر اور چہروں پر شکن ڈال ڈال کر آپ ہی کے اوپر اس کا ٹھکرہ پھوڑ دیں گے جیسا کہ یہ سب آپ ہی کی وجہ سے ہوا ہے۔ مسلم پرسنل لاء بورڈ کی اس کمزوری کو دیکھتے ہوئے سرکار اپنا ہر مسئلہ بھی حل کرلیتی ہے اور ہمارے خلاف قانون بھی پاس کردیتی ہے۔

'یوروپی سیکولرزم' سے بیزاری یا 'ہندوتو' سے وفاداری؟

سراج نقوی

تمل ناڈو کے گورنر آر این روی نے خیال ظاہر کیا ہے کہ ''سیکولرزم کا تصور ایک 'یوروپی تصور' ہے اور اسے وہیں تک رہنا چاہیے۔ کیونکہ ہندوستان میں اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔'' گورنر موصوف کو اگر ہندوستان میں سیکولرزم غیر ضروری لگتا ہے تو اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ وہ اس ملک کو مختلف تہذیبوں کا مرکز ماننے کے لیے تیار نہیں۔ وہ اس بات کو بھی تسلیم کرنے کے لیے تیار نہیں کہ اس ملک پر ہندوؤں کے علاوہ دیگر مذاہب کے ماننے والوں کا بھی حق ہے اور انھیں دوئم درجے کا شہری نہ بننا پڑے اس لیے سیکولرزم کا تصور ہندوستان جیسے ملک کے لیے یوروپ سے بھی کہیں زیادہ ضروری ہے۔

گورنر موصوف شائد یہ کہتے ہوئے ڈرتے ہیں کہ جمہوریت کا تصور بھی یوروپی ہے اس لیے اسے بھی یوروپ تک ہی محدود رہنا چاہیے۔ کم از کم بی جے پی اور سنگھ پریوار کے نزدیک تو جمہوریت بھی حصول اقتدار کے حربے سے زیادہ کچھ نہیں، اور اگر اقتدار پر قبضہ ہو جائے تو پھر جمہوریت کے گھوڑے کو 'اشومیدھ یگیہ' سے باندھ کو پورے ملک پر بزور طاقت اقتدار قائم کرنا بھی جائز ہے۔ بی جے پی جس جمہوریت پر چل رہی ہے وہ یوروپی جمہوریت کے تصور سے تو کہیں میل نہیں کھاتا، اور کیونکہ گورنر موصوف تمل ناڈو میں مرکز کے نمائیندے ہیں اس لیے اگر وہ سیکولرزم کے تصور پر سوالیہ نشان لگا رہے ہیں تو اس پر کسی کو حیرت نہیں ہونی چاہیے۔ اس بات کو ایک طرف رکھ دیجیے کہ ہمارے آئین میں گورنر ریاست میں آئین کی حکمرانی کا محافظ ہے، اور سیکولرزم اس آئین کا بھی حصہ ہے۔ اس اعتبار سے دیکھیں تو گورنر کا بیان آئین کی روح پر بھی چوٹ کرنے کے مترادف ہے۔ لیکن یہ بات موجودہ حکمرانوں کے دورِ اقتدار میں اس لیے بے معنی ہو جاتی ہے کہ اب تو ہماری عزت مآب صدر جمہوریہ کو مغربی بنگال میں ایک خاتون ڈاکٹر کی اجتماعی آبروریزی اور قتل کا واقعہ تو خوف زدہ کرتا ہے لیکن ملک بھر میں مسلمانوں پر ایک تسلسل کے ساتھ ہونے والے بھیانک اور شرمناک مظالم انھیں خوفزدہ تو کیا بے چین بھی نہیں کرتے۔ بلکہ یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ ان کے ضمیر پر دستک بھی نہیں دیتے ہیں۔ ایسے میں اگر آئینی طور پر ریاست میں صدر جمہوریہ کی نمائندگی کرنے والے گورنر یہ کہتے ہیں تو کم از کم بی جے پی یا اس کی مرکزی حکومت کے لیے اس بیان میں کچھ بھی غلط نہیں۔

لیکن جہاں تک ہندوستان کا تعلق ہے، جہاں تک اس ملک کی کثرت میں وحدت والی تہذیبی و سماجی اقدار کا تعلق ہے، جہاں تک اس ملک کے ہر شہری کے آئینی و قانونی حقوق کا تعلق ہے تو اس کے لیے سیکولرزم کا تصور خواہ یوروپ کا ہو یا دنیا کے کسی دیگر حصے کا، معنی رکھتا ہے۔ لفظ 'سیکولرزم' کو آپ بھلے ہی نظر انداز کر دیں لیکن اس کے تصور کو نظرانداز کرنا ملک کے آئین اور ہندوستانی تہذیب سے بغاوت کے مترادف ہے۔ اس لیے کہ ہندوستان کی موجودہ اور متحدہ شکل کسی ایک گروپ یا مذہب کے ماننے والوں کی مرحون منت نہیں۔ اسے متحد کرنے میں یہاں کے تمام لوگوں نے بلاتفریق مذہب وملّت قربانیاں دی ہیں۔ جن لوگوں یا ان کے نظریاتی آقاؤں کا اس میں منفی رول رہا ہو انھیں یہ کہنے کا کوئی حق نہیں پہنچتا کہ سیکولرزم کے تصور کی ہندوستان کو کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اس تصور کی ممکن ہے آر ایس ایس کو ضرورت نہ ہو۔ یہ بھی ممکن ہے کہ بی جے پی یا اس کے حکمراں بھی اس تصور سے روگردانی اختیار کر لیں، لیکن ایسا کہنے والوں یا ان کے نمائیندوں کو یہ یاد رکھنا چاہیے کہ وہ ملک کی 70 فیصد سے زیادہ عوام پر اپنی رائے نہیں تھوپ سکتے۔ اس لیے کہ انھیں اس سے زیادہ لوگوں نے اس الیکشن میں ووٹ نہیں دیا ہے اور سیکولرزم سے انحراف کی اجازت بھی نہیں دی ہے۔ یہ بات حکمراں جماعت کے ہر عہدیدار اور آئینی اہلکار کو سمجھ لینی چاہیے کہ حکومت کی پالیسیاں خواہ کچھ بھی ہوں، لیکن الیکشن کے دوران سیکولرزم ترک کرنے کے ایشو پر ووٹ نہیں مانگے گئے۔

کنیا کماری کے ایک جلسے میں تقریر کرتے ہوئے گورنر موصوف نے کہا کہ ''اس ملک کے لوگوں کے ساتھ بہت سے دھوکے کیے گئے، اور ان میں ایک یہ ہے کہ ان کے سامنے سیکولرزم کی غلط تشریح کی گئی۔'' گورنر موصوف نے سوال کیا کہ سیکولرزم کا کیا مطلب ہے؟ اور پھر خود ہی یہ کہتے ہوئے اس کا جواب دیا کہ '' یہ یوروپی تصور ہے، یہ ہندوستانی تصور نہیں ہے۔'' یہاں یہ یاد دلانا ضروری ہے کہ ہندوتو کے پیروکار عام ہندو کے برعکس ملک میں غیر اعلانیہ طور پر 'منوواد' کے نفاذ کی کوشش میں ایک صدی سے زیادہ عرصے سے سرگرم ہیں۔ یہ 'منوواد' کیا ہے؟ اور اس میں چند اعلیٰ ذات ہندوؤں کو چھوڑ کر باقی کا سماجی رتبہ کس طرح متعین کیا گیا ہے، اسے یہاں دوہرانے کی ضرورت نہیں۔ البتہ یہ بات بہرحال واضح ہے کہ چند خاص طبقات یا مذہب کے ماننے والوں کو ہی یہ نظام اوّل درجے کا شہری تسلیم کرنے پر زور دیتا ہے۔ ظاہر ہے یہ تصور یوروپ کے اس سیکولرزم سے متصادم ہے کہ جو اس بات کی تلقین کرتا ہے کہ ریاست کا کوئی مذہب نہیں ہوگا اور آئین و قانونی طور پر ہر شہری کو یہ حق ہے کہ دوسرے مذاہب کے ماننے والوں کے مذہبی و سماجی اختیارات وعقائد کا احترام کرتے ہوئے اپنے مذہب وعقیدے پر عمل پیرا رہے۔ یوروپی سماج میں مسلمانوں سے بڑھتے ہوئے تفریق اور غیر منصفانہ واقعات کے باوجود یہ حقیقت ہے کہ یوروپی ممالک سیکولرزم کے اس تصور کو نظریاتی سطح پر تسلیم بھی کرتے ہیں اور مسلمانوں کی ان ممالک کے اقتدار اعلیٰ میں مناسب حصے داری بھی ہے۔

لیکن اس کے برعکس آزادی کے بعد سے ہی عملی سطح پر مسلمانوں کو ان کے اس حق سے محروم کیے جانے کی سازشیں ہوتی رہی ہیں اور موجودہ حکمرانوں نے کھلے طور پر مسلمانوں کو دوسرے درجے کا شہری بنانے کے لیے قانونی سطح سے لیکر عملی سطح تک جو کوششیں کی ہیں وہ سیکولرزم کے تسلیم شدہ نظریے کو مسترد کرتے ہوئے ملک کو ہندوتو کے خطوط پر ڈھالنے کی کوششوں کا ثبوت ہیں۔ گورنر موصوف کے مذکورہ بیان کو بھی اسی تناظر میں دیکھا جاسکتا ہے۔ اپنے بیان کے حق میں گورنر موصوف دلیل دیتے ہیں کہ ''یوروپ میں سیکولرزم اس لیے آیا کہ وہاں چرچ اور راجہ کے درمیان جنگ تھی، لیکن ہندوستان مذہب سے کیسے دور ہوسکتا ہے؟'' گورنر کی یہ وضاحت اپنے آپ میں اس بات کا ثبوت ہے کہ وہ ملک کی غیر ہندو آبادی کے مسائل اور ہندوتو کی سمت گامزن ریاست سے اس کے شدید اختلافات کو 'ہندوتو' کے چشمے سے دیکھ رہے ہیں اور غیر ہندوؤں کے جمہوری ومساوی حقوق کو تسلیم کرنے سے گریزاں ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ راجہ اور چرچ کی جنگ کو رد کرنے کے بہانے مسلمانوں اور ہندوتو وادی عناصر کے اختلافات کو بھی دبا دیا جائے۔ جبکہ سیکولرزم ان اختلافات کا نوٹس لینے اور اس کا حل تلاش کرنے کی تلقین کرتا ہے۔

تعجب کی بات یہ ہے کہ ایک طرف تو گورنر موصوف سیکولرزم کے یوروپی تصور کو رد کرتے ہیں لیکن دوسری طرف ان کے سیاسی آقا ہٹلر اور مسولنی جیسے یوروپی آمروں سے نظریاتی خوراک حاصل کر کے ہندوستان میں اقلیتوں کے خلاف محاذ آرائی کرنے کی سازشوں میں مصروف ہیں۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ یہ سازشیں کرنے میں بھی حکمراں اسی جمہوریت کا سہارا لے رہے ہیں جو دراصل یوروپ کی ہی دین ہے، اور ظاہر ہے اس کا سبب ان کی مفاد پرستی ہی ہے۔ جو نظام یا تصور حکمرانی بندوں کو تولنے کے بجائے انھیں گننے پر زور دیتا ہو وہ گورنر موصوف اور ان کے 'بڑوں' کو اس لیے درست لگتا ہے کہ اس کے خانے میں اکثریت ہونے کے سبب فٹ آتے ہیں۔ سیکولرزم کے یوروپی تصور سے گریزاں گورنر موصوف یا ان کے 'بڑے' اس بات پر قطعی شرمندہ نہیں کہ یوروپی سیکولرزم کو رد کرنے کے بہانے وہ ہندو مذہب کی ان اعلیٰ اقدار کو بھی رو کر رہے ہیں کہ جو عدل وانصاف کے مطابق حکمرانی کا تقاضہ کرتی ہیں۔ جو ظلم سے روکتی ہیں اور 'کرم' یعنی عمل کی کسوٹی پر کسی انسان کو پرکھنے کی تلقین کرتی ہیں۔ گورنر موصوف شائد یہ ماننے کے لیے تیار نہ ہوں کہ فرقہ پرست طاقتوں کی تمام تر شرانگیزی، ماحول میں زہر گھولنے کی کوششوں اور سازشوں کے باوجود یہ ملک اس لیے سیکولرزم پر قائم ہے کہ آج بھی عوام کی اکثریت اسی سیکولرزم پر عمل پیرا ہے۔ خواہ اس کا تصور یوروپی ہی کیوں نہ ہو۔ حالانکہ سچ یہ ہے کہ سیکولرزم کا لفظ استعمال کیے بغیر یہ تصور ہندوستانی سماج کا اٹوٹ حصہ ہے اور ہندوتو وادی طاقتیں اپنے باطل پروپیگنڈے کے باوجود اسے توڑنے میں ناکام ہوئی ہیں۔ لیکن نظریاتی تنگ نظری شائد اس بات کے ایماندارانہ اعتراف سے گورنر موصوف کو روکتی ہے۔ ان کا مذکورہ بیان تو کم از کم یہی ثابت کرتا ہے۔

naqvisiraj58@gmail.com
Mobile:9811602330

یوپی میں نیا حکم نامہ مسلمانوں کے لئے فائدہ مند یا نقصاندہ؟

چاہت محمد قریشی قاسمی

آپ کو یاد ہوگا ابھی چند روز قبل "کانوڑ یاترا" کے موقع پر اتر پردیش کے وزیر اعلی یوگی آدتیہ ناتھ نے کھانے پینے کی تمام دکانوں، ڈھابوں اور ہوٹلوں نیز پھلوں اور سبزیوں کے ٹھیلوں وغیرہ پر مالکان اور نگراں کے نام لکھنے کا فرمان جاری کیا تھا، پھر سماجی اور سیاسی لوگوں کے ہنگامہ کے بعد عدالت عظمی کی دخل اندازی سے یہ فیصلہ منسوخ کرنا پڑا تھا لیکن ایک مرتبہ پھر مزید تیاریوں کے ساتھ نئے پیرائے میں ڈھال کر کچھ اور سخت انداز سے اتر پردیش کے وزیر اعلی یوگی آدتیہ ناتھ نے لکھنو میں اعلی سطحی میٹنگ کے دوران کھانے پینے کی تمام دکانوں، ڈھابوں، ہوٹلوں اور ریسٹورنٹس پر مالک، منیجر، آپریٹر، پروپرائٹر وغیرہ کا نام اور پتہ نمایاں طور پر لکھنے کو لازمی بنانے کی ہدایت دی ہے۔

دراصل اس فیصلہ اور فرمان کا محرک ہے تو فرقہ پرستی اور مسلمانوں کے خلاف دل میں پنپ رہی دشمنی لیکن ظاہر کی جارہی ہے مسلمانوں کی گندی اور بری حرکتیں جو بالکل غلط اور جھوٹ ہیں لہذا بتا تا چلوں کہ آج کل مارکیٹ میں ایسے ایسے جہادوں نے جنم لے لیا ہے جن کا نام عام مسلمانوں ہی نے نہیں بلکہ کسی ماہر عالم فاضل نے بھی کبھی نہیں سنا تھا اور سنتے بھی کیسے جب اس جیسا جہاد نہ کبھی تھا اور نہ ہی کبھی ہوسکتا ہے جیسا کہ آج کل ایک جہاد بنام تھوک جہاد گردش کر رہا ہے، بھلا یہ بھی کوئی جہاد ہوسکتا ہے؟ کوئی بے چارہ باورچی روٹی بنا رہا تھا جو اس لئے ہلتا جلتا بھی جا رہا تھا کہ بیٹھے بیٹھے تھکے بھی نہیں اور جلدی کام کی تحریک بھی پیدا ہوتی رہے بس اسی کا ویڈیو بنا ڈالا اور نام رکھ دیا تھوک جہاد، اسی طرح ایک غریب ٹھیلے والا ہاتھ کی مشین سے موسمبی کا جوس نکال رہا تھا ساتھ ہی ساتھ وہ عادت کے مطابق مشین کے اندر یہ بھی جھانکتا جا رہا تھا کہ کچھ موسمبی مشین میں باقی تو نہیں رہی، اس کا بھی ویڈیو بنا کر سوشل میڈیا پر اپلوڈ کر کے لکھ ڈالا کہ یہ جوس میں تھوک رہا ہے لہذا اس کا بھی نام رکھ دیا تھوک جہاد اور یہ تھوک جہاد خاص طور سے یوپی میں بڑا مشہور ہو رہا ہے اور میں یہ کہنے کی بالکل جسارت نہیں کرسکتا کہ یہ لوگ ایسا انجانے میں کر رہے ہیں بلکہ یقینا یہ ایک سوچی سمجھی سازش کے تحت کیا جا رہا ہے جس سے ان کا مقصد اسلام اور مسلمانوں کو بدنام کر کے ان سے دوسرے لوگوں کو متنفر کرنا ہے البتہ ان فرقہ پرستوں کی گندی ذہنیت اور گندی سوچ پر بڑا افسوس ہوتا ہے کہ یہ فرقہ پرست لوگ اپنی اندھی دشمنی میں بے چارے غریب مسلمانوں کو جینے بھی نہیں دے رہے ہیں اور نہ ہی ان کو چین وسکون سے وہ وقت کی روٹی کمانے اور کھانے دیتے ہیں۔ لیکن میں جہاں تک غور وفکر کرتا ہوں اور اس کو سمجھنے کی کوشش کرتا ہوں تو مجھے لگتا ہے کہ یہ فرمان مسلمانوں کے لئے زحمت نہیں بلکہ رحمت ہے، یہ برا نہیں بلکہ اچھا ہے، اور مجھے اس میں کہیں نہ کہیں مسلمانوں کے لئے خیر کا پہلو بھی نظر آتا ہے۔

اکثر مسلمانوں کو فطرتا یہ بات اچھی طرح معلوم ہوتی ہے کہ کونسی چیز پاک ہے اور کونسی چیز ناپاک، نیز وہ اکثر یہ بھی جانتے ہیں کہ پاک چیز ناپاک کس طرح ہوجاتی ہے اور وہ اس کا بھی پیدائشی علم رکھتے ہیں کہ ناپاک چیز کو پاک کیسے کیا جاتا ہے اور وہ ناپاک چیز کو نہ کہ صرف خود کے لئے ناپسند سمجھتے ہیں بلکہ دوسروں کو کھلانے کے متعلق عام طور پر یہ نظریہ بھی رکھتے ہیں کہ اگر ہم نے کسی کو ناپاک چیز کھلائی تو اس سے کھلانے والے کا ایمان چلا جائے گا بس اسی وجہ سے ہم بچپن سے آج تک یہی دیکھتے آئے ہیں کہ مسلمان کتنا بھی کمتر اور گرا پڑا ہو وہ کبھی بھی ناپاک چیز نہ کھانا پسند کرتا ہے اور نہ ہی کسی کو کھلانا پسند کرتا ہے۔ جب کہ کہا جاسکتا ہے کہ برادران وطن کو صفائی ستھرائی کا تو کچھ علم ہے لیکن پاکی ناپاکی کو قطعا نہیں جانتے ہیں لہذا ان کے لئے اس سے بچنا بھی محال ہی معلوم ہوتا ہے ویسے بھی 2014 کے بعد دھرم اور مذہب کے متعلق جوان میں بیداری پیدا ہوئی ہے اس سے ان کے درمیان گؤمتر کا استعمال کثرت سے کیا جارہا ہے جس کے بہت سے ویڈیوز بھی سوشل میڈیا پر نظر آتے ہیں لیکن نہ اس پر ہنگامہ ہوا اور نہ ہی واویلا مچا ہے، چونکہ کمزور تو بے چارے مسلمان ٹھہرے اور کمزور کی خوبی بھی خامی بنا کر پیش کردی جائے تو پوچھنے والا کوئی نہیں ہوتا ہے، اس کا ہم نے آج کے حالات میں خوب تجربہ کرلیا ہے، لہذا ان سب کے پیش نظر بہتر یہی ہونا چاہئے کہ ان کے یہاں کبھی بھی بالکل نہ کھائیں۔

مزید یہ بھی ذہن نشین رہے کہ مسلمانوں کی دکانیں، ہوٹل، ریسٹورنٹ اور ڈھابے اکثر شہروں کے اندر اپنے محلوں میں ہی ہوتے ہیں اور یہ بھی واضح ہے کہ ویج بہت ہی کم نظر آتے ہیں سب جگہ نان ویج ہی ہوتے ہیں، نیز ان کے نام بھی مسلم ناموں پر رکھے جاتے ہیں، ان لوگوں میں سے نان ویج کے شوقین ہمارے علاقوں میں کثرت سے آتے ہوئے مل جائیں گے اب آئندہ بھی جس کو آنا ہو آئے ورنہ نہ آئے۔ ویسے بھی مجھے لگتا ہے کہ اس نام ظاہر کرنے والے حکم نامہ کا نقصان سب سے زیادہ دلتوں اور پچھڑوں کو پہنچے گا کہ ان کے یہاں نہ اونچی ذات کا غیر مسلم کھانا پسند کرے گا اور نہ ہی ویج کے شوقین مسلمان ان کے یہاں نظر آئیں گے لہذا نقصان بھی انہیں کو اٹھانا پڑے گا۔ آخری بات تمام مسلمانوں سے یہی عرض کرنی ہے کہ نام ظاہر کرنے کا شوشہ چھوڑ دینے کے بعد مسلمانوں کو ان کے یہاں سے بالکل کھانا چھوڑ دینا چاہئے ویسے بھی پاکی ناپاکی کا ان کو کوئی علم نہیں ہے مثال کے طور پر پانی میں کتا منہ دے جائے یا پانی میں کسی ناپاک چیز کے چھینٹے پڑ جائیں تو وہ یقینا ناپاک ہوگیا لیکن وہ پانی صاف نظر آنے کی وجہ سے ان کے یہاں استعمال کرلیا جاتا ہے لیکن مسلمانوں کے یہاں وہ ناپاک پانی کبھی استعمال نہیں کیا جاسکتا ہے۔ دوسرے ان کے بہت سے لوگ برکت اور پوترتا کے لئے گؤمتر کا بھی استعمال کر لیتے ہوں گے اس لئے میری درخواست ہے کہ ان کے یہاں کھانے پینے سے ہمیشہ بچنا چاہیے۔

دراصل اس فیصلہ اور فرمان کا محرک ہے تو فرقہ پرستی اور مسلمانوں کے خلاف دل میں پنپ رہی دشمنی لیکن ظاہر کی جارہی ہے مسلمانوں کی گندی اور بری حرکتیں جو بالکل غلط اور جھوٹ ہیں لہذا بتا تا چلوں کہ آج کل مارکیٹ میں ایسے ایسے جہادوں نے جنم لے لیا ہے جن کا نام عام مسلمانوں ہی نے نہیں بلکہ کسی ماہر عالم فاضل نے بھی کبھی نہیں سنا تھا اور سنتے بھی کیسے جب اس جیسا جہاد نہ کبھی تھا اور نہ ہی کبھی ہوسکتا ہے جیسا کہ آج کل ایک جہاد بنام تھوک جہاد گردش کر رہا ہے۔

ہریانہ اور کنگنا: یہ رشتہ کیا کہلاتا ہے؟

ڈاکٹر سلیم خان

ہریانہ کا لوہا گرم ہوگیا تو وزیر اعظم نریندر مودی کے ساتھ حزب اختلاف کے رہنما راہل گاندھی بھی اپنا ہتھوڑا لے کر وہاں پہنچ گئے مگر اس دوران منڈی کی رکن پارلیمان کے ایک بیان نے ہنگامہ مچا دیا۔ ایک ایسے وقت میں جبکہ وزیر اعظم اور وزیر داخلہ کسانوں کو رجھانے کی خاطر آسمان اور زمین کے قلابے ملا رہے ہیں کنگنا رناوت نے یہ کہہ کر ان کے زخم ہرے کر دیئے کہ منسوخ شدہ متنازعہ کسان قوانین کو پھر سے نافذ کر دیا جانا چاہیے۔ دنیا کا کوئی بڑا سے بڑا سیاسی مبصر اس کی توجیہہ نہیں کرسکتا کہ سکرات کے عالم گرفتار ہریانہ بی جے پی کا گلا گھونٹنے کی یہ حماقت اس 'دھاکڑ' اداکارہ نے کیوں کی اور اس نازک موقع پر کسانوں سے 'پنگا' لینے کی ضرورت کیا تھی؟ لاکھ کوشش کے باوجود ایک وجہ یہ سمجھ میں آتی ہے کہ شاید انہیں اپنی فلم 'ایمرجنسی' کو سنسر بورڈ سے منظوری کے بعد سکھوں کے دباو میں روک دینے اور کچھ مناظر کے نکالنے کا حکم گراں گزرا اور اس سے ناراض ہوکر میڈیا میں یہ بھڑاس نکالی گئی لیکن ایک فلم کی خاطر کسی صوبے میں اپنی پارٹی کی لٹیا ڈبو دینا کون سی دانشمندی ہے؟

کنگنا رناوت کو حکمت ودانش سے خدا واسطے کا بیر ہے اور اگر ایسا نہ ہوتا تو بی جے پی ان کو ٹکٹ دے کر ایوان پارلیمان کی رکنیت سے کیوں نوازتی؟ لیکن یہ داوں الٹا پڑ گیا۔ وہ پرامید تھیں کہ مودی جی انہیں سمرتی ایرانی کی جگہ مرکزی وزیر بنا دیں گے اور اس کے بعد فلم ریلیز ہوگی تو مودی بھگت اس کو سُپر ہٹ کر دیں گے مگر نہ تو انہیں وزارت ملی اور نہ فلم لگی الٹا مودی سرکار اس کی راہ میں رکاوٹ بن گئی۔ کنگنا کو فلم کی ریلیز میں تاخیر کے سبب مکان کو بیچنے پر مجبور ہونا پڑا۔ ویسے اپنی اس جائیداد کی فروخت اس کا کوئی نقصان نہیں ہوا۔ ممبئی میں پالی ہل پر واقع یہ بنگلہ انہوں نے 2017ء میں تقریباً 7.20رکروڑ میں خریدا تھا۔ بعد میں، دسمبر 2022ء میں، انہوں نے آئی سی آئی سی آئی بینک سے جائیداد گروی رکھ کر فلم بنانے کی خاطر 27رکروڑ کا قرض لیا۔ قرض واپسی کے دباو میں اس سرپھری اداکارہ نے اگست 2024ء کو 40رکروڑ میں جائیداد فروخت کا ارادہ ظاہر کیا۔ اس میں بھی انہیں ناکامی ہوئی اور مجبوراً اسے 32رکروڑ میں فروخت کرنا پڑا۔ اس کا نزلہ انہوں نے اپنی پارٹی پر اتار دیا۔ کنگنا کو تو خیر ان کی توقع کے مطابق قیمت میں صرف 8 کروڑ کا نقصان ہوا ہے مگر ہریانہ میں بی جے پی اس بیان کی کیا قیمت چکائے گی یہ وقت بتائے گا۔

کنگنا رناوت کے اس موقع پر کسانوں سے متعلق اس قدر غیر ذمہ دارانہ بیان دیکھ کر یہ گمان بھی گزرتا ہے کہ کہیں انہوں نے اپنی پارٹی سے ناراض ہوکر کانگریس سے سپاری تو نہیں لے لی ورنہ میڈیا میں آکر یہ جانتے بوجھتے ہوئے یہ کہہ دینا کہ ''میں جانتی ہوں کہ یہ بیان متنازعہ ہوسکتا ہے، لیکن تینوں زرعی قوانین پھر سے واپس لائے جانے چاہئیں۔ کسانوں کو خود اس کا مطالبہ کرنا چاہیے''۔ اپنے احمقانہ مطالبے پر زور دیتے انہوں نے یہاں تک کہہ دیا کہ یہ قوانین کسانوں کے لیے فائدہ مند تھے لیکن کچھ ریاستوں میں کسان گروپوں کی مخالفت کو دیکھتے ہوئے مرکز نے انہیں منسوخ کر دیا یعنی مودی سرکار درست ہونے کے باوجود ڈر گئی۔ کانگریس کے لیے تو نعمت غیر مترقبہ تھا اس لیے وہ اس کو لے اڑی۔ اس پر ظاہر ہے بی جے پی نے پھٹکار لگائی ہوگی ورنہ وہ اپنے تھوک کو چاٹنے پر کیونکر مجبور ہوتی۔

کنگنا رناوت نے اپنی معذرت میں بھی بی جے پی کو یاد دلایا کہ وہ اس کی حامی تھی اور تائید کرنے والوں شاباشی دے رہی تھی۔ وہ بولیں ''میڈیا کے سوالات کا جواب دیتے ہوئے میں نے کہا تھا کہ تینوں زرعی قوانین کو واپس لایا جانا چاہئے اور کسانوں کو اس سلسلے میں وزیر اعظم سے درخواست کرنی چاہیے۔ بہت سے لوگ میری اس بات سے مایوس ہیں۔ جب یہ قوانین لائے گئے تو ہم میں سے بہت سے لوگوں نے ان کی حمایت کی تھی لیکن وزیر اعظم نے بڑی حساسیت اور ہمدردی کے ساتھ ان قوانین کو واپس لے لیا۔ یہ ہم سب کارکنوں کا فرض ہے کہ وہ اپنے الفاظ کا وقار برقرار رکھیں''۔ کنگنا رناوت جیسی خود سر اور بدزبان اداکارہ کے منہ سے الفاظ کے وقار کی بات سن کر ایسا لگا جیسے ایمرجنسی فلم کا کوئی کامیڈی سین چل رہا ہے۔ اس ڈانٹ پھٹکار نے موصوفہ کو ان کی حیثیت کا احساس دلایا اسی لیے انہوں نے کہا ''اب مجھے یہ بھی ذہن میں رکھنا ہے کہ میں صرف ایک فنکار نہیں ہوں بلکہ بھارتیہ جنتا پارٹی کی کارکن بھی ہوں۔ میرے خیالات میرے اپنے نہیں، پارٹی کا موقف ہونے چاہئیں۔ اگر میں نے اپنی باتوں اور سوچ سے کسی کو مایوس کیا ہے تو معذرت خواہ ہوں میں اپنے الفاظ واپس لیتی ہوں۔''

الفاظ کے واپس لینے سے کیا ہوتا ہے؟ پچھلے انتخاب میں جن کسانوں نے بی جے پی کی حمایت کی تھی وہ اسے واپس لے کر حساب کتاب چکائیں گے۔ کنگنا کا یہ پچھتاوا کتنے دنوں تک باقی رہے گا یہ کہنا مشکل ہے کیونکہ ٹھیک ایک ماہ قبل 26 اگست کو بھارتیہ جنتا پارٹی نے اپنی رکن پارلیمان کنگنا رناوت کے کسانوں کی تحریک کے بارے میں دیئے گئے بیان پر سخت ناراضگی کا اظہار کیا تھا اور انہیں ہدایت دی تھی کہ ان کو پارٹی کے پالیسی امور پر بولنے کی اجازت نہیں ہے اس لئے مستقبل میں اس سے گریز کریں۔ یہ ہدایت انہیں بی جے پی کے مرکزی دفتر میں طلب کر کے اعلیٰ کمان کی جانب سے دی گئی تھی۔ اس وقت پارٹی نے ایک بیان میں یہ صفائی بھی پیش کی تھی کہ ''بھارتیہ جنتا پارٹی کی رکن پارلیمان کنگنا رناوت کا کسانوں کی تحریک کے تناظر میں دیا گیا بیان پارٹی کی رائے نہیں ہے۔ بی جے پی نے اپنے اختلافی بیان میں کہا تھا کہ کنگنا رناوت کو پارٹی کی طرف سے پالیسی کے امور پر بات کرنے کی نہ تو اجازت ہے اور نہ ہی وہ اس کی مجاز ہیں۔'' پارٹی کی پھٹکار کا کنگنا پر ایک ماہ تک اثر رہا اور پھر وہ دُم ٹیڑھی ہوگئی۔

پچھلے ماہ کنگنا رناوت نے نہایت تضحیک آمیز بیان دیا تھا۔ انہوں نے کہا تھا کہ پنجاب میں کسانوں کی تحریک کے نام پر شرپسند عناصر تشدد پھیلا رہے ہیں۔ وہاں عصمت دری اور قتل ہو رہے تھے۔ اگر ہماری اعلیٰ قیادت مضبوط نہ رہتی تو کسانوں کی تحریک کے دوران پنجاب بھی بنگلہ دیش میں تبدیل ہو چکا ہوتا۔ کسان بل کو واپس لے لیا گیا ورنہ ان شرپسندوں کی بہت لمبی سازش تھی۔ وہ ملک میں کچھ بھی کر سکتے ہیں۔ حالیہ انتخاب میں اگر بی جے پی چار سو پار ہو جاتی تو اس بیان کی پاداش میں کنگنا رناوت کو منڈی سے کیلاش پربت بھیج دیا جاتا لیکن اب کمل کی اکڑ کافور ہوگئی ہے۔ کنگنا رناوت فی الحال بی جے کی مجبوری بنی ہوئی ہیں۔ بی جے پی کے لیے ایک ایک رکن اہم ہوگیا ہے۔ اسی لیے اسے کہنا پڑ رہا ہے'' بی جے پی 'سب کا ساتھ، سب کا وکاس، سب کا وشواس اور سب کا پریاس' اور سماجی ہم آہنگی کے اصولوں پر عمل کرنے کے لیے پرعزم ہے''۔

کنگنا کے اس اشتعال انگیز بیان نے بی جے پی کے رہنماوں کا گاوں میں گھسنا محال کر دیا ہے۔ عام کسان انہیں ڈنڈے لے کر دوڑانے لگے۔ وزیر اعظم کے جلسوں میں شرکاء کی تعداد کم ہوگئی ہے۔ کوروکشیتر کے اندر مودی کی پہلی ہی ریلی اسی طرح سُپر فلاپ ہوگئی جیسی کہ فلم 'ایمرجنسی' ہونے والی ہے۔ کنگنا رناوت تو خیر ناتجربہ کار سیاستداں ہیں پہلی بار رکن پارلیمان بنی ہیں اور اس کو بھی جمعہ جمعہ تقریباً 100 ہی دن ہوئے ہیں مگر مودی کے منظور نظر سابق وزیر اعلی ہریانہ منوہر لال کھٹر کے بارے میں تو یہ نہیں کہا جاسکتا۔ وہ تو ساڑھے نو سال وزیر اعلی رہے۔ عوام کی ناراضی کو کم کرنے کے لیے انہیں ہٹایا گیا مگر یہ کام بھی بی جے پی نے ٹھیک سے نہیں کیا۔ کھٹر کو وزیر اعلیٰ سے عہدے سے ہٹانے کی جو خوشی عوام کو ہوئی تھی اس پر پانی پھیرنے کے لیے ان کو نہ صرف رکن پارلیمان بلکہ مرکزی وزیر بنا دیا گیا۔ یہ تو کسانوں کو زخم پر زخم دینے والی حرکت ہے۔

سابق وزیر اعلیٰ کھٹر نے ان زخموں پر نمک چھڑکتے ہوئے انبالہ میں اپنے کارکنان کو خطاب کرتے ہوئے کہہ دیا'' ہریانہ پنجاب کی سرحد پر جو لوگ اس پار بیٹھے ہیں وہ کسان نہیں بلکہ کسانوں کے نام پر مکھوٹا پہنے چند لوگ ہیں اور وہ نظام درہم برہم کرنا چاہتے ہیں۔ کسان اپنے پرائے کا فرق خوب پہچانتا ہے۔ اسے یہ بتانے کی ضرورت نہیں ہوتی کہ کون اصلی ہے اور کون جعلی؟ وہ اپنے خیر خواہ اور بدخواہ کے فرق سے واقف ہے اور پچھلے پارلیمانی انتخاب میں ہریانہ کے اندر بی جے پی کو دس سے پانچ پر پہنچا کر اس کا ثبوت بھی دے چکا ہے۔ کسانوں کو سرحدوں میں تقسیم کرنے والے یہ بھول جاتے ہیں کہ ان کے درمیان صوبائی بارڈر تو دور ملکی سرحد بھی حائل نہیں ہوتی۔ مشرقی پنجاب کا کسان کو سرحد پار پاکستانی کسانوں کو بھی اپنا دوست اور کھٹر جیسے لوگوں کو دشمن سمجھتا ہے۔

منوہر لال کھٹر کو پنجاب کا راستہ بند کرنے کی وجہ سے پیدا ہونے والی کسانوں کی ناراضی لے ڈوبی اور انہیں اپنا عہدہ گنوانا پڑا۔ انہوں نے سرحد کو بند کرنے کا کام تو ہائی کمان کے کہنے پر کیا تھا مگر ان کے اندر وزیر اعظم کو موردِ الزام ٹھہرانے کی جرأت نہیں ہے اس لیے بارڈر بند ہونے سے انبالہ کے لوگوں کو ہونے والی پریشانی کا یہ جواز پیش کیا گیا کہ مظاہرین ایک مستحکم حکومت کو عدم استحکام کا شکار کرنا چاہتے تھے۔ اس سے بچنے کے لیے شمبھو بارڈر پر کیل کانٹے بچھائے گئے۔ اس کے سبب انبالہ کے کسان تو کسان بی جے پی کا کٹر حامی تاجر طبقہ بھی بے شمار پریشانیوں میں مبتلا ہوگیا۔ کھٹر ان سرمایہ داروں ان کو منانے کے چکر میں کسانوں کو مزید ناراض کر رہے ہیں۔ منوہر لال کھٹر کا دعویٰ ہے کہ ہریانہ کے لوگ خوش ہیں کیونکہ انہوں نے پنجاب کے سکھ کسانوں کو ریاست میں قدم نہیں رکھنے دیا۔ کھٹر کا یہ دعویٰ اگر درست ہوتا تو ان کو صفائی نہیں پیش کرنی پڑتی۔ ان سے استعفیٰ لے کر ہٹایا نہیں جاتا بلکہ انہیں کی قیادت میں الیکشن لڑا جاتا۔ بی جے پی نشستیں نصف نہ ہوتیں اور بی جے پی ہار کی کگار نہیں کھڑی ہوتی۔

منوہر لال کھٹر اب سپریم کورٹ کے پالے میں گیند ڈال کر اس امیدیں وابستہ کر رہے ہیں۔ وہ عوام سے کہہ رہے ہیں کہ بہت جلد عدالت عظمیٰ اس مسئلہ کو حل کر دے گی۔ سوال یہ ہے کہ سپریم کورٹ میں کون گیا اور کیوں گیا؟ ہریانہ اور پنجاب کے درمیان ہند پاک سرحد سے زیادہ پختہ رکاوٹیں ڈال کر عوام کو تقسیم کرنے والی بی جے پی کی بزدل سرکار کے خلاف ہائی کورٹ نے فیصلہ کیا کہ شمبھو بارڈر پر لگائے گئے کیل کانٹے ہٹا دیئے جائیں۔ اس فیصلے کے خلاف ہریانہ کی کھٹر سرکار نے عدالت عظمیٰ سے رجوع کیا یعنی وہ چاہتی ہے کہ یہ رکاوٹ اور ان کے سبب پیدا ہونے والی مشکلات جاری وساری رہیں۔ اس حقیقت کو ہریانہ کے لوگ اچھی طرح سمجھتے ہیں اس لیے سابق وزیر اعلیٰ کا عوام کی آنکھوں میں دھول جھونکنا ان کے کسی کام نہیں آئے گا۔ عام لوگ مودی بھگتوں کی طرح بیوقوف نہیں ہیں۔

منوہر لال کھٹر نے پچھلے دس سالوں کے اندر کسانوں اور جاٹوں میں اپنی شبیہ اس قدر خراب کر لی ہے کہ وہ ان کے درمیان انتخابی مہم چلانے کی خاطر جانے کی ہمت ہی نہیں کر سکتے اسی لیے انبالہ پہنچ گئے جہاں پچھلے ۶ رمرتبہ سے انل وج کامیاب ہو رہے ہیں یعنی تیس سالوں سے بی جے پی کا دبدبہ قائم ہے۔ اس بار بھی بھارتیہ جنتا پارٹی نے انہیں قسمت آزمائی کا موقع دیا ہے مگر حالات قدرے بدل گئے ہیں۔ انل وج پہلے کامیاب ہوتے تھے تو بی جے پی ہار جاتی تھی لیکن دس سال قبل پہلی بار بی جے پی کو اپنے بل پر اقتدار مل گیا۔ اس وقت 'ہر ہر مودی گھر گھر مودی' کا ماحول تھا۔ انہوں نے غیر روایتی طور منوہر لال کھٹر کو وزیر اعلیٰ بنا دیا اور کسی میں یہ ہمت نہیں تھی کہ اس پر اعتراض کرتا۔ پانچ سال بعد منوہر لال کھٹر نے اکثریت گنوا دی تو جے جے پی کے دشینت چوٹالا کو ساتھ لے کر حکومت سازی کرنی پڑی۔ اس وقت دشینت کے ساتھ کانگریس بھی اقتدار میں آسکتی تھی اس لیے دباو کے اندر انل وج سمیت سب نے خاموشی سے جو ملا اسے لے لیا۔

کسان تحریک کے سبب پنجاب میں بی جے پی کا سُپڑا صاف ہوگیا نیز ہریانہ میں بھی ناراضی دکھائی دینے لگی تو پارلیمانی انتخاب سے قبل بی جے پی نے منوہر لال کھٹر کو ہٹا کر پارلیمانی الیکشن لڑا دیا۔ وہ پہلا موقع تھا جب زہریلی زبان والے بددماغ انل وج کو محسوس ہوا کہ اگر وہ اس وقت وزیر اعلیٰ نہیں بنے تو کبھی نہیں بن سکیں گے لیکن ہائی کمان نے پسماندہ رائے دہندگان کی ناز برداری کے لیے نائب سنگھ سینی پر داوں لگایا۔ اس فیصلے سے ناراض ہوکر انل وج نے واک آوٹ کے ذریعہ اپنی ناراضی جتائی۔ اس بار پھر سے انہوں نے ایک پریس کانفرنس میں کہہ دیا کہ،" میں سب سے سینئر لیڈر ہوں۔ میں اپنی سنیارٹی کی بنیاد پر وزیر اعلیٰ بننے کا دعویٰ پیش کروں گا۔ پارٹی مجھے بناتی ہے یا نہیں یہ اس کا فیصلہ ہوگا''۔ بی جے پی رہنماوں کے دل سے چونکہ ہائی کمان کا ڈر نکل چکا ہے اس لیے اب اپنے دلی جذبات کا کھلے عام اظہار کرنے لگے ہیں۔ انل وج سے پہلے گروگرام کے رکن پارلیمان اور مرکزی وزیر راؤ اندرجیت سنگھ نے بھی اپنا دعویٰ پیش کیا تھا، لیکن پارٹی نے اسے نظر انداز کر دیا۔

انل وج کا دعویٰ ہے کہ اگر ان کو موقع دیا گیا وہ ریاست کو مکمل طور پر تبدیل کر دیں گے لیکن انہیں موقع دینا یا نہ دینا یہ پارٹی قیادت کا استحقاق ہے اس کے باوجود وہ اپنا دعویٰ پیش کریں گے۔ وہ بہت غلط وقت میں موقع مانگ رہے ہیں کیونکہ امسال 29 جون کو مرکزی وزیر داخلہ امیت شاہ نے پنچکولہ میں اعلان کیا تھا کہ بی جے پی ہریانہ اسمبلی انتخابات نائب سنگھ سینی کے چہرے پر لڑے گی۔ تاہم ہریانہ کے کئی سینئر لیڈروں نے سینی کی نامزدگی پر ناراضگی ظاہر کر چکے ہیں۔ مثل مشہور ہے دو ملا کے بیچ میں مرغی حرام یہاں تو تین دعویدار موجود ہیں تو آپسی مہابھارت کے سبب انتخاب میں نہ کامیابی ملے گی اور نہ موقع ملے گا یعنی نہ نو من تیل ہوگا اور نہ رادھا ناچے گی۔ پارلیمانی انتخاب کے بعد ہریانہ کی ناکامی سے بی جے پی کے صوبائی سطح پر شکست کا جو آغاز ہوگا وہ گجرات کی ناکامی پر ختم ہوگا۔ ہریانہ میں گودی میڈیا بھی بی جے پی کی کامیابی کے اعلان سے کترا رہا ہے اس کے باوجود بھی اگر کوئی چمتکار ہو جائے تو کیا کہا جاسکتا ہے؟

۹ پنچ، ۸۰۰ لوگوں کا مجمع...... سسر کی لو اسٹوری میں بہو بھی پھنس گئی، پنچایت نے بہو کو دی حیران کر دینے والی سزا

پھر بہو بھاگتی ہوئی انسپکٹر کے پاس گئی اور کہنے لگی - اگر سسر کو پیار ہو گیا تو میرا کیا قصور؟

ممبئی ۲۸ ستمبر (امتیاز احمد منظور احمد) نیوز پورٹل سے ملی خبر کے مطابق بیڑ میں ایک عجیب معاملہ سامنے آیا ہے، جس میں ایک معمر شخص کو ایک ادھیڑ عمر خاتون سے پیار ہو گیا۔ وہ اس عورت سے شادی کر کے اپنے گھر لے آیا۔ یہ خبر گاؤں میں پھیلی تو کہرام مچ گیا۔ بہو اور اس کے بچوں کو بھی سسر کی محبت کا خمیازہ بھگتنا پڑا۔ سسر کی حرکت پر پنچایت بلائی گئی۔ پنچایت نے اس عمر میں محبت کی شادی کرنے پر سسر پر ڈھائی لاکھ روپے کا بھاری جرمانہ بھی عائد کیا۔ جب وہ یہ رقم ادا نہ کر سکا تو بہو اور اس کے گھر والوں کو پنچایت میں پیشی کے لیے بلایا گیا اور انہیں یہ رقم ادا کرنے کا حکم دیا گیا۔ جب خاتون نے بھی رقم دینے سے انکار کر دیا تو پنچایت نے بوڑھے اور اس کی سات نسلوں کو گاؤں سے نکالنے کا حکم دیا۔ جس کے بعد یہ خاتون بھاگ کر پولیس کے پاس پہنچ گئی۔ خاتون کی شکایت کی بنیاد پر بیڑ کے خانہ بدوش قبیلہ بندی والے (ترملی) برادری کی پنچایت کے نو ارکان کے خلاف پولس نے ایف آئی آر درج کی ہے۔ یہ خاتون اپنے خاندان کی کفالت کے لیے مزدوری کرتی ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ بائیکاٹ کا حکم دینے کے بعد جب اس نے پولیس سے شکایت کرنے کا کہا تو پنچایت کے لوگوں نے اسے جان سے مارنے کی دھمکی بھی دی۔ ہم آپ کو بتاتے ہیں کہ ذات پنچایت مختلف برادریوں کے درمیان اندرونی تنازعات کو حل کرنے کا ایک اہم حصہ ہے۔ یہ پنچایتیں ماورائے عدالت اداروں کے طور پر کام کرتی ہیں جو متعلقہ قبائل یا برادریوں پر حکمرانی کرتی ہیں۔ ایک پولیس افسر نے بتایا کہ خاتون کی طرف سے درج کرائی گئی شکایت کی بنیاد پر نو پنچایت اراکین کے خلاف بیڑ کے اشٹی پولیس اسٹیشن میں مقدمہ درج کیا گیا ہے۔

32 سالہ مالن پھلملی اپنے شوہر شیواجی اور بچوں کے ساتھ بیڑ ضلع کے کڑا کارخانہ علاقے میں رہتی ہیں۔ ایف آئی آر میں خاتون نے کہا کہ اسے اور اس کے خاندان کے افراد کو 21 ستمبر کو دوئیتھن گاؤں کی پنچایت کے سامنے پیش ہونے کو کہا گیا تھا۔ انہوں نے بتایا کہ وہ وہاں گئے، جہاں نو پنچ اور ان کی برادری کے تقریباً ۸۰۰ لوگ موجود تھے۔ اگلے دن اسے دوبارہ بلایا گیا۔ اس کے بعد پنچایت ممبران نے اسے بتایا کہ اس کے سسر نرسو پھلملی نے پنچایت کی رضامندی کے بغیر محبت کی شادی کی ہے۔ ان کی اس حرکت پر ڈھائی لاکھ روپے کا جرمانہ عائد کیا گیا ہے۔ جب سسر جرمانہ ادا کرنے میں ناکام رہا تو پنچایت نے مالن اور اس کے گھر والوں سے جرمانہ ادا کرنے کو کہا۔ پنچایت کے ارکان نے پولیس سے رابطہ کرنے پر اہل خانہ کو جان سے مارنے کی دھمکی بھی دی۔ لیکن جب مالن نے ڈھائی لاکھ روپے دینے سے معذوری کا اظہار کیا تو پنچایت نے سات نسلوں تک برادری سے خاندان کا سماجی بائیکاٹ کرنے کا حکم دیا۔ افسر نے بتایا کہ اس حکم کے بعد خاتون نے پولیس سے رابطہ کیا اور شکایت درج کرائی۔ اس کی شکایت کی بنیاد پر مہاراشٹر پروٹیکشن آف پرسنز فرام سوشل بائیکاٹ (روک تھام، ممانعت اور ازالہ) ایکٹ 2016 گنگادھر پالوے، اتم پھولملی، گنگا پھولملی، چنو پھولملی، سبھاش پھولملی، بابو راؤ پھولملی، شیتیبا کاکڑے، سیاابلی اور گوجی کے خلاف مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ پالوے پر انڈین پینل کوڈ (بی این ایس) کی دفعات کے تحت غیر قانونی میٹنگ اور مجرمانہ دھمکیوں سے متعلق مقدمہ درج کیا گیا تھا۔ اشٹی پولس تھانے کے اہلکار نے کہا "فی الحال معاملے کی تحقیقات کی جا رہی ہے اور اس سلسلے میں ابھی تک کسی کو گرفتار نہیں کیا گیا ہے۔"

جلگاؤں ضلع میں شدید بارش سے 500 ہیکٹر کی فصلیں برباد

جلگاؤں: جلگاؤں ضلع میں گزشتہ تین چار دنوں سے موسلا دھار بارش ہو رہی ہے جس کے سبب خریف کی فصلیں ضائع ہونے کا امکان بڑھ گیا ہے 24 اور 25 ستمبر کو ہونے والی بارش سے 1515 ایکٹر پر کھڑی فصلوں کو بھاری نقصان پہنچا ہے محکمہ زراعت نے خدشہ ظاہر کیا ہے کہ کپاس اور کیلے کی فصلوں کو سب سے زیادہ نقصان پہنچا ہے واضح ہو کہ جلگاؤں شہر سمیت ضلع بھر میں چار دنوں سے گرج چمک کے ساتھ بارش ہو رہی ہے جس کی وجہ سے شہر میں سڑکوں پر پانی جمع ہونے سے مسائل کا سامنا ہے جبکہ کھیتوں میں شدید سے فصلوں کو بھاری نقصان پہنچا ہے۔

دنیا میں انصاف کا قیام سیرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اصل پیغام ہے۔ سہیل امیر شیخ

خاندیش کی خبریں: ساجد مرزا

پہور، جامنیر: پہور شہر کے ہندو مسلم بھائیوں کے لیے جامنر تحصیل سیرت کمیٹی اور پہور کے مقامی علماء کی رہنمائی میں ایک عظیم الشان جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انعقاد کیا گیا۔ اجلاس کی صدارت اورنگ اباد کے واجد قادری نے کی اور سہیل امیر شیخ نے بطور مہمان خصوصی شرکت کی۔ اس پروگرام کی خاص بات یہ ہے کہ اس میں بڑی تعداد میں ہندو اور مسلم بھائیوں نے شرکت کی پروگرام کا اغاز حافظ عمر کی تلاوت کلام پاک سے ہوا جس کے بعد سہیل امیر شیخ نے پروگرام کا آغاز کیا اور اپنے طویل خطاب میں ہندو اور مسلمان بھائیوں کے سامنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا منفرد اور دل کو چھو لینے والے حالات پیش کیے۔ خالص ہندی میں سہیل امیر شیخ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے پہلو پر روشنی ڈالی جن میں انسانیت سے محبت، بھائی چارہ، غریبوں یتیموں اور مسکینوں کے لیے ہمدردی شامل ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا یہ انوکھا پہلو سن کر حاضرین کی بڑی تعداد کی انکھوں میں آنسو آگئے۔ اس کے بعد ہندو بھائیوں نے اپنے خیالات پیش کیے جس میں انہوں نے پہور میں امن و امان پر روشنی ڈالی اور اپنے علم کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی پر مثبت گفتگو کی۔ اس موقع پر ڈویژنل پولیس افیسر بھنجے یاروڑے، سچن سانپ، پی ایس ائی پہور پولیس اسٹیشن، سرپنچ پردیپ لوڈھابی جے پی کے پانڈے سنجے مہیش پاٹل، ڈاکٹر پریشانت و دیگر معززین موجود تھے۔ مراٹھی میں نعت پاک کو رفیق پٹوے نے خوبصورت انداز میں پیش کیا پروگرام کے صدر واجد قادری نے اپنے اختتامی خطاب میں کہا کہ لوگوں کو آج بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام کو اپنانے اور سیکھنے کی ضرورت ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی نوانسانوں کو دیا پروگرام کے آخر میں ڈاکٹر معین نے شکریہ ادا کیا۔ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس جلسے میں سیاسی، سماجی، مذہبی اور مختلف برادریوں کے لوگوں کی بڑی تعداد میں شرکت کی۔ شہر کے تمام نوجوانوں نے پروگرام کی کامیابی کے لیے سخت محنت کی۔

جلگاؤں میڈیکل کالج میں اینٹی ریگنگ کمیٹی کی تحقیقات جاری

جل گاؤں میڈیکل کالج میں پوسٹ گریجویشن ایم ڈی کے پہلے سال میں زیر تعلیم جونیئر طلبہ پر سینیئر طلبہ کی طرف سے ریگنگ کا معاملہ سامنے آیا ہے۔ اس تعلق سے 26 ستمبر بروز جمعرات سے گورنمنٹ کالج کی اینٹی ریگنگ کمیٹی کی جانب سے تحقیقات کا آغاز کر دیا گیا ہے۔ کمیٹی کی جانب سے قریب 40 افراد کے جوابات طلب کیے گیے۔ مہاراشٹر اور دیگر ریاستوں کے طلبہ گورنمنٹ میڈیکل کالج میں ایم ڈی پوسٹ گریجویشن کر رہے ہیں شعبہ گائناکالوجی کے پہلے سال کے کچھ طلبہ کی ان کے سینیئر سیکنڈ ایئر کے طلبہ نے ریگنگ کا الزام لگایا تھا۔ مبینہ طور پر یہ مظلوم طلبہ گزشتہ کئی دنوں سے اس خوفناک صورتحال کو برداشت کر رہے تھے۔ سینیئر طلبہ کی طرف سے زیادہ سے زیادہ حراساں کرنا شروع ہونے سے کئی جونیئر طلبہ خوفزدہ ہو گئے تھے پہلے سال کے کچھ طلبہ نے اس کے خلاف آواز اٹھانے کا فیصلہ کیا اور بدھ 25 کو اینٹی ریگنگ ہیلپ لائن پر شکایت درج کرائی۔ شکایت کا سنجیدگی سے نوٹس لیتے ہوئے اینٹی ریگنگ کمیٹی کی جانب سے جمعرات 27 تاریخ کو میڈیکل کالج کے دن افس کو ایک پیغام بھیجا گیا۔ اس وقت کہا گیا کہ ریگنگ کے حوالے سے شکایت موصول ہوئی ہے اس تعلق سے حکم دیا گیا کہ کمیٹی کے ذریعے انکوائری کی جائے اور فوری رپورٹ پیش کی جائے اس کے مطابق کالج میں اینٹی ریگنگ کی 15 رکنی کمیٹی نے اس معاملے کی انکوائری شروع کر دی ہے اس کمیٹی میں کالج کے اساتذہ، تحصیلدار، پولیس افسران، سماجی تنظیموں کے عہدے داران شامل ہیں۔ شکایت کنندگان کے جوابات ریکارڈ کرنے کے بعد کمیٹی ان لوگوں کے جوابات ریکارڈ کر رہی ہیں جن کے خلاف شکایت ہے۔ اس کے بعد انکوائری کمیٹی کے ارکان کی جانب سے کہا گیا کہ انکوائری کی معلومات کی رپورٹ اعلی حکام کو پیش کی جائے گی۔

ناندیڑ: نیرلی میں آلودہ پانی پینے سے ۳۰۰ سے زائد افراد متاثر

ناندیڑ: ۲۸ ستمبر (محمد شاہد) ناندیڑ کے قریب واقع نیرلی گاؤں میں جمعہ کی رات تقریباً 8 بجے آلودہ پانی کی وجہ سے دیہاتیوں کی اچانک طبیعت خراب ہوگئی۔ آلودہ پانی پینے سے گاؤں کے لوگوں کو کل رات الٹیاں، متلی اور قئے کی شکایت ہونے لگی، جس کے بعد یہ اطلاع محکمہ صحت کو دی گئی۔ فوری طور پر محکمہ صحت کی ٹیم رات میں ہی گاؤں پہنچی اور اس کے بعد 300 سے زائد شہریوں کو علاج کے لیے اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ تاہم اس پورے واقعے سے پورا گاؤں پریشان ہوگیا ہے۔ فی الحال محکمہ صحت کی ٹیم وہاں ڈیرہ ڈالے ہوئے ہے۔ اطلاع ملی ہے کہ آئندہ دو تین دن تک ٹینکر کے ذریعے گاؤں کو پانی فراہم کیا جائے گا۔ وہیں ضلعی انتظامیہ کی جانب سے دی گئی معلومات کے مطابق صحت کا پورا انظام کام کر رہا ہے اور صورتحال قابو میں ہے۔ صحت کی ٹیم نے سب سنٹر میں کل 256 مریضوں کا معائنہ کیا جن میں سے 99 مریضوں کو اعلیٰ مراکز میں ریفر کیا گیا باقی تمام مریضوں کی حالت مستحکم ہے۔ پہلے ذخیرہ شدہ پانی کے ذرائع کو خالی کر دیا گیا تھا، اس وقت گاؤں میں پانی کے 4 ٹینکرز آچکے ہیں، پانی کے ٹینکروں کو کلورین کیا جا رہا ہے اور اوٹی ٹیسٹ کر کے گاؤں والوں کو پانی فراہم کیا جا رہا ہے۔ ڈی ایچ او ڈاکٹر سنگیتا دیشمکھ کی موجودگی اور رہنمائی میں ضلع اور تعلقہ ریپڈ رسپانس ٹیمیں موقع پر پہنچ گئی ہیں اور اقدامات کئے گئے ہیں۔ 5 ہیلتھ ٹیموں کے ساتھ گھر گھر سروے شروع کیا گیا۔ 4 ہیلتھ ٹیمیں گاؤں میں 7/24 ادویات کے ساتھ موجود ہیں۔ پانی کے ذرائع سے پانی کے نمونے حاصل کر کے ٹیسٹ کے لیے ڈی پی ایچ ایل لیبارٹری بھیجے گئے ہیں۔ فی الحال کئی افراد کو اسپتال سے ڈسچارج کر دیا گیا ہے۔ جبکہ ابھی کئی افراد زیر علاج ہے۔

اقلیتی اداروں کو راحت، پچاس کے بجائے 80 فیصد اسامیاں پر کرنے کی ملی اجازت، اکھل بھارتیہ اردو شکشک سنگھ کا مطالبہ منظور

تھانے 28 ستمبر (مزمل کبیر): ریاست کے اسکولی تعلیم کے وزیر دیپک کیسرکر نے ریاست بھر کے اقلیتی پرائمری، سیکنڈری اسکولوں میں 50 فیصد کے بجائے 80 فیصد خالی آسامیوں کو پر کرنے کی اجازت دے دی ہے۔ تقریباً 12 ہزار اساتذہ کو ریلیف ملنے کے امکانات ہیں ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے آفس سپرٹینڈنٹ د، چھ، شندے نے 26 ستمبر 2024 کو ڈائریکٹر ایجوکیشن، پرائمری، سیکنڈری اور ہائر سیکنڈری کو حکم نامہ جاری کیا ہے، نیز 28 اگست 2023 کے حکومتی فیصلے کے مطابق، اقلیتی اداروں میں صرف 50 فیصد خالی آسامیوں پر کرنے کی منظوری دی گئی تھی لیکن 21 جون 2023 کے حکومتی فیصلے کے مطابق جنرل، عام اسکولوں میں 80 فیصد اسامیاں پر کرنے کی اجازت دی گئی تھی جس پر اکھل بھارتیہ اردو شکشک سنگھ 11138 کے بانی ساجد نثار احمد نے 12 ستمبر 2024 کو ایک لیٹر دے کر، نیز 19 ستمبر 2024 کو وزیر تعلیم دیپک کیسرکر، چیف سکریٹری اگنوکندن، ڈپٹی سکریٹری تشار مہاجن کے ساتھ ایک میٹنگ میں اقلیتی اداروں میں 80 فیصد خالی آسامیوں کو پر کرنے کی اجازت مانگی، میٹنگ میں دیپک کیسرکر نے مطالبہ کو تسلیم کرتے ہوئے فوری حکم جاری کرنے کی ہدایت دی، اس لیے اقلیتی اسکولوں میں منظور شدہ اساتذہ کے 80 فیصد عہدوں کو پر کرنے کی منظوری دے دی گئی ہے۔ اکھل بھارتیہ اردو شکشک سنگھ کے بانی ساجد نثار احمد نے دیپک کیسرکر کا شکریہ ادا کیا ہے۔

مالیگاؤں ۲۰۰۸ بم بلاسٹ کے ۱۶ رسال مکمل، انصاف کی امیدیں متاثرین کی نظروں سے اوجھل ہوتی جا رہی ہیں

ممبئی ۲۸ رستمبر: (پریس ریلیز) ۲۹ رستمبر ۲۰۰۸ کو مہاراشٹر کے گنجان مسلم آبادی والے شہر مالیگاؤں میں ماہ رمضان کے مبارک ایام میں قلب شہر میں واقع بھکو چوک میں شکیل گڈس کمپنی کے دروازے پر بم دھماکے ہوئے تھے جس میں ۶ رلوگوں کی موت اور ۱۰۱ رلوگ زخمی ہوئے تھے جس میں بوڑھے بچے اور خواتین شامل ہیں۔ ایل ایم ایل فریڈم کمپنی کی موٹر سائیکل پر بم نصب کیا گیا تھا جو اتنا شدید تھا کہ پھٹنے کے بعد آس پاس کی عمارتیں ہل گئی تھیں اور کانچ کی کھڑکیاں چٹخ گئیں تھیں۔ آر ڈی ایکس کی مدد سے بنایا گیا بم اتنا خطرناک تھا کہ اس نے مرنے والوں اور زخمیوں کے جسم کو چھلنی کر دیا تھا۔ مالیگاؤں ۲۰۰۸ بم دھماکہ کو آج ۱۶ رسال مکمل ہو چکے ہیں، خصوصی این آئی اے عدالت میں ٹرائل تو یومیہ کی بنیاد پر چل رہی ہے لیکن متاثرین اور انصاف پسند عوام کی نظروں سے انصاف اوجھل ہوتے جا رہا ہے۔ ٹرائل کب ختم ہوگا کسی کو نہیں معلوم۔ ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ نے بھی ٹرائل جلد از جلد مکمل کیئے جانے کا حکم دیا ہے، کوئی وقت طئے نہیں کیا ہے لیکن اب لگتا ہے ٹرائل ختم ہونے کا وقت آچکا ہے۔ سرکاری اور دفاعی گواہان کی گواہی کے بعد استغاثہ نے حتمی بحث شروع کی تھی جس کا اختتام ہو چکا ہے۔ آنے والے پیر کے دن سے دفاعی وکلاء ملزمین کے دفاع میں بحث کا آغاز کریں گے۔ تقریباً دو ماہ تک سرکاری وکلاء نے بحث کی اب یہ دیکھنا ہوگا دفاعی وکلاء کتنا وقت لیں گے۔ جمعیۃ علماء مہاراشٹر (ارشد مدنی) قانونی امدادی کمیٹی کی جانب سے بم دھماکہ متاثرین کی نمائندگی کرنے والے ایڈوکیٹ شاہد ندیم نے اس مقدمہ کو ۱۶ ررسال مکمل ہونے پر کہا کہ اس مقدمہ کو یہاں تک لانے کا کریڈیٹ دھماکہ متاثرین کی نمائندگی کرنے والے وکلاء کو دینا چاہئے کیونکہ اگر وہ بروقت مداخلت نہیں کرتے تو آج ٹرائل اس مقام پر نہیں پہنچتا ملزمین مقدمہ سے ڈسچارج ہوجاتے یا چارج فریم نہیں ہونے دیتے اور مالیگاؤں ۲۰۰۶ بم دھماکوں کی طرح یہ مقدمہ بھی ٹھنڈے بستے میں ڈال دیا جاتا۔ بم دھماکہ متاثرین نے بھگواء ملزمین کو ٹرائل کا سامنا کرنے پر مجبور کیا جس وجہ سے انہیں پروسیس پنیشمنٹ لگنے لگا۔ ایڈوکیٹ شاہد ندیم نے مزید بتایا کہ بم دھماکوں کے بعد بھگواء ملزمین کو گرفتار کرنے والی ریاستی اے ٹی ایس کی اس مقدمہ سے عدم دلچسپی تشویش کا باعث ہے۔ انھوں نے مزید بتایا کہ ۳۰ ر اکتوبر ۲۰۱۸ خصوصی این آئی اے عدالت نے ملزمین کے خلاف چارج فریم کیا تھا جس کے بعد باقاعدہ گواہوں کے بیانات کا اندراج شروع ہوا جو ۴ رستمبر ۲۰۲۳ تک چلتا رہا اس دوران استغاثہ نے ۳۲۳ ر سرکاری گواہان کو عدالت میں گواہی کے لیئے پیش کیا۔ دفاعی وکلاء نے ۸ ر دفاعی گواہان کو عدالت میں گواہی کے لیئے حاضر کیا۔ اس مقدمہ میں ابتک ۱۷ے ۱۰۲ ر دستاویزات ایگزیبیٹ ہوئے ہیں جبکہ ۴۰۴ ر دستاویزات اور دیگر چیزوں کو آرٹیکل نمبر دیا گیا۔ ایڈوکیٹ شاہد ندیم نے مزید کہا کہ خصوصی این آئی اے عدالت کے جج اے کے لاہوٹی اس مقدمہ کی یومیہ سماعت کر رہے ہیں اور امید ہے کہ وہی اس مقدمہ کا فیصلہ صادر کریں گے۔ ملزمین سادھوی پرگیہ سنگھ ٹھاکر، میجر رمیش اپادھیائے، سمیر کلکرنی، اجئے راہیکر، کرنل پرساد پروہت، سدھاکر دھر دویدی اور سدھاکر چتر ویدی مقدمہ کا سامنا کر رہے ہیں۔

بھیونڈی بائے پاس روڈ پر تھانے کارپوریشن کی سخت کارروائی، لوہے کی ٹپریوں کے 6 شیڈ، 6 دوکانوں کے شیڈ نکالے، 7 ہاتھ گاڑیاں ضبط

تھانے 28 ستمبر (مزمل کبیر) تھانے میونسپل کارپوریشن کے کمشنر سوربھ راؤ کی ہدایت پر شہر کی اہم شاہراہوں اور مصروف ترین مقامات پر غیر قانونی دوکانوں اور پھیری والوں پر انہدامی کارروائی جاری ہے، ساتھ ہی دوکانوں کے باہر غیر قانونی شیڈ بھی ہٹائے جا رہے ہیں۔ اس بنا پر ایڈیشنل میونسپل کمشنر پرشانت روڈے کی رہنمائی میں ڈپٹی کمشنر دینیش تایڈے، اسسٹنٹ کمشنر الکا کھیرے، اور ڈیزاسٹر مینجمنٹ کے افسر یاسین تڑوی کی نگرانی میں ماجیواڑہ گولڈن ڈائس ناکے پر بھیونڈی بائے پاس شاہراہ پر محکمہ کے عملے نے لوہے کے پتروں کے 6 شیڈ، 7 ٹپریاں، اور 8 دوکانوں کے باہر شیڈ نکالے، اور 7 ہاتھ گاڑیوں کو بھی ضبط کیا۔ اس کے علاوہ سڑک پر پڑے کچرے اور تعمیراتی ملبے کو ہٹا کر علاقے کی صفائی کی گئی۔ غیر قانونی گاڑیاں بھی ہٹائی گئیں۔ یہ کارروائی بھیونڈی جانے والی سڑک کے باہر سامان رکھ کر بلاک کر کے کاروبار کیا جا رہا تھا۔ ڈپٹی کمشنر دینیش تایڈے کے مطابق یہ کارروائی مزید جاری رہے گی۔

اڈیوٹی پر تعینات خاتون ریل اہلکار کا ویڈیو گیم کھیلتے ویڈیو وائرل

اٹاوہ: 28 ستمبر (یو این آئی) دہلی ہاوڑا ریل شاہراہ کے سب سے اہم ریلوے جنکشن اتر پردیش کے اٹاوہ میں ریلوے ٹریک پر آن ڈیوٹی خاتون ریلوے ریل ملازمین کا ویڈیو گیم کھیلنے کا ویڈیو وائرل ہونے سے ہلچل مچ گیا ہے۔ اٹاوہ جنکشن ریلوے اسٹیشن کے سپرنٹنڈنٹ پورنمل مینا نے ہفتہ کو یہاں بتایا کہ وائرل ویڈیو کے بارے میں ان کو کوئی جانکاری نہیں ہے۔ ریلوے ٹریک پر کون خواتین لوڈو کھیل رہی تھیں۔ اس بار کی جانکاری نہیں ہے۔ اصل میں وائرل ویڈیو میں خاتون ملازم اپ ڈیوٹی کے دوران موبائل پر گیم کھیلتی دیکھائی دی۔ اٹاوہ ریلوے اسٹیشن مال گودام کے نزدیک ریلوے ٹریک کا معاملہ بتایا جا رہا ہے۔

بھیونڈی میونسپل کارپوریشن میں وائرلیس میسجنگ سسٹم کا افتتاح

بھیونڈی۔ ۲۸ ستمبر (ایاز مومن) بھیونڈی میونسپل کارپوریشن کے کمپیوٹر ڈپارٹمنٹ کے تحت شروع کیے گئے وائرلیس میسجنگ سسٹم کا افتتاح بھیونڈی میونسپل کارپوریشن کے ایڈمنسٹریٹر اور کمشنر اجے ویدیا نے کیا۔ اس موقع پر ایڈیشنل کمشنر وٹھل ڈاکے، ڈپٹی کمشنر (کمپیوٹر سسٹم) گھونگے، سسٹم مینیجر مندار جوشی، پی آفس سپرنٹنڈنٹ سوپنل گائیکواڑ اور میونسپل کارپوریشن کے ملازمین موجود تھے۔ بھیونڈی میونسپل کارپوریشن کے علاقے میں ضروری خدمات کو جاری رکھنے کے لیے وائرلیس میسجنگ سسٹم کی ضرورت ہے اور چونکہ دس سال قبل میونسپل کارپوریشن کا وائرلیس میسجنگ سسٹم اس مقصد کے لیے ناکارہ ہے، اس لیے انتظامیہ نے اس نئے وائرلیس میسجنگ کو اپنانے کا فیصلہ کیا ہے۔ مستقبل کو ذہن میں رکھتے ہوئے سسٹم وائرلیس کے طور پر شروع کیا گیا ہے۔ میسجنگ سسٹم کی خرابی کی وجہ سے میونسپل کارپوریشن کی ضروری خدمات متاثر ہو سکتی ہیں۔ نیا وائرلیس میسجنگ سسٹم پورٹیبل ہے اور اس میں ایک ویڈیو کیمرہ ہے جسے ہنگامی حالات میں تصاویر اور ویڈیو لینے کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ مزید برآں، چونکہ مذکورہ وائرلیس میسجنگ سسٹم (واکی ٹاکی) سم پر مبنی ہے، اس لیے بیس اسٹیشن خریدنا لازمی نہیں ہے۔ اس واکی ٹاکی کی مدد سے ہندوستان میں کہیں بھی پیغامات بھیجے جا سکتے ہیں۔ ایسے میں وائرلیس میسجنگ سسٹم فائدہ مند ثابت ہونے والا ہے۔ یہ جانکاری کمشنر اجے ویدیا نے دی۔

بارش کی وجہ سے سری رنگ نگر جہنم بن گیا۔ ۱۰ رمنٹ تک بارش ہوتے ہی سڑکوں پر تین فٹ سے زیادہ گندا پانی بہنے لگتا ہے

میونسپل کارپوریشن انتظامیہ کی لاپرواہی، اہل علاقہ پریشانی میں، شدید غم و غصہ

بھیونڈی۔ ۲۸ ستمبر (ایاز مومن) بھیونڈی کا سری رنگ نگر ان دنوں 10 منٹ کی بارش کے بعد ہی اس علاقے میں تین فٹ سے زیادہ کالا پانی بہنے لگتا ہے جس کی وجہ سے میونسپل کارپوریشن کا جینا محال ہو گیا ہے۔ اس حوالے سے انتظامیہ مکمل طور پر لاتعلق ہے جس کی وجہ سے مقامی لوگ انتظامیہ سے سخت ناراض ہیں۔ بھیونڈی ان دنوں جاری موسلا دھار بارش کی وجہ سے پریشانی میں گھرا ہوا ہے۔ لیکن ان سب سے زیادہ خراب صورتحال کملا ہوٹل کے پیچھے سری رنگ نگر میں ہے جہاں معمولی بارش کے بعد ہی دو سے تین فٹ پانی لوگوں کے گھروں اور دکانوں میں داخل ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے مقامی لوگوں کا جینا مشکل ہو گیا ہے۔ اتنا ہی نہیں بارش رکنے کے بعد بھی علاقہ کیچڑ بن جاتا ہے، سماجی کارکن روی پاٹل کا کہنا ہے کہ پانی بھرنے کی وجہ سے دو کلومیٹر دور سے پانی آتا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ ڈائینگ اور پروسیس ہاؤسز کی جانب سے گٹروں میں کالا پانی چھوڑا جا رہا ہے، یہی نہیں چند روز قبل گٹروں کی جانب سے دیا گیا تھپڑ عوام کے لیے مزید پریشانی کا باعث بن گیا ہے۔ اس علاقے کے بہت سے سابق کارپوریٹر خود کو کام کے شہنشاہ کہتے ہیں جو میونسپل کارپوریشن کے کسی بھی کام کا کریڈٹ لینے کے لیے فوٹو کھینچتے ہیں اور اسے سوشل میڈیا پر وائرل کرتے ہیں لیکن پورا علاقہ اس سے محروم ہے۔ سڑک کی خستہ حالی، گٹروں میں گرنے سے راہگیر زخمی ہو رہے ہیں، مقامی لوگوں کا کہنا ہے کہ بارش کے موسم میں پورا علاقہ جہنم بن گیا تھا۔ جس کی وجہ سے سڑکوں پر پیدل چلنا بھی مشکل ہو گیا ہے۔ 25 لاکھ روپے خرچ کر کے بنایا گیا گٹر بھی ناکارہ مقامی لوگوں کا کہنا ہے کہ گزشتہ سال میونسپل کارپوریشن انتظامیہ نے روی پاٹل آفس سے پرشورام بلڈنگ تک 25 لاکھ روپے خرچ کر کے پرانے نالے کو گرا کر دوبارہ تعمیر کیا تھا لیکن یہی نہیں یہ نالہ بھی مکمل طور پر بیکار ثابت ہو رہا ہے۔ نالے میں نالے کے نالے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو گئے ہیں جس کی وجہ سے ڈرائیورز اور پیدل چلنے والے زخمی ہو رہے ہیں جس کی وجہ سے دو لڑکیاں اور ایک شخص بہنے لگا مقامی لوگوں نے میونسپل کمشنر اجے ویدیا سے مطالبہ کیا ہے کہ نالے کی تعمیر میں ہونے والی بدعنوانی کی مکمل تحقیقات کر کے ذمہ دار ٹھیکیدار اور میونسپل کارپوریشن کے افسران کے خلاف کارروائی کی جائے۔

گٹر کی تعمیر نو کا عمل شروع کر دیا گیا ہے۔ بھیونڈی میونسپل کارپوریشن کے انچارج سٹی انجینئر سچن نائک کا کہنا ہے کہ مقامی سابق کارپوریٹر نتیا نند نادر عرف باسو انا نے میونسپل کارپوریشن کمشنر کو ایک خط دے کر مذکورہ مسئلہ کو حل کرنے کے لیے نالے کی تعمیر نو یا گہرا کرنے کا مطالبہ کیا ہے جس کے بعد بنیادی سہولتیں فراہم کی جائیں گی۔ اس کے تحت حکومت کی جانب سے 1 کروڑ 90 لاکھ روپے کا فنڈ منظور ہونے کے بعد شری رنگ نگر سے کملا ہوٹل تک نیا گٹر بنانے کا کام جاری ہے۔ نالے کی تعمیر کا کام شروع کر دیا جائے گا جس کے بعد علاقے کے لوگوں کو پانی بھرنے سے نجات ملے گی۔

بھیونڈی میں آر ٹی او آفس نہ ہونے سے آٹو رکشہ ڈرائیوروں کو درپیش مسائل کو لے کر سماج وادی پارٹی کے ریاستی صدر اور ممبئی کے رکن اسمبلی ابوعاصم اعظمی کی قیادت میں وفد کی جوائنٹ سکریٹری سے ملاقات

بھیونڈی: ۲۸ رستمبر (ایاز مومن) بھیونڈی میں آٹو رکشہ ڈرائیوروں کو ایک اہم مسئلہ درپیش ہے کہ یہاں آر ٹی او (RTO) آفس موجود نہیں ہے، جس کی وجہ سے انہیں اپنے رکشوں کی پاسنگ کے لیے 30 کلومیٹر دور ایرو ولی آر ٹی او آفس جانا پڑتا ہے۔ اس عمل میں رکشہ ڈرائیوروں کا نہ صرف وقت ضائع ہوتا ہے بلکہ انہیں مالی اور جسمانی مشکلات کا سامنا بھی کرنا پڑتا ہے۔ رکشہ ڈرائیوروں کی اس سنگین مشکل کو مدنظر رکھتے ہوئے، آج سماجوادی پارٹی کے سینئر رہنما جناب ریاض اعظمی نے جناب ابوعاصم اعظمی کے ساتھ بھیونڈی کے رکشہ ڈرائیوروں کے وفد کے ساتھ ریاستی ٹرانسپورٹ کے جوائنٹ سیکریٹری جناب راجندر ہولکر سے ملاقات کی۔ اس ملاقات کے دوران، ریاض اعظمی نے رکشہ ڈرائیوروں کی مشکلات کو جوائنٹ سیکریٹری کے سامنے پیش کیا اور بھیونڈی میں جلد سے جلد آر ٹی او آفس کے قیام کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے وضاحت کی کہ پہلے ہی مشکلات کا شکار رکشہ ڈرائیوروں کو اتنی دور ایرو ولی جانا پڑتا ہے، جس سے ان کی روزی روٹی پر بھی منفی اثر پڑ رہا ہے۔ ریاض اعظمی نے زور دیا کہ بھیونڈی جیسے بڑے اور مصروف شہر میں ایک آر ٹی او آفس کا قیام ناگزیر ہے تاکہ یہاں کے مقامی شہریوں اور رکشہ ڈرائیوروں کی سہولتوں

میں بہتری آسکے۔ اس پر جناب راجندر ہولکر نے مثبت جواب دیتے ہوئے یقین دلایا کہ اس مسئلے پر جلد از جلد کارروائی کی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ بھیونڈی میں آر ٹی او آفس کے قیام کے لیے عملی اقدامات کیے جائیں گے، تاکہ رکشہ ڈرائیوروں اور دیگر گاڑی مالکان کی مشکلات کو حل کیا جاسکے۔ اس اقدام سے نہ صرف رکشہ ڈرائیوروں کو راحت ملے گی، بلکہ بھیونڈی کے عام شہریوں کو بھی مختلف ٹرانسپورٹ سہولتوں کے لیے بہتر خدمات میسر ہوں گی۔ یہ اقدام بھیونڈی کے رکشہ ڈرائیوروں کے لیے بڑی راحت ثابت ہوگا اور انہیں دور دراز کے آر ٹی او دفاتر میں جانے کی زحمت سے نجات ملے گی۔ سماجوادی پارٹی کے اس اہم اقدام سے علاقے میں ترقی کی امیدیں مزید روشن ہوگئی ہیں۔ پارٹی کے رہنماؤں کا کہنا ہے کہ وہ بھیونڈی کے عوام کی مشکلات کے حل کے لیے پوری طرح پرعزم ہیں اور آگے بھی عوامی مفاد میں اسی طرح کے اقدامات اٹھاتے رہیں گے۔ سماجوادی پارٹی کی اس کوشش سے یہ بات واضح ہوگئی ہے کہ پارٹی نہ صرف سیاسی پلیٹ فارم پر بلکہ عملی طور پر بھی عوامی مسائل کو حل کرنے کے لیے پوری طرح پرعزم ہے۔

ایس ایم خان، دس ہزار خواتین کو ساڑیاں اور سوٹ تقسیم کریں گے

ممبئی ۲۸ رستمبر (پریس ریلیز) وزیراعظم نریندر مودی کے یوم پیدائش کی یاد میں جاری سیوا پکھواڑا کے تحت، ہفتہ ۵ اکتوبر کی شام مہڈا گراؤنڈ میں بی جے پی اقلیتی مورچہ کے ریاستی نائب صدر ایس ایم خان کی طرف سے منعقد ایک پروگرام میں ۱۰ ہزار خواتین کو مفت ساڑیاں اور سوٹ دیے گئے۔، اوشیوارا میٹرو اسٹیشن کے قریب تقسیم کیا جائے گا۔ مہاراشٹر کے نائب وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس، امرتا تائی فڑنویس اور ممبئی بی جے پی کے صدر ایڈوکیٹ آشیش شیلار اس پروگرام کے مہمان خصوصی کے طور پر موجود ہوں گے۔ اس موقع پر بی جے پی کے ریاستی جنرل سکریٹری سنجے کینیکر، ممبئی کے جنرل سکریٹری سنجے اپادھیائے، مقامی ایم ایل اے بھارتی تائی لویکر، اقلیتی مورچہ کے مہاراشٹر کے صدر ادریس ملتانی، بی جے پی کی خاتون ریاستی صدر چترا تائی واگھ، مہاراشٹر کے سابق وزیر داخلہ کرپا شنکر سنگھ، مہاراشٹرا کے صدر کے طور پر موجود ہوں گے۔ اس پروگرام میں مہمان خصوصی نائب صدر اعجاز دیش مکھ اقلیتی مورچہ ممبئی کے صدر وسیم خان شرکت کریں گے۔ ایس ایم خان نے مذکورہ معلومات اپنے جوگیشوری ویسٹ آفس میں منعقدہ پریس کانفرنس میں دیں۔

بھارت بھارتی کی طرف سے چندی گڑھ میں جلد ہی عظیم ثقافتی تقریب

محترم گورنر ہریانہ شری بندارو دتاتریہ اور عظیم ہستیوں سے ملاقات

چندی گڑھ ۲۸ رستمبر: (پریس ریلیز) بھارت بھارتی سماجی وفلاحی تنظیم جو ملک بھر میں مختلف زبانوں اور صوبوں کے لوگوں کیساتھ ملکر ایک بہتر ہندوستان بنانے کے مقصد سے چل رہی ہے، البتہ جلد ہی پنجاب اور ہریانہ کے دارالحکومت چندی گڑھ میں ایک عظیم الشان ثقافتی تقریب کا انعقاد کرنے جا رہی ہے۔ یہ معلومات دیتے ہوئے بھارت بھارتی کے پنجاب اور جموں وکشمیر کے انچارج الحاج محمد عرفان احمد نے بتایا کہ یوٹی چنڈی گڑھ میں اپنے قیام کے دوران ہریانہ کے عزت مآب گورنر شری بندارو دتاتریہ جی اور سابق ایم پی، سینئر ایڈوکیٹ، حکومت ہند کے ایڈیشنل ایڈوکیٹ جنرل، بھارت بھارتی کے آنے والے ثقافتی وسماجی پروگرام کے موقع پر چندی گڑھ میں شری ستپال جین جی سمیت کئی سینئر لوگوں سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے بتایا کہ بھارت بھارتی، ایک بھارت شریسٹھا بھارت کے مقصد سے مختلف ریاستی زبانوں کے لوگوں کو جو ہندوستان کی تمام سمتوں، شمال، جنوب، مشرق، مغرب سے نقل مکانی کر کے مختلف شہروں میں آباد ہوئے ہیں، کو ایک جگہ پر اکٹھا کیا گیا ہے، لہذا پلیٹ فارم اور وہ اپنی ثقافتی اقدار کو ایک دوسرے کیساتھ بانٹ سکتے ہیں، یہ تنظیم ۲۰۰۵ سے تمام ذات پات، مذہب اور مسلک سے بالاتر ہو کر قومی فلاحی کاموں میں لگاتار مصروف ہے۔ محمد عرفان احمد نے مزید بتایا کہ ہم نے جموں وکشمیر اور امرتسر کا بھی خصوصی دورہ کیا، تاہم جہاں پر کئی اہم شخصیات اور عظیم ہستیوں سے ملاقات کی، چندی گڑھ میں قیام کے دوران قومی کنوینر شری جگن ناتھ کنج بہاری سوین اور شری موہندر کمار نرالا کے علاوہ بھارت بھارتی کے قومی صدر ونے پاترے بھی ساتھ تھے۔

جمعیۃ علماء کے زیراہتمام بلولی ضلع ناندیڑ میں جلسہ اصلاح معاشرہ کا انعقاد

زبان کی حفاظت' گناہوں سے دور رہنے کا اہم ذریعہ ہے: مولانا عرفان و دیگر مقررین کا اظہار خیال

ناندیڑ ۲۸ رستمبر۔ آج یہاں جمعیۃ علماء کے زیراہتمام مسجد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بلولی ضلع ناندیڑ میں جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم واصلاح معاشرہ کا انعقاد عمل میں آیا، جس کا آغاز قرآن کریم کی تلاوت اور نعتیہ کلام سے ہوا، مفتی حماد قریشی صاحب (آرگنائزر جمعیۃ علماء مرہٹواڑہ) نے اجلاس کی غرض وغایت پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ اصلاح معاشرہ اور سیرۃ النبی ﷺ کی یہ مہم مولانا حافظ ندیم صدیقی صاحب (صدر جمعیۃ علماء مہاراشٹر) کی نگرانی اور مولانا قاری شمس الحق صاحب قریشی (صدر جمعیۃ علماء مرہٹواڑہ) کی صدارت میں کامیابی کے ساتھ منعقد ہو رہے ہیں۔ مولانا عثمان فیصل صاحب (صدر جمعیۃ علماء ضلع ناندیڑ) نے اپنے تمہیدی کلمات میں اصلاح معاشرہ کے وفد میں شامل علماء اور ذمہ داران کا تعارف پیش کیا اور حاضرین کو ان علماء کرام کے بیانات کو مکمل توجہ اور انہماک کے ساتھ سننے کی ترغیب دلائی۔ اجلاس کے مرکزی مقرر حضرت مولانا عرفان صاحب (مبلغ دارالعلوم دیوبند) نے اپنے جامع اور فکر انگیز خطاب میں فرمایا کہ دین صرف علماء حق سے حاصل کیا جاسکتا ہے اور علم دین کو خالص نیت کے ساتھ سیکھنے کی ضرورت ہے، موصوف نے نماز کے اہتمام اور اس میں خضوع وخشوع پیدا کرنے کے مختلف طریقے بیان کئے مولانا نے فرمایا کہ زبان کی حفاظت' گناہوں سے دور رہنے کا اہم ذریعہ ہے اس لئے زبان کی حفاظت اور اس کا صحیح استعمال اور زبان کے گناہوں سے بچنے کی تاکید کرتے ہوئے حرص وطمع کی مذمت کی اور اس کے نقصانات پر مفصل روشنی ڈالی۔ مفتی عبدالرحمن صاحب نائیگاوی (جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء مرہٹواڑہ) نے اپنے بصیرت افروز خطاب میں جمعیۃ علماء کے قیام کا پس منظر، تاریخ، اور اس کی عظیم قربانیوں کو تفصیل سے بیان کیا۔ انہوں نے جمعیت علماء ہند کی جدو جہد اور اس کے ذریعے ملک وملت کی اصلاح کی کاوشوں پر روشنی ڈالتے ہوئے اس کے عظیم مقاصد کو سامعین کے سامنے پیش کیا۔ صدر اجلاس مولانا قاری شمس الحق صاحب قریشی (صدر جمعیۃ علماء مرہٹواڑہ) نے اصلاح معاشرہ کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے فرمایا کہ آج کے معاشرے کو نماز کے اہتمام، نشہ اور دیگر منکرات سے بچنے، سود وغیر شرعی رسوم جیسے برے اعمال سے دور رہنے کی ضرورت ہے، انہوں نے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں زندگی کو بہتر بنانے کی تلقین کی اور لوگوں کو عہد کرنے کی ترغیب دی کہ وہ اسلامی احکام کے مطابق اپنی زندگی گزاریں گے، اس بابرکت اجلاس میں علمائے کرام، مشائخ عظام، اور عوام الناس کی بڑی تعداد نے شرکت فرمائی۔ آخر میں مولانا مبین صاحب (نائب صدر جمعیۃ علماء بلولی) نے اس بابرکت اجتماع کے کامیاب انعقاد پر منتظمین، علماء اور شرکاء کا شکریہ ادا کیا، اجلاس کا اختتام حضرت مولانا عرفان صاحب کی پر اثر دعاء پر ہوا۔

حکومت مہاراشٹر کا پرجوش منصوبہ

امیدواروں اور صنعتی اسٹیبلشمنٹ کے میلے کا انعقاد

بھیونڈی: ۲۸ رستمبر (ایاز مومن) مہاراشٹر حکومت کے ایک پرجوش منصوبہ امیدواروں اور صنعتی اسٹیبلشمنٹ کے میلے کا کامیاب انعقاد گورنمنٹ انڈسٹریل ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، بھادواڈ، بھیونڈی میں ہوا، جنہوں نے بھیونڈی تعلقہ سے ڈگری، پوسٹ گریجویشن اور پوسٹ گریجویشن کی تعلیم حاصل کی۔ روزگار میلے کا فائدہ یہ میلہ آئی ٹی آئی بھیونڈی کی پہل اور ڈسٹرکٹ اسکل ایمپلائمنٹ اینڈ انٹرپرینیورشپ اینڈ انوویشن آفس کی مشترکہ موجودگی کے ساتھ منعقد کیا گیا تھا۔ گالا انڈسٹریز واڈا، یوک ٹیکسٹائل، بلیز و ٹیکسٹائل، ایس آئی الیکٹریکل اور دیگر کمپنیوں نے ملازمت کے خواہشمند امیدواروں کو جگہ فراہم کرتے ہوئے جاب فیئر میں شرکت کی اور ان میں سے 23 امیدواروں کا انتخاب کیا گیا۔ کمپنیاں آئی ٹی آئی پرنسپل نے امیدواروں کو چیف منسٹر یوتھ ورک ٹریننگ اسکیم کے تحت ہونے والے فوائد کے بارے میں بتایا۔ انسٹی ٹیوٹ کی پرنسپل سیما مہاجن نے اس اقدام کی جانکاری دی۔ شری وجے جادھو نے پروگرام کو آرڈینیٹ کیا۔ پروگرام کو کامیاب بنانے کے لیے پرنسپل سیما مہاجن نے تمام اسٹاف کے ساتھ خصوصی محنت کی۔

ڈاکٹر پی اے انعامدار کے ہاتھوں سیرت کمیٹی کے صدر واراکین کی گل پوشی

پونہ: ۲۸ رستمبر۔ جلوس عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے موقع پر سنیچر 21 ستمبر 2024 کو پونہ سیرت کمیٹی کے زیراہتمام نکالے گئے شاندار جلوس اور ڈی جے سے مستثنیٰ کے نعرے کو عملی جامہ پہنانے ساتھ ہی امن وامان برقرار رکھنے کے اعتراف میں مہاراشٹر کاسموپولیٹن ایجوکیشن سوسائٹی، ڈاکٹر پی اے انعامدار یونیورسٹی، مسلم کوآپریٹیو بینک لمیٹڈ، پونہ اور عوامی محاذ کی جانب سے ڈاکٹر پی اے انعامدار یونیورسٹی کے چانسلر ڈاکٹر پی اے انعامدار کے ہاتھوں سیرت کمیٹی پونہ شہر صدر مولانا غلام احمد قادری اور دیگر عہدیداران کے علاوہ علماء کرام اور جلوس میں شامل افراد کا استقبال کیا اور ان کی خدمت میں شال اور یادگاری تحفہ دے کر گلپوشی کی گئی۔ اس کے علاوہ جلوس کے شرکاء میں پانی کی بوتلیں تقسیم کی گئیں۔ اس موقع پر ایس اے انعامدار، شاہد انعامدار، آئی پی انعامدار، افضل خان، انجینیر صادق لکڑے، عارف سید، امتیاز شیخ، شبیر شیخ، مشتاق پٹیل، صابر سید، ایاز جاگیردار موجود تھے۔ مشکور احمد شیخ، عمر شریف شیخ، محمد غوث (ببلو سید)، عبدالوہاب شیخ، صابر شیخ (توپ خانہ)، آصف ایوب شیخ نے اس پروگرام کو کامیاب بنانے میں شب وروز محنت کی تھی۔ اقبال انصاری نے نظامت کے فرائض انجام دیئے۔ (محبوب سرجے خان)

لونار میں ضلعی سطح پر سیرت النبی ﷺ کوئز مقابلہ

لاکھن واڑہ۔ نمائندہ: ۲۲ ستمبر ۲۰۲۴ کو ڈاکٹر ذاکر حسین ہائی اسکول وجونیئر کالج لونار میں ضلعی سطح پر سیرت النبی کوئز مقابلہ منعقد ہوا۔ اس مقابلہ میں محمد شریف جونیئر کالج لاکھن واڑہ ضلع بلڈھانہ کی چار طالبہ شازیہ مہک تصور خان، نزہت فاطمہ افروز خان، سعدیہ فردوس شیخ ذاکر، روئیزہ ماہین ارشاد اللہ بیگ (دویاز دہم) سیرت النبی ؐ کوئز کے لئے منتخب ہوئیں۔ اس موقع پر انھیں سرٹیفکیٹ، کتابیں، اور نقد رقم سے نوازا گیا۔ طالبہ کی اس کامیابی پر انتظامیہ اور اساتذہ کا بھرپور تعاون رہا۔ ادارہ کے بانی وصدر غنی غازی، سی ای او محمد ذی شان، پرنسپل محمد ذاکر حسین، اساتذہ کرام نے مقابلہ میں حصہ لینے والی طالبہ کو مبارکباد پیش کیں۔

بقیہ: آنند دیگے۔۔۔

میں انتخابات کے موقع پر نہیں بول رہا ہوں، دھرم ویر کا پہلی فلم میں میں نے تب بھی بولا... میں اب بھی بول رہا ہوں اور آئندہ بھی بولوں گا۔ اس بیان پر آنند دیگے کے پوتے کیدار دیگے نے کہا کہ دھرم ویر ۲ راپنی امیج کو برقرار رکھنے کے لیے بنایا گیا ہے۔ پہلی قسط کے کچھ لمحات سچ ہیں۔ لیکن دوسرے حصے میں ان کی خیانت کو چھپانے یا اچھی شبیہ بنانے کی مایوس کن کوشش کی گئی ہے۔ پہلے حصے کا آخری سین یہ تھا کہ ایکناتھ شندے اسپتال سے دیگے صاحب کو کندھے پر لے کر اترتے ہیں، پھر سنجے شرسات کا الزام کس کی جانب اشارہ کر رہا ہے؟ سنجے شرسات کو وزارت کا عہدہ ملنے والا تھا لیکن انھیں کارپوریشن دیا گیا، تو کیا غصے میں بیانات دیئے جا رہے ہیں، ثبوت سامنے لائے جائیں، میں خود قانونی کارروائی کے لیے تیار ہوں۔ جب آپ کہتے ہیں کہ مہاراشٹر کو معلوم تھا، تو کیا آپ کو لیڈر کے طور پر معلوم نہیں تھا؟ اس کا مطلب ہے کہ آپ خود غرض ہیں۔ کیدار دیگے نے یہ بھی الزام لگایا کہ یہ فلم پروپیگنڈہ اور فرضی بیانیہ کے لیے بنائی گئی تھی۔

بقیہ: بریلی میں مسجد۔۔۔

اور مذکورہ مقام سے متصل دیوار توڑ دی۔ اس کے بعد صورتحال مزید بگڑ گئی۔ دونوں طرف سے پتھر اور اینٹیں برسائی گئیں۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی ایس ڈی ایم نواب گنج اجے کمار اپادھیائے اور سی او ہرش مودی کیولدیا تھانہ، نواب گنج تھانہ اور حافظ گنج تھانے کی پولیس کے ساتھ موقع پر پہنچ گئے۔ پولیس نے متنازعہ جگہ کی دیوار توڑنے والے 10 افراد کو گرفتار کر کے متنازعہ جگہ کی ٹوٹی ہوئی دیوار کی مرمت شروع کر دی۔ جس کے بعد دوسری طرف کے لوگ مزید برہم ہو گئے اور ایس ڈی ایم اور سی او کو گھیر لیا۔ نواب گنج کے بی جے پی ایم ایل اے ایم پی آریہ موقع پر پہنچ گئے اور انتظامیہ کے خلاف احتجاج میں دھرنے پر بیٹھ گئے۔ اس دوران بی جے پی ایم ایل اے نے سوشل میڈیا پوسٹس کے ذریعے پولیس پر سنگین الزامات عائد کرتے ہوئے کہا کہ پولیس کی مدد سے مبینہ غیر قانونی مسجد تعمیر کی جارہی ہے۔ جس کی وجہ سے گاؤں والے اس یک طرفہ رویہ سے ناراض ہیں۔ ہم زیر تعمیر مسجد کو روکنے کے لیے ہڑتال پر ہیں۔ اس واقعہ کے بعد علاقے میں کشیدگی دیکھی جارہی ہے۔ علاقے میں پولیس فورس تعینات کر دی گئی ہے۔

بقیہ: ۵۰۰ سالہ قدیم۔۔۔

سومناتھ مندر کے پیچھے سرکاری زمین پر کی گئی تجاوزات کو خالی کرانے کا عمل شروع کیا گیا ہے۔ پچھلے دو سالوں میں یہاں کئی نئے کام ہوئے ہیں، اور اس کارروائی کے بعد سومناتھ مندر کوریڈور کی تعمیر کے کام میں مزید تیزی کی امید کی جارہی ہے۔ تجاوزات خالی کرانے کے لیے رات میں ہی آپریشن شروع کیا گیا تھا۔ کارروائی کے دوران مقامی لوگوں کی بڑی تعداد جمع ہوگئی اور ہنگامہ شروع کر دیا۔ لوگوں نے کارروائی روکنے کی کوشش کی، لیکن پولیس نے کسی طرح ہجوم کو ہٹا دیا اور کارروائی دوبارہ شروع کی گئی۔ معاملے کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے بڑی تعداد میں پولیس فورس تعینات کی گئی ہے۔ موقع پر 1400 پولیس اہلکار تعینات کیے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ، کئی تھانوں کی فورس بھی موقع پر موجود ہے۔ پولیس کی نگرانی میں غیر قانونی تعمیرات کو منہدم کرنے کا کام کیا جارہا ہے۔ حکام کا کہنا ہے کہ یہ کارروائی ابھی کچھ دیر تک جاری رہے گی۔ فی الحال صورتحال قابو میں ہے اور عمارتیں گرانے کا عمل جاری ہے۔

بقیہ: سید حسن نصر اللہ۔۔۔

حماس نے کہا کہ لبنان اور غزہ میں جس بے دردی اور بے رحمی کے ساتھ نہتے لوگوں کا قتل عام کیا جارہا ہے اس پر عالمی برادری، مسلمان اور عرب ممالک کی مجرمانہ خاموشی قابل مذمت ہے۔ عالمی بے حسی کے نتیجے میں اس وقت ایک بدمعاش اور انتہا پسند ٹولے کو نہتے لوگوں کو تہہ تیغ کرنے کی کھلی چھٹی دے دی گئی ہے۔ خیال رہے کہ کل جمعہ کی شام اسرائیلی فوج نے جنوبی بیروت میں وحشیانہ فضائی حملوں میں حزب اللہ کے کمانڈ کو شہید کر دیا تھا، شہداء میں حزب اللہ کے سیکرٹری جنرل حسن نصر اللہ بھی شہید ہو گئے تھے۔ اسلامی جمہوریہ ایران کے سپریم لیڈر آیت اللہ علی خامنہ ای نے اس بات پر زور دیا ہے کہ خطے میں مزاحمتی قوتیں ہی خطے کے مستقبل کا فیصلہ کریں گی۔ انہوں نے کہا کہ اسرائیل غزہ کے بعد لبنان میں نسل کشی کی وہی "احمقانہ" پالیسی پر عمل پیرا ہے مگر وہ ٹھوس مزاحمتی ڈھانچے کو متاثر نہیں کرسکے گا"۔ خامنہ ای نے آج ہفتے کے روز ایک پریس بیان میں "لبنان کے حالیہ واقعات کے بارے میں کہا کہ قابض اسرائیل کی طرف سے لبنان میں نہتے لوگوں کے قتل عام نے سب پر آشکار کر دیا کہ پاگل صہیونی کتے کی وحشیانہ فطرت، اس کی غاصبانہ پالیسی اور احمقانہ طرز عمل اسے تباہی کی طرف لے جائے گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ "صیہونی وجود پر حکومت کرنے والے دہشت گرد گروہ نے غزہ میں اپنی سالہا سال سے جاری مجرمانہ جنگ کے باوجود اپنے مذموم مقاصد حاصل نہیں کیے۔ وہ یہ سمجھنے سے قاصر تھے کہ عورتوں، بچوں اور شہریوں کی نسل کشی مزاحمتی نظام کے ٹھوس ڈھانچے کو متاثر نہیں کرسکتی۔ خامنہ ای نے اس بات پر زور دیا کہ خطے میں مزاحمتی قوتیں ہی اس کی تقدیر کا تعین کریں گی۔ خطے کی تمام مزاحمتی قوتیں حزب اللہ کے ساتھ کھڑی ہیں اور اس کی حمایت کرتی ہیں۔ مزاحمتی قوتیں اس خطے کی تقدیر کا فیصلہ کریں گی۔ بتادیں کہ 1960 میں لبنان میں پیدا ہونے والے سید حسن نصر اللہ 1992 میں صرف 35 سال کی عمر میں حزب اللہ کے سیکریٹری جنرل بنے۔ حزب اللہ کے بانیوں میں سے ایک بننے سے پہلے حسن نصر اللہ نے تھیولوجی کی تعلیم حاصل کی اور شیعہ سیاسی اور نیم فوجی تنظیم 'عمل تحریک' میں شمولیت اختیار کی۔ نصر اللہ نے اپنی قیادت میں حزب اللہ کو ایک مضبوط عسکری وسیاسی قوت میں تبدیل کیا، جو لبنان میں ایک طاقتور جماعت بن گئی۔ حزب اللہ کی اسرائیل کے ساتھ متعدد جنگیں اور جھڑپیں ہو چکی ہیں، جن میں 2006 کی لبنان جنگ بھی شامل ہے۔ نصر اللہ کے بڑے بیٹے ہادی، 1997 میں اسرائیلی افواج کے خلاف لڑتے ہوئے شہید ہو گئے تھے۔ 2000 میں اسرائیل کے جنوب لبنان سے انخلا کے بعد، حسن نصر اللہ لبنان اور عرب دنیا میں ایک مشہور شخصیت کی حیثیت حاصل کر گئے۔ ان کے پیغامات حزب اللہ کے اپنے ریڈیو اور سیٹلائٹ ٹی وی چینل پر نشر کیے جاتے تھے۔

بقیہ: اسرائیل فلسطین تنازعہ۔۔۔

اسرائیلی چوکی کے دوسری طرف، ہولی سیلپچر چرچ بھی قریب ہے۔ اس کے پاس ہی پرانے شہر یروشلم کی دیواروں کے باہر فلسطینیوں کا شیخ جراح کا وہ علاقہ ہے جہاں انہیں گھروں سے بے دخل کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ جس کا معاملہ اسرائیل کی عدالتوں میں چل رہا ہے جہاں یہودی آباد کار گروہوں فلسطینی زمین اور جائداد کا دعویٰ کر رہے ہیں۔ یروشلم کے جراح علاقے کی فلسطینی زمینوں کا معاملہ عام تنازعہ سے زیادہ ہے۔ یروشلم کو مزید یہودیوں کا علاقہ بنانے کی سازش کئی برسوں سے جاری ہے۔ جس کی اسرائیلی حکومت حمایت بھی کرتی ہے۔ بین الاقوامی قانون کو توڑتے ہوئے فلسطینیوں سے زمین چھین کر یہودیوں کے مکانات تعمیر کئے جارہے ہیں۔ حالیہ برسوں میں حکومت اور آباد کار گروہوں نے پرانے شہر یروشلم کے فلسطینیوں کو بے دخل کر کے کئی مکانات تعمیر کئے ہیں۔ جس پر فلسطینی مسلسل آواز اٹھا رہے ہیں۔

اسرائیل اور فلسطینیوں کے مابین لڑائی کوئی پہلی بار نہیں ہے۔ بل کہ یوں کہہ لیجئے کہ ہر سال چھوٹے بڑے پیمانے پر جھڑپ ہو ہی جاتی ہے۔ اسرائیلی ہزاروں فلسطینیوں کو مار ڈالتا ہے اور اقوام متحدہ بےبس تماشہ دیکھتی رہتی ہے۔ عام طور پر یروشلم میں ایک مقدس پہاڑی کے احاطے میں فلسطینیوں اور اسرائیلی پولیس کے مابین اکثر جھڑپیں ہوتی رہتی ہیں۔ اس جگہ کو مسلمان اور اسرائیلی دونوں احترام کرتے ہیں۔ مسلمانوں کے لئے قبلہ اول بیت المقدس، (حرم الشریف، نوبل سینکچری) اور یہودیوں کے لئے ہیکل پہاڑ قابل احترام ہے۔ دونوں طرف اپنی گہری مذہبی اور قومی اہمیت کے حامل لوگوں میں اس شہر کی تقدیر کئی عشروں پرانے اسرائیل اور فلسطین تنازعہ کا مرکز رہا ہے۔ اسرائیل نے 1980 میں مشرقی یروشلم کو منسلک کر دیا تھا اور اس پورے شہر کو اپنا دارالحکومت سمجھا تھا۔ حالانکہ اس کو دوسرے ممالک کی اکثریت تسلیم نہیں کرتی ہے۔ وہیں فلسطینی امید اور دعویٰ کرتے ہیں کہ یروشلم کے مشرقی نصف حصہ ان کی اپنی ریاست ہے۔ غزہ کی پٹی سے حماس کی اسرائیل پر حملے اور ہزاروں اسرائیلوں کی ہلاکت سے اسرائیل سمیت عالمی برادری کے ہوش اڑ گئے ہیں۔ جس کے جواب میں ہر بار کی طرح اسرائیل امریکہ اور مغربی طاقتوں کی پست پناہی میں غزہ پٹی کو نیست ونابود کر رہا ہے۔ لیکن حماس بھی ہر بار کی طرح اسرائیل سے مرتے دم تک لڑ رہی ہے اور فلسطینی آزادی کے لئے اپنا خون بہائے جارہی ہے۔ اسرائیل نے اپنی درندگی کا ثبوت پیش کرتے ہوئے غزہ پٹی میں کھانا پینا اور ضروری ایشیا کی سپلائی کو بند کر دیا ہے جس پر اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے سربراہ وولکر ترک نے کہا کہ عسکریت پسند گروپ کے خلاف اسرائیلی جوابی فضائی حملوں نے غزہ کی پٹی میں رہائشی عمارتوں اور اسکولوں کو نشانہ بنایا جو کہ محاصرہ بین الاقوامی قانون کے تحت غیر قانونی ہے۔ میں سوچتا ہوں کہ کہیں اسرائیل کے قیام کرنے کے لیے دوسری جنگ عظیم ایک بہانہ تو نہیں تھا؟ اگر آپ اس پر غور کریں تو ہٹلر کو ایک خاص قوم یہودیوں کو نشانہ بنانا اور اس کی اس حرکت سے آخرکار 1948 میں برطانیہ نے اپنی طاقت سے اسرائیل ملک کے قیام کا اعلان کر دیا۔ یہ بات تو زیر بحث ہے اور رہے گی کہ آخر ہٹلر اپنی طاقت کا نشہ صرف یہودیوں کے خلاف ہی کیوں کر رہا تھا؟ لیکن ایک بات تو اب سمجھ میں آتی ہے کہ ہٹلر کے ذریعہ لاکھوں یہودیوں کو مارنے کا نتیجہ یہ ہوا کہ یہودیوں کو ان کا ایک ملک مل گیا جس کا نام اسرائیل پڑا۔ اس میں کوئی دو رائے بھی نہیں کہ اسرائیل کا قیام فلسطینیوں کی زمین کو ہڑپ کر کے کیا گیا تبھی تو عالمی برادری منہ بند کئے محض تماشائی بنی ہوئی ہے۔ میں فلسطینیوں پر ظلم کے خلاف اسرائیل کی درندگی کی سخت مذمت کرتا ہوں اور انسانی جانوں کی نقصان پر گہرے رنج وغم کا اظہار کرتا ہوں۔ میں امید کرتا ہوں کہ عالمی برادری اس معاملے کو سنجیدگی سے حل کرے تاکہ معصوم لوگوں کی جان نہ جائے اور خون مزید نہ بہے۔ تاہم فوری طور پر امن کا قیام مشکل دکھائی دیتا ہے۔ خاص طور پر جب دونوں جانب سے شدت پسند گروہ طاقتور ہو رہے ہیں اور تشدد بڑھ رہا ہے۔ لیکن دفتاً فوقتاً جنگ بندی کی کوشش ہوتی رہی ہیں اور اگر بین الاقوامی برادری موثر کردار ادا کرے تو امن کی راہیں ہموار ہوسکتی ہیں۔

fahimakhteruk@yahoo.co.uk
www.fahimakhteruk.com

ممبئی میں ہندوستان کے پہلے پیراڈوکس میوزیم کا آغاز

Sneak peek into a world of illusion, ahead of India's first Paradox Museum launch in Mumbai

ممبئی، بھارت: ممبئی میں بھارت کے پہلے پیراڈوکس میوزیم کا آغاز ہوگیا پیراڈوکس میوزیم ایک عالمی برانڈ ہے جسے تجرباتی تفریح کے میدان میں سب سے زیادہ اختراعی جگہوں میں سے ایک کے طور پر تسلیم کیا جاتا ہے جو آرٹ، سائنس اور نظری وہم کو یکجا کرتا ہے۔ ۲۰۲۲ء میں بصیرت والے ملٹوس کمبورائڈس اور ساقیس تائیمانیڈیس کے ذریعے قائم کیا گیا، پیراڈوکس میوزیم تیزی سے ایک عالمی سنسنی بن گیا ہے۔ اوسلو میں اپنے پہلے مقام سے، میوزیم اب لندن، پیرس، میامی، اسٹاک ہوم، برلن، شنگھائی، بارسلونا اور بہت سے دوسرے شہروں میں سامعین کو مسحور کر رہا ہے۔ دنیا بھر میں 1.5 ملین سے زیادہ شائقین کے ساتھ، پیراڈوکس میوزیم برانڈ کی توسیع جاری ہے۔ ممبئی اب اس باوقار فہرست میں شامل ہوگیا ہے۔

سنڈے میگزین
ممبئی اردو نیوز
Sunday 29th September 2024 اتوار ۲۹ ستمبر ۲۰۲۴ء Sunday Magazine

کیا ملک کو بلڈوزر عذاب سے نجات ملے گی؟

سہیل انجم

پہلے یہ چند منتخب واقعات ملاحظہ فرمائیں:

اپریل 2022 میں جب دہلی کے جہاں گیر پوری علاقے میں ہندوؤں کی ایک شوبھا یاترا کے دوران ایک مسجد کے سامنے ہنگامہ آرائی کی گئی تو مقامی مسلمانوں نے اس پر احتجاج کیا۔ مسلمانوں پر پتھراؤ کا الزام لگایا گیا اور اس کے بعد میونسپل کارپوریشن نے بہت سے مکانوں اور دکانوں کو غیر قانونی قرار دے کر منہدم کر دیا۔ اس کارروائی کو روکنے کے لیے سپریم کورٹ سے فریاد کی گئی اور اس وقت کے چیف جسٹس این وی رمنا اور جسٹس کرشن مراری اور ہیما کوہلی کی بینچ نے اس پر روک لگائی اور ضوابط کی پابندی کے بغیر انہدامی کارروائی کو غلط قرار دیا۔ بائیں بازو کی رہنما برندا کرات نے جب بلڈوزر کے سامنے کھڑے ہو کر اسے روکنے کی کوشش کی تو کہا گیا کہ ہمیں فیصلے کی کاپی نہیں ملی ہے۔ بالآخر فیصلے کی کاپی فراہم کی گئی اس کے بعد انہدامی کارروائی رکی۔ تب تک درجنوں دکان مسمار کر دی گئیں جن میں چند غیر مسلموں کی بھی تھیں۔

گزشتہ سال اگست میں ہریانہ کے نوح علاقے میں ہندوؤں کی ایک مذہبی یاترا کے دوران تشدد کے بعد انتظامیہ نے پانچ روز تک انہدامی کارروائی چلاتے ہوئے 1208 عمارتوں اور ڈھانچوں کو مسمار کر دیا۔ تقریباً تمام املاک مسلمانوں کی تھیں۔ محمد شہود نامی ایک شخص کی 4000 سے زائد مربع فٹ نجی زمین پر تعمیر 18 دکانوں کو بھی غیر قانونی قرار دے کر منہدم کر دیا گیا۔ جن میں 14 مستقل عمارتیں تھیں اور میڈیکل اسٹور اور پیتھ لیب بھی تھے۔ جبکہ عدالت کی جانب سے اس کارروائی پر روک لگا دی گئی تھی۔ لیکن اس کے باوجود جب انہدامی کارروائی عمل میں لائی گئی تو چنڈی گڑھ کورٹ نے اس پر سخت ریمارکس دیے۔

گزشتہ سال پریاگ راج (الہ آباد) میں ایک سماجی کارکن جاوید محمد کے مکان کو غیر قانونی قرار دے کر منہدم کر دیا گیا۔ حالانکہ وہ مکان ان کے نہیں بلکہ ان کی والدہ کے نام تھا۔ ان کا قصور یہ تھا کہ وہ اور ان کی بیٹی نے سی اے اے کے خلاف احتجاج میں سرگرم حصہ لیا تھا اور جب بی جے پی رہنما نوپور شرما نے پیغمبر اسلام کی شان میں گستاخی کی تھی تو الہ آباد میں اس کے خلاف نکلنے والے مظاہرے میں وہ شامل تھے۔ موجودہ سال میں دہلی میں ایک مسجد، اتراکھنڈ میں ایک مدرسہ، آسام میں بنگالی بولنے والے ہزاروں مسلمانوں کی جھونپڑیوں، مدھیہ پردیش میں بیف کی اسمگلنگ کے الزام میں 11 مکانات، راجستھان کے ادے پور میں ایک ہندو ساتھی کو چاقو مارنے والے ایک مسلم طالب علم کے کرائے کے مکان اور مدھیہ پردیش کے چھتر پور میں ایک مقامی کانگریس رہنما کی کروڑوں کی حویلی کو غیر قانونی قرار دے کر مسمار کر دیا گیا۔ آسام میں مسلمانوں کے متعدد مکانات اور مدارس کو غیر قانونی قرار دے کر ڈھا دیا گیا۔ جولائی میں مہاراشٹر کے کولہاپور میں انتظامیہ نے مسلم ملکیت والی 60 سے 70 املاک کو بلڈوز کر دیا جس پر بامبے ہائی کورٹ نے ناراضگی ظاہر کی اور اس کارروائی کو روک دینے کا حکم دیا تھا۔

چند روز قبل اتراکھنڈ کے مقام لسکر میں ایک مسجد کو غیر قانونی قرار دے کر منہدم کر دیا گیا۔ اس مسجد کے خلاف ہندوتووادی تنظیم ہندو جاگرن منچ کی جانب سے مظاہرے کیے جا رہے تھے۔ مقامی مسلمانوں کا کہنا ہے کہ مسجد غیر قانونی نہیں ہے۔ ان کے پاس اس کی ملکیت کے کاغذات ہیں لیکن پولیس اور کارپوریشن کے عملے نے ان کاغذات کو دیکھنے کی زحمت ہی گوارا نہیں کی۔ اس سے قبل اتراکھنڈ کے شملہ میں ایک قدیم مسجد پر بنی اضافی منزلوں کو غیر قانونی قرار دے کر زبردست ہنگامہ کیا گیا۔ پولیس اور ہندو تنظیموں کے درمیان تصادم ہوا اور کئی پولیس والے زخمی ہوئے۔ بالآخر مقامی مسلمانوں نے اضافی منزلوں کو از خود مسمار کر دینے کی پیشکش کر کے معاملے کو ٹھنڈا کیا۔ ممبئی کے کچی بستی کے علاقے دھاراوی میں ایک مسجد کو غیر قانونی قرار دے کر کارپوریشن کا عملہ اسے منہدم کرنے پہنچا۔ ہزاروں مسلمانوں نے سڑک پر بیٹھ کر ممکنہ انہدامی کارروائی کی مخالفت کی جس پر وہاں کشیدگی پیدا ہو گئی ہے۔ لیکن یہ مسجد کب تک محفوظ رہے گی کچھ کہا نہیں جا سکتا۔ اسی سال لکھنؤ کے اکبر نگر کو پوری طرح مسمار کر دیا گیا۔ وہاں بارہ سو سے زائد مکانات تھے اور تقریباً سبھی مسلمانوں کے تھے۔ حکومت کی جانب سے کہا گیا کہ ککریل ریور بیوٹی فکیشن کے لیے اس آبادی کو توڑنا ضروری ہے۔ یہ بھی خوب ہے کہ جہاں مسلمانوں کی آبادی ہوتی ہے وہیں اس قسم کے منصوبے بنائے جاتے ہیں۔ ادھر ہلدوانی میں مسلمانوں کی بہت بڑی آبادی پر اب بھی انہدام کی تلوار لٹکی ہوئی ہے۔ کہا جا رہا ہے کہ وہ ریلوے کی زمین ہے جس پر مسلمانوں نے قبضہ کر کے مکانات بنوا لیے ہیں۔ یہ معاملہ سپریم کورٹ میں زیر التوا ہے۔

یاد رہے کہ بلڈوزر سے مکانوں کو مسمار کرنے کا آغاز 2017 میں اتر پردیش سے ہوا جہاں وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے ملزموں کے مکانات کو منہدم کرنے کی اپنی دھمکی پر عمل شروع کیا۔ اس کے بعد مدھیہ پردیش، آسام، مہاراشٹر اور ہریانہ وغیرہ بی جے پی اقتدار والی ریاستوں میں بھی بلڈوزر جسٹس شروع ہو گیا۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ بی جے پی کے وزرائے اعلیٰ میں مسلمانوں کی نجی املاک کو غیر قانونی قرار دے کر منہدم کرنے کا مقابلہ چل پڑا ہے۔ دراصل یوگی کی انہدامی کارروائی کے بعد ہندوؤں کے ایک حلقے میں ان کی مقبولیت بڑھ گئی۔ پھر کیا تھا دیگر بی جے پی وزرائے اعلیٰ نے بھی خود کو مقبول بنانے کے لیے بلڈوزر کا سہارا لے لیا۔ اب مدھیہ پردیش کے وزیر اعلیٰ ڈاکٹر موہن یادو ہندوتوا کے نئے برانڈ بننے کے لیے جی توڑ کوشش کر رہے ہیں۔ انسانی حقوق کے عالمی ادارے 'ایمنسٹی انٹرنیشنل' نے فروری میں اپنی ایک رپورٹ میں کہا تھا کہ بی جے پی اقتدار والی ریاستوں اور عام آدمی پارٹی کی حکومت والی ایک ریاست میں 2022 میں اپریل سے جون کے درمیان مجموعی طور پر 128 تعمیرات کو، جو کہ بیشتر مسلم ملکیت والی تھیں، مسمار کیا گیا۔ اس کا کہنا ہے کہ مسلمانوں کو اپنے حق کے لیے آواز اٹھانے کی سزا دی جا رہی ہے۔ ہندوستان کی انسانی حقوق کی متعدد تنظیموں کی جانب سے بھی ان کارروائیوں کی مخالفت کی جاتی رہی اور اسے غیر قانونی قرار دے کر حکومت و عدلیہ سے اسے روکنے کی اپیل کی جاتی رہی ہے۔

بلڈوزر کی ان کارروائیوں کو بلڈوزر جسٹس یا بلڈوزر انصاف کا نام دیا گیا۔ جبکہ قانون کی کسی بھی کتاب میں یہ نہیں لکھا ہے کہ کسی ملزم کے مکان کو منہدم کر دیا جائے۔ اس ملک میں ہر جرم کے لیے الگ الگ سزائیں مقرر ہیں اور کسی ایک شخص کے جرم کی سزا اس کے پورے گھر کو نہیں دی جا سکتی۔ لیکن مکان یا دکان منہدم کر کے پورے گھر کو سزا دی جاتی ہے اور اس طرح ایک غیر قانونی کام کیا جاتا ہے۔ جب اس پر بہت زیادہ ہنگامہ ہونے لگا اور سپریم کورٹ میں اس کارروائی کو چیلنج کر دیا گیا تب جا کر عدالت عظمیٰ نے اس پر ایک موقف اختیار کیا اور انہدامی کارروائی کو یکم اکتوبر تک روک دیا۔ لیکن کیا اس کے بعد بھی اس پر روک لگی رہے گی یا سپریم کورٹ جائز عمارتوں کو بلڈوزر سے توڑنے کو غیر قانونی قرار دے دے گا، کہا نہیں جا سکتا۔ جسٹس بی آر گوئی اور کے وی وشوناتھن کی بینچ نے کہا کہ اس کی اجازت کے بغیر نجی املاک کو بلڈوزر سے مسمار نہیں کیا جا سکتا۔ اگر کسی ملزم کا جرم ثابت بھی ہو جائے تب بھی اس کی املاک کو مسمار نہیں کیا جا سکتا۔ ایسا کرنا قانون پر بلڈوزر چلانا ہے۔ اس سے قبل سپریم کورٹ نے دو ستمبر کو سماعت کرتے ہوئے ضابطے کی پابندی کے بغیر انہدامی کارروائی کو غلط قرار دیا تھا اور کہا تھا کہ وہ اس سلسلے میں ملک گیر سطح پر رہنما ہدایات جاری کرے گی۔ جبکہ 12 ستمبر کو اس نے کہا تھا کہ کسی شخص کا کسی جرم میں ملوث ہونا اس کی نجی املاک کو مسمار کرنے کی بنیاد نہیں بن سکتا۔

بعض قانونی ماہرین کہتے ہیں ریاستوں کے اپنے بنائے ہوئے قوانین میں ایسی کئی دفعات ہیں جو مخصوص حالات میں تجاوزات کو ہٹا کر املاک کو منضبط کرنے کا اختیار انتظامیہ کو دیتی ہیں۔ وہ اس سلسلے میں مدھیہ پردیش، اتر پردیش اور دیگر ریاستوں کے قوانین کی مثال پیش کرتے ہیں۔ تاہم ان کا یہ بھی کہنا ہے کہ اگر کسی نے ناجائز طریقے سے عمارت تعمیر کی ہے تو اسے پہلے نوٹس دیا جائے، جواب دینے کے لیے وقت دیا جائے اور متبادل رہائش کا انتظام کیا جائے، اس کے بعد ہی انہدامی کارروائی کی جائے۔ انسانی حقوق کے کارکنوں کا کہنا ہے کہ جب کہیں تشدد ہوتا ہے اس کے بعد ہی انتظامیہ کو کیوں یاد آتا ہے کہ فلاں فلاں املاک ناجائز ہیں۔ وہ یہ بھی سوال کرتے ہیں کہ ایک آبادی میں کوئی ایک ہی مکان کیسے ناجائز ہو سکتا ہے۔ بہرحال دیکھنا یہ ہے کہ سپریم کورٹ آگے کیا کارروائی کرتا ہے اور کیا اتر پردیش سے شروع ہونے والا یہ عذاب ختم ہوتا ہے یا نہیں۔

موبائل 9818195929

لبنان

اسرائیل کا نیا میدانِ جنگ

معصوم مرادآبادی

غزہ کے بعد لبنان، اسرائیل کا نیا میدان جنگ ہے، جہاں گزشتہ چند روز کی وحشیانہ بمباری کے دوران تقریباً ایک ہزار ہلاکتیں ہوئی ہیں۔ بمباری سے خوفزدہ ہزاروں لبنانی باشندے سرحد پار کر کے سیریا میں داخل ہو چکے ہیں۔ لبنان میں بھی اسرائیل غزہ جیسی تباہی وبربادی کی داستان رقم کرنا چاہتا ہے۔ اسرائیل کے جنگی جنون نے اس وقت مشرق وسطیٰ کو بارود کے ڈھیر میں تبدیل کر دیا ہے۔ جنگی جنون میں مبتلا اسرائیلی وزیر اعظم بنجامن نتن یاہو نے گزشتہ جمعہ کو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی سے خطاب کرتے ہوئے دنیا کا سب سے بڑا جھوٹ بولا۔ انھوں نے کہا کہ "وہ امن چاہتے ہیں اور دنیا ان سے نفرت کرتی ہے۔" عالمی عدالت میں جنگی مجرم قرار دیے جا چکے اسرائیلی وزیر اعظم کے اسٹیج پر آتے ہی شور شرابہ شروع ہو گیا۔ جنرل اسمبلی میں فلسطین کی حمایت اور اسرائیل کی مخالفت میں نعرے بلند ہونے لگے۔ اس کے بعد مختلف ملکوں کے سفارتکاروں نے غزہ اور لبنان میں اسرائیلی جارحیت کے خلاف واک آؤٹ کیا۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ جس وقت نتن یاہو جنرل اسمبلی میں "امن" کا نعرہ لگا رہے تھے ٹھیک اسی وقت اسرائیلی فوج بیروت کے جنوبی ٹاؤن میں بم برسا رہی تھی۔ اس کا نشانہ حزب اللہ کے سربراہ حسن نصر اللہ تھے۔

غزہ کو مکمل طور پر تباہ وبرباد کر دینے کے بعد وحشی درندے لبنان پر ٹوٹ پڑے ہیں۔ یہاں بھی جام شہادت نوش کرنے والے عام شہری ہیں، جن میں کثیر تعداد عورتوں اور بچوں کی ہے۔ پچھلے ہفتہ لبنان میں پیجر دھماکوں کے نتیجے میں درجنوں ہلاکتیں ہوئی تھیں اور ان کے پیچھے اسرائیل کا ہاتھ ہونے کی بات سامنے آئی تھی۔ غزہ کو صفحہ ہستی سے مٹانے کی مہم شروع کرنے سے پہلے اسرائیل نے خود پر حماس کے حملوں کا بہانہ تراشا تھا، لیکن لبنان پر یلغار سے پہلے اس کی بھی ضرورت محسوس نہیں کی گئی۔ اچانک گزشتہ ہفتہ لبنان کے باشندوں کے موبائل پر یہ پیغام دیا گیا کہ وہ حزب اللہ کے ٹھکانوں کے آس پاس سے محفوظ مقامات پر چلے جائیں۔ یہ پہلی اور آخری وارننگ تھی اور اس کے بعد لبنان کے مختلف علاقوں میں بموں کی بارش شروع ہو گئی۔ یہ حملے اتنے اچانک اور غیر متوقع تھے کہ لوگوں کو جان بچانے کی مہلت بھی نہیں ملی۔

اسرائیل نے 18 سال بعد لبنان پر اتنا خوفناک حملہ کیا ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ لبنان کی عسکری تنظیم حزب اللہ اسرائیل پر حملے کرنے والی تھی، جسے روکنے کے لیے اس نے وہاں حملے شروع کئے ہیں۔ ان حملوں میں حزب اللہ کے 1600 سے زیادہ ٹھکانوں کو نشانہ بنانے کا دعویٰ کیا گیا ہے۔ دوسری طرف حزب اللہ نے بھی جوابی کارروائی کی ہے۔ اس نے شمالی اسرائیل میں دو فوجی اڈوں، ایک اڈے اور دھماکہ خیز مواد تیار کرنے والی والی فیکٹری کو نشانہ بناتے ہوئے میزائل حملے کئے ہیں۔ اس طرح مشرق وسطیٰ میں جنگ کا ایک اور محاذ کھل گیا ہے۔ یہ ایک ایسے وقت میں ہوا ہے جب اسرائیل غزہ میں ایک سال کی وحشت ودرندگی کے بعد بھی اپنا ہدف حاصل کرنے میں ناکام رہا ہے۔

اسرائیل کے مسلسل حالت جنگ میں ہونے کی وجہ سے پوری دنیا میں یہودیوں کے جان ومال کو شدید خطرات لاحق ہیں۔ صحیح سوچ رکھنے والے یہودی اس جنگ کے خلاف ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ نتن یاہو کے جنگی جنون کے خلاف اسرائیل میں زبردست احتجاجی مظاہرے ہوئے ہیں۔ لاکھوں یہودیوں نے نتن یاہو کو امن کا دشمن قرار دیتے ہوئے ان کے استعفیٰ کا مطالبہ کیا ہے۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ وقت گزرنے کے ساتھ نتن یاہو کا جنگی جنون بڑھ رہا ہے اور وہ تباہی کو دعوت دے رہے ہیں۔ دنیا کا کوئی بھی ملک ایک ساتھ جنگ کے کئی محاذ ایک ساتھ نہیں کھولتا۔ لیکن نتن یاہو نے اس وقت کئی محاذوں پر جنگ شروع کر رکھی ہے۔ لبنان نتن یاہو کے جنگی جنون کا دوسرا نشانہ ہے۔

غزہ میں گزشتہ ایک سال کے دوران صہیونی فوج نے درندگی، بربریت اور وحشت کی جو تاریخ رقم کی ہے اس کے نتیجے میں محدود اندازوں کے مطابق اب تک 42 ہزار افراد لقمہ اجل بن چکے ہیں جن میں اکثریت عورتوں اور بچوں کی ہے۔ ایک لاکھ کے قریب لوگ زخمی ہیں اور غزہ کا 95 فیصد علاقہ کھنڈر میں تبدیل ہو چکا ہے۔ حالانکہ بعض دیگر ذرائع نے غزہ میں ہلاکتوں کی مجموعی تعداد دو لاکھ کے قریب بتائی ہے۔ 23 لاکھ آبادی کی غزہ پٹی اس وقت ایک کھنڈر کی صورت میں دنیا کے سامنے ہے۔ نسل کشی کی اتنی بھیانک داستان حالیہ انسانی تاریخ میں کہیں رقم نہیں کی گئی۔ اقوام متحدہ اور انسانی حقوق کی تنظیمیں محض قراردادیں پاس کر کے اسرائیل کے ظالم ہاتھوں کو روکنے کی کوشش کرتی رہیں۔ حالانکہ اسرائیل اپنے ناجائز قیام سے لے کر اب تک ایسی سیکڑوں قراردادوں کو پیروں تلے روند چکا ہے۔ ہمیں شکایت مغربی طاقتوں سے نہیں ہے۔ ان کا تو ایجنڈا ہی اسلام اور مسلمانوں کی بیخ کنی ہے، شکایت مشرق وسطیٰ کی ان مسلم مملکتوں سے ہے جو محض زبانی جمع خرچ کر کے غزہ میں نسل کشی روکنے کی تمنائی ہیں۔ یہ طاقتیں غزہ کے مظلومین کے لیے انسانی امداد تو بھیجتی

ہیں، لیکن اسرائیل کو جارحیت سے باز رکھنے کے لیے کوئی عملی قدم نہیں اٹھاتیں اور نہ امریکہ پر دباؤ ڈالتی ہیں۔ یہ طاقتیں سمجھتی ہیں کہ شاید تباہی صرف غزہ اور لبنان کے باشندوں کا مقدر ہے، لیکن جس تیزی کے ساتھ مشرق وسطیٰ میں بارود بچھائی جا رہی ہے، اس سے پورے خطہ کا وجود خطرے میں ہے۔

مغربی دنیا کی منافقت کا حال یہ ہے کہ وہاں بڑے بڑے چمپئن انسانی حقوق کی دہائی دیتے ہیں۔ وہ بار بار اس بات کو دوہراتے ہیں کہ وہ ایک مہذب سماج کا حصہ ہیں، لیکن جب اسرائیل کی درندگی اور وحشت کا سوال آتا ہے تو ان میں سے بیشتر بزدل چوہوں کی طرح اپنے اپنے بلوں میں چھپ جاتے ہیں۔ کچھ کمزور ممالک ضرور اسرائیل کے ساتھ سفارتی اور تجارتی رشتے ختم کرنے کا جوکھم اٹھاتے ہیں، لیکن امریکہ اور برطانیہ جیسے ملک اسرائیل کو ہتھیار فراہم کرتے ہیں تاکہ وہ انسانیت کو زیادہ وسیع پیمانے پر تاراج کر سکے۔ اس وقت بھی جبکہ اسرائیل نے لبنان پر آگ اور خون کی بارش شروع کی ہے، امریکہ نے اسرائیل کی مدد کے لیے چالیس ہزار فوجی بھیجنے کا اعلان کیا ہے۔ اس کے علاوہ امریکہ نے اسرائیل کو آٹھ ارب 70 کروڑ ڈالر کی فوجی امداد بھیجی ہے۔ یہ امداد دراصل خطہ میں اسرائیل کی فوجی برتری کی کوششوں کے لیے ہے۔ اسرائیل کا کہنا ہے کہ یہ امداد اسرائیل کی سلامتی کے لیے امریکہ کے فولادی عزائم کو ظاہر کرتی ہے۔ اس دوران ایران نے اسرائیل کو لبنان پر حملوں کے خطرناک نتائج سے خبردار کیا ہے۔ ایرانی وزیر خارجہ ناصر کنعانی نے اسرائیلی حملوں کو "پاگل پن" قرار دیتے ہوئے کہا ہے اسرائیل اس نئی مہم جوئی کے "خطرناک نتائج" سے خبردار رہے۔ کنعانی نے کہا کہ "فلسطینی علاقوں میں اسرائیل کے جرائم اور لبنان میں توسیع علاقائی اور عالمی امن کے لیے سنگین خطرے کی واضح مثال ہے۔" واضح رہے کہ لبنان میں حزب اللہ ایران کی حمایت یافتہ ایک نہایت منظم جماعت ہے، جو اسرائیل کو ناکوں چنے چبا سکتی ہے۔

لبنان اور اسرائیل کے درمیان کشیدگی کا آغاز گزشتہ ہفتہ اس وقت ہوا جب لبنان میں پیجر اور واکی ٹاکی دھماکوں کے بعد پورا علاقہ دہل اٹھا۔ اس میں درجنوں ہلاکتیں ہوئی اور سیکڑوں بے گناہ شہری زخمی ہو گئے۔ لبنان نے ان حملوں کے لیے اسرائیل کو مورد الزام قرار دیا۔ موبائل فون کو غیر محفوظ قرار دینے کے بعد حزب اللہ نے پیجر کا استعمال شروع کیا تھا۔ پیجر کی فراہمی کے آرڈر تائیوان کی گولڈ اپولو کمپنی کو دیا گیا تھا۔ شبہ ہے کہ حزب اللہ کے ہاتھوں میں پہنچنے سے پہلے اسرائیل نے ان پیجرز میں چھیڑ چھاڑ کر کے دھماکہ خیز مواد داخل کر دیا تھا۔ امریکی حکام نے دعویٰ کیا ہے کہ ہر پیجر میں دو یا تین گرام دھماکہ خیز مادہ تھا، اس میں ایک سوئچ بھی نصب کیا گیا تھا، جسے دھماکہ کرنے کے لیے دور سے آن کیا جا سکتا تھا۔ لبنان میں ان پیجر پر گزشتہ منگل کی دوپہر ساڑھے تین بجے ایک میسیج آیا اور دھماکے شروع ہو گئے۔ لبنان میں ہوئے پیجر حملوں کے بعد پوری دنیا میں تشویش کی لہر ہے۔ فی الحال اس قسم کے حملوں کے لیے کوئی ملک تیار نہیں ہے۔ غزہ کے بعد لبنان کا جنگی محاذ اسرائیل کو بہت بھاری پڑ سکتا ہے۔ اسرائیل اور حزب اللہ کے درمیان تازہ سنگھرش سے مشرق وسطیٰ میں ایک بڑی جنگ کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ اسرائیل اپنی شمالی سرحد کو مضبوط بنانے کے لیے جنوبی لبنان میں زمینی حملے کی منصوبہ بندی کر رہا ہے۔ اگر ایسا ہوا تو یہ اسرائیل کے لیے تباہ کن ہوگا کیونکہ حزب اللہ گوریلا جنگ میں مہارت رکھتا ہے اور وہ اس جنگ میں اسرائیل کو زمین پر آسانی سے زیر کر سکتا ہے۔

masoom.moradabadi@gmail.com

ممبئی کی ہندوتوا لیباریٹری: دھاراوی؟

تکلف برطرف
سعید حمید

دھاراوی کو اڈانی کمپنی کے حوالے کرنا ہے،
اڈانی گروپ دھاراوی کے تمام غریبوں کو ممبئی شہر کے مختلف گوشوں میں
بکھیر کر رکھ دینا چاہتا ہے تاکہ دھاراوی کی مجموعی آبادی ایک جگہ
مقیم رہ کر ایک نئی دھاراوی نہیں قائم کر دے۔
اور دھاراوی کی پانچ سو ایکڑ زمین کو بی کے سی کے ساتھ جوڑ کر یہاں نیو بی کے سی
کے نام سے ایک نئی عالیشان امیروں کی بستی بسائی جائے جس سے بے پناہ منافع اپنے لئے اور
اپنے سیاسی آقاؤں کیلئے کمایا جائے۔
حقیقی پلان تو یہ ہے،
لیکن اپنے حقیقی منصوبوں کو مکھوٹا پہنا کر عوام کی نظروں سے چھپانے کیلئے
۲۰۰۲ء میں گجرات کو ہندوتوا کی لیباریٹری بنا کر ایک گھناؤنا تجربہ کیا گیا تھا، جو بدقسمتی سے کامیاب ہوا، اسلئے اب گجرات پیٹرن عوام کی آنکھوں اور خاص طور پر اندھے بھکتوں کی آنکھوں میں
دھول جھونکنے کیلئے استعمال کیا جاتا ہے۔
اسلئے یہ کہا جا سکتا ہے کہ اڈانی گروپ کے منصوبہ کی تکمیل کیلئے کہیں دھاراوی میں
بھی گجرات پیٹرن تو استعمال نہیں کیا جا رہا ہے؟
اب یہی دیکھ لیا جائے تو حیرت ہوتی ہے کہ ایک آر ایس ایس ورکر کے کسی نجی جھگڑے میں
قتل کے بعد سے ہی اس سلم بستی میں مسلم مخالف سرگرمیاں زور وشور سے جاری ہیں۔
دھاراوی کا ۵ سو ایکڑ کا پورا علاقہ، دیکھا جائے تو قبضہ کی جگہ پر بنا ہوا ہے، اور یہاں کونسی
عمارت، تعمیر یا دکان، مکان، جھونپڑا قانون کے مطابق درست ہے؟
اس بستی کو REGULARISE کیا گیا ہے
ورنہ قدم قدم پر یہاں غیر قانونی تعمیرات ہیں جن میں مذہبی تعمیرات بھی شامل ہیں۔
لیکن گذشتہ قتل اور دنگے کے بعد سے بلڈوزر دہشت پھیلائی جا رہی ہے، مسلمانوں کی مذہبی تعمیرات کو نشانہ بنایا جا رہا ہے، اور کچھ کو منہدم کیا جا چکا ہے، مسجد محبوب سبحانی کو منہدم کرنے کی کوشش عوام نے ناکام بنا دی تو احتجاج کرنے والے کئی اہم کارکنوں کو ستایا جا رہا ہے،
نوٹس دی جا رہی ہے، انہیں ایف آئی آر میں گرفتار کرنے کی دھمکی دی جا رہی ہے !!
کیا دھاراوی کو منی گجرات بنایا جا رہا ہے؟
ایک جانب اڈانی گروپ کے منصوبے ہیں۔
دوسری طرف اڈانی کے خلاف ہندو مسلمانوں کی متحدہ اڈانی مخالف مہم ہے۔
تیسری طرف حالیہ لوک سبھا الیکشن جس میں خاص طور پر مسلمانوں نے بڑھ چڑھ کر بی جے پی مخالف پولنگ میں حصہ لیا اور یہاں کی لوک سبھا سیٹ بی جے پی کے ہاتھوں سے نکل کر جاتی رہی۔
چوتھے، مہاراشٹر کی پولس بی جے پی کے ہاتھوں میں ہے !!
ان سب کا ملا جلا اثر، یا عمل ورد عمل داھاراوی میں نظر آ رہا ہے۔
دھاراوی میں اگر یکجہتی قائم رہی تو اڈانی و بی جے پی دونوں کے منصوبے خاک
میں ملتے ہوئے نظر آ سکتے ہیں، لیکن اگر دھاراوی میں ہندو مسلم تنازعہ ہوا،
ٹینشن ہوا، ٹکراؤ ہوا، تو پھر سارے ممبئی میں فرقہ واریت کی آگ لگ جائے گی۔
یہ بات ریکارڈس سے ثابت ہے۔
اسلئے وہ عناصر جو اپنے اقتدار کیلئے نفرت کی دکان کھولے بیٹھے ہیں،
دھاراوی کو ممبئی کی ہندوتوا لیباریٹری بنانے کیلئے پوری کوشش کر رہے ہیں،
یہ بات ہم دھاراوی کے بدلتے ہوئے حالات کے مدنظر کہہ سکتے ہیں۔
اور یاد دلانا چاہتے ہیں، دسمبر ۱۹۹۲ء کے فسادات اور جسٹس شری کرشنا کی جانچ رپورٹ جس میں یہ بتایا گیا ہے کہ ایودھیا میں بابری مسجد کی شہادت کے بعد ممبئی شہر میں ایک بہت ہی سنگین فساد کی ابتدا کہاں سے اور کیسے ہوئی؟
جسٹس سری کرشنا رپوٹ میں کہا گیا کہ ایودھیا میں بابری مسجد کی شہادت کی رپورٹ
مختلف ذرائع سے ممبئی پہنچی، تب چار ساڑھے چار بجے دھاراوی میں ہندوتوا ورکروں نے
جن میں وی ایچ پی، آر ایس ایس، شیو سینا، بجرنگ دل کے لوگ شامل تھے،
وجے ریلی نکالی جس میں دو سو افراد سائکل پر سوار تھے اور دھاراوی کی سڑکوں پر
گھومتے ہوئے کالا قلعہ پہنچے جہاں ایک جلسہ ہوا۔ جسٹس شری کرشنا نے اپنی رپورٹ میں اس وجے یاترا کو بنیادی طور پر ایک بھیانک فساد کی ابتدا قرار دیا۔
کیا اس طرح کی کوئی اور سازش تو جنم نہیں لے رہی ہے؟
دھاراوی کا شمار ممبئی کے بے حد حساس علاقوں میں
ہوا کرتا تھا لیکن ۱۹۹۲ء کے فسادات
کے بعد کئی سیکولر شخصیات اور تنظیموں نے مل جل کر بڑی محنت سے یہاں ہندو مسلم
ایکتا کا ماحول بنایا تھا۔
اب اسے غارت کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے !!
اور اس کے لئے چونکہ بی ایم سی اور پولس کو استعمال کیا جا رہا ہے، مسلم عبادت گاہوں
کو نشانہ بنایا جا رہا ہے، اسلئے بخوبی سمجھا جا سکتا ہے کہ اس پورے معاملے کے پیچھے کون کون سی
طاقتیں سرگرم ہیں؟
اسی لئے یہ محسوس ہوتا ہے کہ دھاراوی کو کہیں گجرات پیٹرن کا استعمال کر کے
ممبئی کی ہندوتوا لیباریٹری بنانے کی سازش تو نہیں کی جا رہی ہے؟
کیونکہ مہاراشٹر اسمبلی کے انتخابات بھی اب سر پر ہیں؟ مسلمانوں کیلئے خاص طور پر یہ بہت ہی مشکل گھڑی ہے کہ قومی اور مقامی سیاست میں وہ قربانی کا بکرا بنتے ہیں لیکن اس سچویشن میں ان کیلئے کیا حکمت عملی کارآمد ہو سکتی ہے، اس
کا وہ اب تک پتہ نہیں چلا سکے ہیں۔
کسی مجبور کی طرح حالات کے رحم وکرم رہنے کے علاوہ ان کے سامنے کوئی اور راستہ نہیں ہے !!
دھاراوی ان کی اسی مجبوری کی ایک اور داستان ہے۔
ممبئی میں غیر قانونی عبادگاہیں، ایک دو نہیں کئی ہزار ہیں، اور ان غیر قانونی عبادت گاہوں میں سب سے زیادہ مندر ہیں، پھر اسے کے بعد مسجدیں ہیں۔ غیر قانونی عبادت گاہوں کے خلاف
کارروائی ہمیشہ لاء اینڈ آرڈر مسئلہ بن جاتی ہے، اسلئے کئی کورٹ آرڈرس میں
اس بات کی وضاحت کی گئی ہے کہ غیر قانونی عبادت گاہوں کے انہدام کے معاملہ میں
کارروائی کا کیا پروسیجر یا ضابطہ ہونا چاہئے۔
دھاراوی میں ان تمام ضابطوں اور پروسیجر کو نظر انداز کیا جا رہا ہے۔ کیوں؟ اسلئے کہ
دھاراوی کی مسجدوں اور مسلم عبادت گاہوں کو محض فرقہ وارانہ سیاست اور فرقہ وارانہ سیاسی مفادات کے تحت کسی فرقہ وارانہ سازش کے تحت ہی
نشانہ بنایا جا رہا ہے۔
اس میں قطعی دو رائے نہیں ہے۔
کچھ ہندوتوا چہرے دھاراوی میں لینڈ جہاد، لینڈ جہاد کر رہے ہیں اور صرف مسجدوں، سبیلوں، درگاہوں، مسلم عبادت گاہوں کے خلاف ہی بی ایم سی، پولس میں شکایت درج کروا رہے ہیں، اور ان کی کیسی پشت پناہی ہے کہ ان کی شکایات پر فوری کارروائی بھی ہو رہی ہے،
اس ظلم کے خلاف دھرنا، مورچہ، مظاہرہ تو مسلمانوں کے حق میں ہی نقصان دہ ہوگا، اسلئے عدالت میں کیا ایکشن لیا جا سکتا ہے اس پر غور ہونا چاہئے۔
بنیادی جنگ تو اڈانی کے دھاراوی پر قبضہ کی جنگ ہے، اور اس کو پوشیدہ رکھنے کیلئے گجرات
پیٹرن کا استعمال دھاراوی میں کیا جا رہا ہے، یہ بات دھاراوی کے ساٹھ فیصد
ہندوؤں کو جس قدر جلد سمجھ میں آ جائے اور وہ اپنے اصلی دشمن کو جلد از جلد پہچان لیں،
یہی بہتر ہے !!!

قدس فورس کے سربراہ جنرل اسماعیل قانی خیریت سے ہیں، ایرانی نیوز ایجنسی

تہران ۲۸ ستمبر۔ ایرانی نیوز ایجنسی نے دعویٰ کیا ہے کہ قدس فورس کے سربراہ جنرل اسماعیل قانی خیریت سے ہیں۔ ایرانی نیوز ایجنسی کے مطابق جنرل قانی بیروت حملے میں محفوظ رہے۔ دوسری جانب اسرائیلی فوج نے حزب اللہ کے سربراہ سید حسن نصر اللہ کو بیروت میں کیے گئے فضائی حملے میں شہید کرنے کا دعویٰ کر دیا ہے جبکہ حزب اللہ کے ذرائع کا کہنا ہے کہ حسن نصر اللہ سے گزشتہ شام سے رابطہ نہیں ہو پا رہا۔ اسرائیلی فوج نے حزب اللہ کے سینئر رہنما علی کرکی کے بھی فضائی حملے میں مارے جانے کا دعویٰ کیا ہے، اسرائیل نے گزشتہ روز بیروت میں بنکر بسٹر میزائل حملہ کیا تھا جس کا ہدف حسن نصر اللہ تھے۔ علاوہ ازیں ایرانی سپریم لیڈر آیت اللہ خامنہ ای کو محفوظ مقام پر منتقل کر دیا گیا۔ غیر ملکی میڈیا کے مطابق آیت اللہ خامنہ ای کو سخت حفاظتی اقدامات کے ساتھ محفوظ مقام پر منتقل کیا گیا ہے۔

ایرانی سپریم لیڈر آیت اللہ خامنہ ای محفوظ مقام پر منتقل

حزب اللہ سربراہ کی شہادت کے بعد احتیاطی تدابیر

تہران، ۲۸ ستمبر۔ ایرانی سپریم لیڈر آیت اللہ خامنہ ای کو محفوظ مقام پر منتقل کر دیا گیا۔ غیر ملکی میڈیا کے مطابق آیت اللہ خامنہ ای کو سخت حفاظتی اقدامات کے ساتھ محفوظ مقام پر منتقل کیا گیا ہے۔ واضح رہے کہ حزب اللہ کے سربراہ سید حسن نصر اللہ پر بیروت میں ہونے والے اسرائیلی حملے کے بعد ایرانی سپریم لیڈر آیت اللہ خامنہ ای کو محفوظ مقام پر منتقل کرنے کی خبر سامنے آئی ہے۔ یاد رہے کہ اسرائیلی فوج نے حزب اللہ کے سربراہ سید حسن نصر اللہ کو فضائی حملے میں شہید کرنے کا دعویٰ کیا ہے جبکہ حزب اللہ کے ذرائع کا کہنا ہے کہ حسن نصر اللہ سے گزشتہ شام سے رابطہ نہیں ہو پا رہا۔ اسرائیلی فوج نے حزب اللہ کے سینئر رہنما علی کرکی کے بھی فضائی حملے میں مارے جانے کا دعویٰ کیا ہے، اسرائیل نے گزشتہ روز بیروت میں بنکر بسٹر میزائل حملہ کیا تھا جس کا ہدف حسن نصر اللہ تھے۔ غیر ملکی میڈیا کے مطابق حزب اللہ ذرائع کا کہنا ہے کہ حسن نصر اللہ سے رابطہ گزشتہ شام سے منقطع ہے تاہم ذرائع نے ان کے جاں بحق ہونے کی تصدیق بھی نہیں کی۔

صہیونی مجرم حزب اللہ کو نقصان پہنچانے کیلئے بہت معمولی ہیں: خامنہ ای

تہران، ۲۸ ستمبر۔ ایران کے سپریم لیڈر آیت اللہ خامنہ ای نے کہا ہے کہ صہیونی مجرم جان لیں کہ وہ حزب اللہ کو کوئی بڑا نقصان پہنچانے کے لیے بہت ہی معمولی ہیں۔ اپنے بیان میں آیت اللہ خامنہ ای نے کہا ہے کہ صہیونی حکومت کے حکمراں دہشت گرد گروہ نے غزہ میں جاری مجرمانہ جنگ سے کوئی سبق نہیں سیکھا۔ انہوں نے کہا ہے کہ خطے کی تمام مزاحمتی قوتیں شانہ بشانہ کھڑی ہیں اور حزب اللہ کی حمایت کرتی ہیں، خطے کی تقدیر کا تعین مزاحمتی قوتوں کے ذریعے کیا جائے گا، حزب اللہ سب سے آگے ہے۔ آیت اللہ خامنہ ای نے یہ بھی کہا کہ خدا کے فضل سے لبنان حملہ آور، شریر اور بدنام دشمن کو اپنے اعمال پر نادم کرے گا، تمام مسلمانوں پر فرض ہے کہ وہ لبنان کے لوگوں اور حزب اللہ کے ساتھ کھڑے ہوں اور مدد کریں۔

روس: پیٹرول پمپ پر دھماکہ، ۱۲ افراد ہلاک

ماسکو، ۲۸ ستمبر۔ روس کے علاقے داغستان میں ایک پیٹرول پمپ پر ہونے والے دھماکے کے نتیجے میں 12 افراد ہلاک ہو گئے ہیں، جن میں 2 بچے بھی شامل ہیں۔ غیر ملکی خبر رساں ادارے 'رائٹرز' کے مطابق وزارت صحت نے بیان میں کہا کہ روز علاقائی دارالحکومت ملچکلا کے باہر ہونے والے اس دھماکے میں 23 افراد زخمی بھی ہوئے۔ روس کی سرکاری خبر رساں ایجنسی آر آئی اے کے مطابق وزیر صحت کے معاون الیکسی کوزنیٹسوف نے بتایا کہ 4 افراد اب بھی ہسپتال میں زیر علاج ہیں، جن میں سے ایک کی حالت تشویشناک ہے۔ ریجنل پاور آپریٹر ڈاگیرگو نے جمعہ کو بتایا کہ قریبی اضلاع میں بجلی کی فراہمی جزوی طور پر متاثر ہوئی ہے، مقامی حکام کا کہنا ہے کہ ضلع میں ایمرجنسی نافذ کر دی گئی ہے۔ روس میں سنگین جرائم سے نمٹنے والی تحقیقاتی کمیٹی کا کہنا ہے کہ اس دھماکے نے ایک فوجداری مقدمہ کھول دیا ہے، واقعے کے حوالے سے تحقیقات کر رہے ہیں۔ مقامی حکام نے 28 ستمبر کو علاقے میں یوم سوگ کا اعلان کیا ہے۔

چین اور برازیل کا یوکرین امن منصوبہ، ولادیمیر زیلنسکی کا اظہار برہمی

کیف، ۲۸ ستمبر۔ چین اور برازیل نے یوکرین میں روس کی جنگ کے خاتمے کے منصوبے کے لیے ترقی پذیر ممالک کو اکٹھا کرنے کی کوششوں پر زور دیا ہے۔ جبکہ یوکرین کے صدر ولادیمیر زیلنسکی نے اس اقدام کو ماسکو کے مفادات قرار دیتے ہوئے مسترد کر دیا۔ ڈان اخبار میں شائع خبر رساں ایجنسیوں کی رپورٹ کے مطابق ولادیمیر زیلنسکی نے اقوام متحدہ میں اپنے خطاب میں چین اور برازیل کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ یوکرین کو امن معاہدے کو قبول کرنے پر مجبور کرنا زبردستی کے مترادف ہے۔ چین کے وزیر خارجہ وانگ یی اور برازیل کی خارجہ پالیسی کے مشیر سیلسو اموریم کی زیر صدارت اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے اجلاس کے موقع پر 17 ممالک نے شرکت کی۔ وانگ یی نے صحافیوں کو بتایا کہ انہوں نے جنگ میں اضافوں کو روکنے، تباہی پھیلانے والے ہتھیاروں کے استعمال سے بچاؤ اور جوہری بجلی گھروں پر حملوں کو روکنے کی ضرورت پر تبادلہ خیال کیا۔ وانگ یی نے کہا کہ روس اور یوکرین ہمسایہ ممالک ہیں جنہیں ایک دوسرے سے دور نہیں کیا جا سکتا اور ہم آہنگی ہی واحد راستہ ہے۔

بیروت میں امریکی بنکر بسٹر بم استعمال کیے گئے: ایرانی وزیرِ خارجہ کا اسرائیل پر الزام

بیروت، ۲۸ ستمبر۔ ایرانی وزیر خارجہ عباس عراقچی نے اسرائیل پر الزام عائد کیا ہے کہ اس نے جمعے کے روز بیروت پر حملے کے لیے کئی امریکی" بنکر بسٹر" (مورچہ شکن) بم استعمال کیے ہیں۔ انہوں نے مشرق اوسط کے بارے میں اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا،" ابھی صبح ہی اسرائیلی حکومت نے بیروت میں رہائشی علاقوں کو نشانہ بنانے کے لیے 5000 پاؤنڈ وزنی بنکر بسٹر بموں کا استعمال کیا جو انہیں امریکہ نے تحفے میں دیئے۔" ایک سینئر اسرائیلی اہلکار نے بتایا کہ جمعہ کو بیروت کے مضافات میں واقع گروپ کے مرکزی ہیڈ کوارٹر پر اسرائیلی حملے کا مبینہ ہدف حزب اللہ کے سینئر کمانڈر تھے لیکن یہ کہنا بہت حد تک قبل از وقت ہو گا کہ آیا اس حملے میں حزب اللہ کے رہنما سید حسن نصر اللہ ہلاک ہوئے۔

یونان میں دوران پولیس حراست پاکستانی تارکین وطن کی موت، تحقیقات شروع

ایتھنز، ۲۸ ستمبر۔ یورپی ملک یونان کے دارالحکومت ایتھنز کے ایک تھانے میں دوران حراست 37 سالہ پاکستانی تارکین وطن کی موت ہو گئی، جس کی تحقیقات یونانی حکام کی جانب سے شروع کر دی گئی ہے۔ غیر ملکی خبر رساں اداروں کی رپورٹ کے مطابق محمد کامران عاشق کی لاش تھانے میں 21 ستمبر کی صبح ڈیوٹی پر مامور پولیس افسر کو ملی تھی۔ پولیس کے مطابق موت کی وجوہات جاننے کے لیے تحقیقات کی جا رہی ہیں۔ پولیس کے مطابق محمد کامران عاشق کو مبینہ طور پر ہراساں کرنے کے الزام پر 18 ستمبر کو حراست میں لیا گیا تھا، جس پر کوئی مقدمہ درج نہیں کیا گیا تھا۔ انہوں نے بتایا کہ زخمی کامران عاشق کو گرفتاری کے لیے مزاحمت کرنے اور غیر ملکی املاک کو نقصان پہنچانے پر کئی ماہ کے لیے قید کی سزا سنائی گئی تھی۔ پولیس نے بتایا کہ کامران عاشق کو دیگر قیدیوں کے ساتھ جھگڑے کے سبب دوسری جیل منتقلی تک تھانے میں رکھا گیا تھا، جہاں پر کیمرے سے نگرانی کا نظام موجود نہیں تھا۔ کامران عاشق کی وکیل ماریہ اسفیٹسو نے کامران کی گرفتاری کی ایک مختلف تاریخ بتائی، انہوں نے کہا کہ کامران کے پاس رہائشی اجازت نامہ تھا اور وہ بطور ڈلیوری ڈرائیور کام کر رہے تھے۔

اسرائیلی فوج نے مزید تین ریزرو بٹالینز کو سنٹرل کمانڈ کے تحت متحرک کر دیا

تل ابیب، ۲۸ ستمبر۔ اسرائیل نے علاقے میں جاری جنگی آگ کے دوران مزید تین ریزرو بٹالینز کو متحرک کر دیا ہے۔ یہ تینوں بٹالینز اسرائیلی سنٹرل کمانڈ کے تحت کام کریں گی۔ اسرائیل کی طرف سے کہا گیا ہے کہ یہ نئی نفری یہودی تعطیلات کے پیش نظر کی گئی ہے جو آنے والے دنوں میں ہوں گی تا کہ سخت کشیدگی کے ماحول میں یہودی آبادی محفوظ رہ سکے اور انہیں کسی ردعمل کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ معلوم ہوا ہے کہ اسرائیلی فوج نے مغربی کنارے اور اس سے ملحقہ علاقوں کے لیے تین بٹالینز نفری مزید مانگی ہیں۔

نیتن یاہو کو روکنے میں ناکامی پر افسوس ہے: سربراہ یورپی یونین

نیویارک، ۲۸ ستمبر۔ یورپی یونین کے خارجہ امور کے سربراہ جوزپ بوریل نے جمعہ کو اس بات پر افسوس کا اظہار کیا کہ امریکہ سمیت کوئی بھی طاقت اسرائیلی وزیر اعظم بنجمن نیتن یاہو کو "روک" نہیں سکتی اور یہ کہ وہ غزہ اور لبنان میں مزاحمت کاروں کو کچلنے کے لیے پرعزم ہیں۔ بوریل نے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں شرکت کے دوران صحافیوں کو بتایا،" ہم یہ کر سکتے ہیں کہ جنگ بندی کے لیے تمام تر سفارتی دباؤ ڈالا جائے لیکن لگتا ہے کہ کوئی بھی نیتن یاہو کو غزہ میں اور نہ ہی مغربی کنارے میں روک سکتا ہے۔" بوریل نے فرانس اور امریکہ کی طرف سے لبنان میں 21 روزہ جنگ بندی کے اقدام کی حمایت کی جسے اسرائیل نے غیر اہم سمجھ کر نظر انداز کر دیا ہے جبکہ اس نے حزب اللہ کے اہداف پر حملے تیز کر دیئے ہیں جن میں سینکڑوں افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ بوریل نے کہا، نیتن یاہو نے واضح کر دیا ہے کہ اسرائیل حزب اللہ کے تباہ ہونے تک نہیں رکیں گے جیسا کہ اسرائیل نے غزہ میں حزب اللہ کے ساتھی اور ایرانی حمایت یافتہ حماس کے خلاف تقریباً ایک سال پہلے کیا تھا۔ بوریل نے کہا، اگر حزب اللہ کی تباہی بھی حماس کی طرح ہونی ہے تو پھر ہم ایک طویل جنگ کی طرف جا رہے ہیں۔ یورپی یونین کے خارجہ امور کے سبکدوش ہونے والے سربراہ نے دوبارہ امریکہ سے سفارت کاری کو متنوع کرنے کا مطالبہ کیا جس نے کئی مہینوں سے غزہ جنگ بندی معاہدہ طے کرنے کی ناکام کوشش کی ہے جس میں یرغمالیوں کی رہائی بھی شامل ہوگی۔

یہ مشرق وسطیٰ اور دنیا کیلئے نازک لمحہ ہے: بلنکن

واشنگٹن، ۲۸ ستمبر۔ لبنانی دارالحکومت کے علاقے جنوبی الضاحیہ پر اسرائیلی حملے کے بعد، امریکی وزیر خارجہ بلنکن نے جمعہ کو کہا کہ یہ لمحہ مشرق وسطیٰ اور دنیا کے لیے نازک ہے۔ امریکہ اور فرانس نے اسرائیل اور لبنانی حزب اللہ کے درمیان جنگ بندی کا مطالبہ کیا تو اسرائیل کی طرف سے جنگ بندی کی تجویز کو نظر انداز کر دیا گیا۔ بلنکن نے اقوام متحدہ میں سفارتی اجلاسوں کے ایک ہفتے کے اختتام پر ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ سب سے اہم چیز جو سفارت کاری کے ذریعے کی جانی چاہیے وہ یہ ہے کہ پہلے دونوں سمتوں میں آگ کو روکنے کی کوشش کی جائے اور پھر وقت کا استعمال کیا جائے۔ ایک جنگ بندی ہمیں ایک وسیع تر سفارت کاری کر کے معاہدے تک پہنچنے کے امکان پر بات کرنے کی اجازت دیتی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ سفارتی راستہ اس وقت مشکل معلوم ہو سکتا ہے لیکن یہ اب بھی موجود ہے اور ہماری رائے میں یہ ضروری ہے۔ ہم پوری شدت سے اپنا کام جاری رکھیں گے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ مشرق وسطیٰ میں بڑھتے ہوئے تشدد کے درمیان اگر ہمارے مفادات پر حملہ ہوا تو واشنگٹن تمام ضروری اقدامات کرے گا۔

امریکی ریاستوں میں طوفان اور سیلاب سے ۴۱ اموات

واشنگٹن، ۲۸ ستمبر۔ امریکہ کی جنوب مشرقی ریاستوں میں طوفان اور سیلاب کے باعث 41 اموات ہوئی ہیں۔ امریکی میڈیا کے مطابق فلوریڈا کے بگ بینڈ ریجن میں 140 میل فی گھنٹے کی رفتار سے ہوائیں چل رہی ہیں جن کی وجہ سے گھروں کو نقصان پہنچا ہے۔ فلوریڈا کے جزیرہ سیڈار کی میں آندھی سے سمندر میں کشتیاں الٹ گئیں۔ امریکی میڈیا کا کہنا ہے کہ امریکا کی ریاستوں فلوریڈا اور ورجینیا میں 48 لاکھ افراد بجلی سے محروم ہو گئے ہیں۔ طوفان سے متاثر ریاستوں میں 900 پروازیں منسوخ اور 3300 پروازیں تاخیر کا شکار ہو گئیں۔ سمندری طوفان کمزور ہو کر کیٹیگری 1 کا ہو گیا ہے، گزشتہ روز یہ کیٹیگری 4 کا تھا۔

شمالی ہند کی خبریں ....

کانگریس تقسیم ہند اور دہشت گردی کی ذمہ دار

وزیر اعلیٰ یوپی کا قدیم پارٹی پر سنگین الزام، رام مندر کے لیے لاکھوں قربانیوں کا تذکرہ

لکھنو۔ ۲۸ ستمبر: اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے کانگریس پر سخت نشانہ لگایا۔ اس دوران انہوں نے کانگریس کو ملک کی تقسیم اور دہشت گردی کا ذمہ دار ٹھہراتے ہوئے کئی سوالات اٹھائے۔ یوگی آدتیہ ناتھ نے کشمیر کے آرٹیکل 370 اور رام مندر کا بھی ذکر کیا۔ انہوں نے ہریانہ میں پچھلی کانگریس حکومت پر بھی سوالات اٹھائے اور کہا کہ ان کے دور حکومت میں لینڈ مافیا سرگرم تھا، وہیں بی جے پی نے ترقی کی نئی جہتیں قائم کیں۔ یوگی آدتیہ ناتھ ہفتہ کو فرید آباد این آئی ٹی اسمبلی میں واقع ڈبوا منڈی میں منعقدہ جلسہ عام سے خطاب کر رہے تھے۔ یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا کہ وہ رام للا کی سرزمین سے فرید آباد پہنچے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہندوؤں نے رام للا کی جائے پیدائش کے لیے 76 بڑی لڑائیاں لڑیں۔ ایودھیا میں رام مندر کی تعمیر کے لیے لاکھوں ہندوؤں اور سکھوں نے قربانیاں دیں۔ لیکن کانگریس نے تنازعہ کھڑا کر کے رام مندر نہیں بننے دیا۔ جس تنازعہ کو کانگریس 65 سال میں حل نہیں کر سکی اسے پی ایم مودی نے حل کر دیا۔ انہوں نے سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ کیا کانگریس کبھی ایودھیا میں رام مندر کی تعمیر کروانے میں کامیاب ہوتی؟ کانگریس پر نشانہ لگاتے ہوئے سی ایم یوگی نے کہا کہ ملک کے تمام مسائل کانگریس کی وجہ سے ہیں۔ تقسیم کے سانحہ سے لے کر دہشت گردی تک ملک کو جن مسائل کا سامنا ہے وہ کانگریس کا تعاون ہے۔ ہندوستان مضبوط ہوگا، بی جے پی مضبوط ہوگی تو ایک دن ہرے رام، ہرے کرشنا کی آواز سنائی دے گی۔ سی ایم یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا کہ اتر پردیش میں ساڑھے سات سال میں ایک بھی فساد نہیں ہوا ہے۔ فسادی اب جیل میں ہیں یا جہنم کے سفر پر ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی کا مطلب ہے کہ بغیر کسی امتیاز کے سرکاری اسکیموں سے سب کو فائدہ پہنچانا۔ سی ایم یوگی نے کانگریس پر سوال اٹھاتے ہوئے کہا، کیا دہشت گردی کو جنم دینے والی دفعہ 370 کو کانگریس کے دور میں ختم کیا جائے گا؟ 10 سال پہلے کانگریس کے دور حکومت میں ہریانہ میں کان کنی، جنگلات اور لینڈ مافیا سرگرم تھے۔ بی جے پی نے ہریانہ میں ترقی کی نئی جہتیں قائم کیں۔

انکاؤنٹر میں گولی لگنے سے شاطر مجرم زخمی

کانپور۔ ۲۸ ستمبر: گوجینی تھانہ علاقہ کے پنڈت پورگاؤں کے قریب جمعہ کی صبح گاڑیوں کی چیکنگ کے دوران پولیس کے ساتھ تصادم میں ایک شاطر مجرم گولی لگنے زخمی ہو گیا۔ پولیس ٹیم نے اسے علاج کے لیے اسپتال میں داخل کرایا ہے۔ پولیس کا کہنا ہے کہ وہ فوجداری مقدمات میں پہلے بھی جیل جا چکا ہے۔ ڈپٹی کمشنر آف پولیس ساؤتھ زون انکیتا شرما نے بتایا کہ اس علاقے میں حال ہی میں چین اسنیچنگ کے واقعات رونما ہو رہے ہیں، جس کے باعث پولیس ٹیمیں مشتبہ مجرموں کی تلاش میں مصروف ہو گئیں۔ اسی سلسلے میں جمعہ کی صبح پولیس تھانہ گوجینی علاقہ کے پنڈت پورگاؤں کے نزدیک مشتبہ مجرموں کی تلاش میں گاڑیوں کی چیکنگ کر رہی تھی۔ اسی دوران وہاں سے ایک مشکوک نوجوان گزرا، تو اس نے اپنی موٹر سائیکل تیز کر دی اور گاڑی آگے بڑھا دی۔ اس پر پولیس ٹیم اسی تھانہ کی حدود میں ایک اور مقام پر گاڑیوں کی چیکنگ میں مصروف تھی۔ بھاگتے ہوئے اچانک ملزم کی موٹر سائیکل بے قابو ہو کر گر گئی۔ جب پولیس ٹیم نے اسے گھیرنا شروع کیا تو اس نے پولیس ٹیم پر فائرنگ شروع کر دی۔ تاہم، اپنی حفاظت کے پیش نظر پولیس ٹیم نے جوابی کارروائی کی اور فائرنگ کی۔ فائرنگ کے دوران مشتبہ نوجوان گولی لگنے سے زخمی ہو گیا۔ پولیس ٹیم نے اسے فوری طور پر علاج کے لیے قریبی اسپتال بھیج دیا۔

موہت قتل کیس میں ۸ واں ملزم گرفتار

فرید آباد۔ ۲۸ ستمبر: پولیس سے بچنے کے لیے وہ مسلسل جگہ بدل رہا تھا۔ فرید آباد ضلع میں، پولیس نے جمعہ کو موہت قتل کیس کے 18 ویں مفرور ملزم کو گرفتار کر لیا۔ گرفتار ملزم کی شناخت امیت عرف اجے (50) کے طور پر کی گئی ہے جو پلول کا رہنے والا ہے۔ اب فرید آباد کی راجیو کالونی میں رہتا ہے۔ 26 اکتوبر 2022 کو متوفی موہت کی بیوی نے بھوپانی پولیس اسٹیشن میں شکایت درج کروائی جس میں اس نے بتایا کہ 25/26 اکتوبر کی رات کو ملزم اور اس کے 17-18 دیگر ساتھیوں نے موہت اور اس کے ساتھی نوین کو مار مار کر شدید زخمی کر دیا۔ کلہاڑیوں، لاٹھیوں اور ڈنڈوں سے یہ حملہ کیا۔ سینئر پولیس افسران موقع پر پہنچے اور موہت اور نوین کو اسپتال لے گئے جہاں ڈاکٹر نے موہت کو مردہ قرار دیا۔ موہت کی بیوی کی شکایت پر ملزمان کے خلاف مقدمہ درج کر کے ان کی تلاش شروع کر دی گئی۔ اس معاملے میں کارروائی کرتے ہوئے کرائم برانچ ڈی ایل ایف نے 26 اکتوبر 2022 کو ہی اس جرم کے مرکزی ملزم کرن کو گرفتار کیا تھا۔ اس کے بعد ملزم کرن کے والد مکیش اور دیگر ساتھیوں کو گرفتار کر لیا گیا۔ اس معاملے میں ملزم امیت مفرور تھا اور پولیس کے ہاتھوں پکڑے جانے سے بچنے کے لیے مسلسل جگہ بدل رہا تھا۔ معاملے میں مزید کارروائی کرتے ہوئے کرائم برانچ کی ٹیم نے خفیہ ذرائع سے ملنے والی معلومات کی بنیاد پر امتکو 25 ستمبر کو سیکٹر 88 ورلڈ اسٹریٹ سے گرفتار کیا تھا۔ ملزم کو عدالت میں پیش کر کے ایک روزہ ریمانڈ پر پولیس کے حوالے کر دیا گیا۔ اس معاملے میں پوچھ گچھ کی گئی جس میں انکشاف ہوا کہ ملزم ڈیبا کے رہنے والے موہت کے قتل میں ملوث تھا۔ پولیس کی پوچھ گچھ میں معلوم ہوا کہ دونوں فریقین میں کسی بات پر دشمنی تھی جس کی وجہ سے ملزمان نے موہت کا قتل کیا۔ تفتیش کے بعد ملزم کو عدالت میں پیش کر کے جیل بھیج دیا گیا۔

قرآن کریم پوری انسانیت کیلئے دستور حیات: مظفر احسن رحمانی

مکتب 'معہد رحمانی' میں بچوں کے قرآن کے آغاز کے موقع پر جواں سال عالم دین کا خطاب

در بھنگہ۔ ۲۸ ستمبر: (محمد رفیع ساگر) قرآن کریم ایک آفاقی کتاب ہے جس کے حفاظت کی ذمہ داری خود اللہ نے لیا ہے ساتھ ہی یہ کتاب پوری انسانیت کے لئے دستور حیات ہے۔ ان خیالات کا اظہار علاقے کے موقر جواں سال عالم دین الحاج مولانا مظفر احسن رحمانی معتمد رابطہ عامہ دارالعلوم سبیل الفلاح جالے نے مکتب "معہد رحمانی" (زیر اہتمام دارالعلوم سبیل الفلاح جالے) میں صفیہ انجم بنت مولانا مظفر احسن رحمانی کشف عالیہ بنت محمد حشمت علی شیخ محلہ ماہ نور اشفاق بنت محمد اشفاق شیخ محلہ محمد اشہد اقبال ابن ظفر اقبال کے قرآن کریم کے آغاز کے موقع پر کیا۔ مولانا رحمانی نے کہا کہ دنیا میں اگر انقلاب لانا ہو تو ضروری ہے کہ مسلمان اپنے بچوں کو قرآنی تعلیمات سے جوڑیں آپ کے بچے جہاں اعلی معیاری عصری درسگاہوں میں پڑھتے ہیں وہیں اس بات کی بھی ضرورت ہے کہ وہ اسکول سے فارغ ہو کر مکاتب کا بھی رخ کریں جہاں اسلامی تعلیمات فرائض و واجبات ضروری دینی معلومات کے ساتھ بنیادی اور اہم معلومات قرآن و حدیث کی روشنی میں سیکھ سکیں تب کہیں جا کر ایک خوبصورت معاشرہ تشکیل دینے میں ہم کامیاب ہو سکتے ہیں اس موقعہ پر مکتب" معہد رحمانی" میں پڑھنے والے بچوں کو خصوصی طور پر مولانا رحمانی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قرآن کے پڑھنے کا جس طرح حق ہے اس طرح پڑھنے پر توجہ دینے کی ضرورت ہے مخارج کی ادائیگی کے ساتھ لہجے کی بہتری کے لئے بھی کوشش کرنی چاہئے ہم قرآن اسی طرح پڑھیں طرح صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی درسگاہ میں پڑھا مولانا رحمانی نے اس بات پر بھی تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اکثر مکاتب میں بچوں کو رسمی طور پر قرآن پڑھانے کا رواج ہوتا جا رہا ہے جو نسلوں کے لئے تباہی کا سبب ہے اور والدین بھی دیگر علوم میں توجہ اور وقت دینے کے لئے تیار ہوتے ہیں لیکن افسوس کی بات یہ ہیکہ وہ قرآنی اور دینی تعلیم کو رسمی طور پر پڑھا کر اپنی ذمہ داری سے سبکدوش ہونا چاہتے ہیں یہ مختصر مگر جامع پروگرام کا آغاز ثریا نیاز کی تلاوت کلام پاک سے ہوا جب کہ حضور کی شان میں عالیہ کشف نے نذرانہ عقیدت پیش کیا۔ مولانا رحمانی کی دعا پر پروگرام اختتام کو پہونچا اس موقعہ پر حافظ نوید احسن کلیم اللہ سیفی محمد صارم کے علاوہ مکتب کی استانی عفیفہ نشاط صباحت نیاز عائشہ مظفر پروگرام کو کامیاب بنانے میں تعاون پیش کیا۔

رحمانی ۳۰ کے ارسلان ملک ترکی اسکالرشپ کیلئے منتخب

پٹنہ۔ ۲۸ ستمبر: رحمانی 30 کو یہ اعلان کرتے ہوئے فخر محسوس ہو رہا ہے کہ ہمارے طالب علم ارسلان ملک نے معزز ترکی اسکالرشپ پروگرام میں کامیابی حاصل کی ہے۔ محمد ارسلان ملک کا انتخاب آیدن عدنان مندرس یونیورسٹی کے بیچلر آف میڈیسن پروگرام میں ہوا ہے، جوان کی محنت اور جد و جہد کا ثبوت ہے۔ ترکی اسکالرشپ پروگرام جامع مدد فراہم کرتا ہے، جس میں ترکی جانے اور واپس آنے کی ہوائی جہاز کی سالانہ فری ٹکٹ، آرام دہ رہائش، مکمل ٹیوشن فیس، کھانے اور تقریباً 8500 بھارتی روپے کے حساب سے ماہانہ وظیفہ شامل ہیں۔ یہ فراخدلانہ اسکالرشپ طلبہ و طالبات کو مالی بوجھ کے بغیر اپنی تعلیم پر توجہ مرکوز کرنے کی سہولت فراہم کرتی ہے۔ ہم دل کی گہرائیوں سے جناب ڈاکٹر ذیشان صدیقی، ایم ڈی، جانز ہاپکنز ہاسپیٹل، امریکہ (MD Johns Hopkins Hospital, USA) کا شکریہ ادا کرتے ہیں، جن کی رہنمائی اور سرپرستی ارسلان ملک کی کامیابی میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ ڈاکٹر صدیقی کی حمایت نہ صرف ارسلان کے لیے فائدہ مند رہی ہے بلکہ یہ رحمانی 30 کے بہت سے مستقبل کے طبی طلبہ و طالبات کے لیے بھی تحریک کا باعث بنے گی، اور آئندہ سالوں میں مزید طلبہ و طالبات اس پروگرام سے مستفید ہوں گے۔ انشاء اللہ ترکی اسکالرشپ پروگرام ایک انتہائی مسابقتی عالمی اقدام ہے۔ ارسلان کی کامیابی اس کی عزم و حوصلہ اور رحمانی 30 کے تربیت دینے والے ماحول کی عکاسی کرتی ہے۔ حضرت امیر شریعت مولانا احمد ولی فیصل رحمانی صاحب نے ذاتی طور پر ارسلان اور اس کے خاندان اور ٹیم رحمانی 30 کو مبارکباد دی ہے، اور یہ بات واضح کی کہ محنت اور ثابت قدمی کسی بھی رکاوٹ کو عبور کر سکتی ہے۔ یہ کامیابی ہمیں ایک نئی امید دیتی ہے کہ آئندہ بھی ہم مل کر نئے اہداف حاصل کر سکتے ہیں۔

نابالغ لڑکی کی پھانسی لگا کر خودکشی

بھدوہی۔ ۲۸ ستمبر: بھدوہی شہر کے ایک نجی اسپتال میں ایک نابالغ لڑکی نے پھانسی لگا کر خودکشی کر لی۔ لڑکی کی ماں اسپتال میں بطور نرس کام کرتی ہے۔ اسپتال کو سرکاری اسپتال میں کنٹریکٹ پر کام کرنے والے ڈاکٹر چلاتے ہیں۔ بھدوہی کے ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس تیجویر سنگھ کے مطابق بھدوہی قصبہ واقع ملا تالاب پر چلنے والا جیون پرتیا کلینک کے دوسری منزل کے کمرے میں خوشی (16) بیٹی ادے شنکر ساکن ککر وٹھی تھانہ بھدوہی نے اپنی ساڑھی کے پھندے سے پھانسی لگا کر خودکشی کر لی۔ اطلاع ملنے پر ایریا آفیسر بھدوہی، مقامی پولیس اور فیلڈ یونٹ کی ٹیم نے جائے وقوعہ کا معائنہ کیا، لاش کو قبضے میں لے کر واقعے کی تحقیقات شروع کر دی۔

CLASSIFIED کلاسیفائیڈ ممبئی اردو نیوز

WANTED
Rrquired DTP Operater for Advertising Agency at Saki Naka, Should Know Corel draw, Photo Shop, Fluent in English
9322241222

عملیات
مفت روحانی علاج کوئی فیس نہیں، کاروبار، نوکری، شادی، محبت میں رکاوٹ، جائیداد کا مسئلہ، گھریلو جھگڑے، تمام بیماریاں جیسے شوگر، جوڑوں میں درد، پیٹ میں گڑبڑ، تمام علاج مفت ہوگا۔ حاجی صاحب
8108556989 پر فون کریں۔

ضرورت ہے
کیٹنگ کیلئے تجربہ کار مرد/خواتین باورچی (بریانی کے پکوان) کی ضرورت ہے۔
رابطہ کریں: 98925 07383

مریم مہندی کون
شادی بیاہ کے موقع پر آپ کے ہاتھوں کی مہندی کی ڈیزائن میں نکھار اور رنگت لانے کے لئے استعمال کریں
مریم مہندی کون،
استعمال کرنے پر کلر کی گارنٹی
موبائل نمبر: 9892768857

ممبئی اردو نیوز
Mumbai Urdu News
کلاسیفائڈ اشتہارات
کلاسیفائڈ ڈسپلے: ۸۰ روپے اسکوائر سینٹی میٹر، کم سے کم سائز 5x4 سینٹی میٹر
لائن ایڈ: ۳۰۰ روپے، ۲۰ الفاظ، ہر زائد الفاظ پر ۲۰ روپے، ۵۰ الفاظ تک
اسکیم
۳ اشتہار پر ۱ اشتہار مفت
۵ اشتہار پر ۲ اشتہار مفت
۱۰ اشتہار پر ۵ اشتہار مفت
۱۵ اشتہار پر ۸ اشتہار مفت
۲۰ اشتہار پر ۱۱ اشتہار مفت
۲۵ اشتہار پر ۱۴ اشتہار مفت
۳۵ اشتہار پر ۲۰ اشتہار مفت
اشتہارات کے لیے رابطہ کریں:
Tel.: 23064098 / 23078628
23088307 / 23054433
advt@mumbaiurdunews.com

صفحہ آخر اور صفحہ اول کے پینل پر خصوصی رعایت
پینل کے کفایتی پیشکش کا فائدہ اٹھائیں
زیادہ بکنگ کیلئے خصوصی رعایتی اسکیم
Discount
Discount
Tel. 022-2305 4433 - 2309 5544
advt@mumbaiurdunews.com

آج کی حدیث

سو شہیدوں کا ثواب

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "میری امت کے بگاڑ کے زمانہ میں (یعنی جب امت میں دین سے بے رغبتی اور فرائض اسلام سے غفلت کا بگاڑ ہر طرف پھیلا ہوا ہو اور کفر و شرک اور الحاد کا غلبہ دین پر عمل کرنے والوں کی زندگی دوبھر کئے ہوئے ہو) جو شخص میری سنّت پر کاربند رہے گا اس کو سو شہیدوں کا ثواب ملے گا۔" (مشکوٰۃ)

احتراماً اسے کاٹ کر محفوظ کرلیں

صفحہ آخر اور صفحہ اول کے پینل پر خصوصی رعایت
پینل کے کفایتی پیشکش کا فائدہ اٹھائیں
زیادہ بکنگ کیلئے خصوصی رعایتی اسکیم
Discount
Discount
Tel. 022-2305 4433 - 2309 5544
advt@mumbaiurdunews.com

ممبئی میں دہشت گردانہ حملے کا خطرہ، سیکوریٹی فورسز الرٹ

تمام مندروں کو مستعد رہنے کی ہدایت، اہم ریلوے اسٹیشنوں، بس اسٹینڈز، مالز اور دیگر عوامی مقامات پر اضافی چوکسی

تہواروں اور اسمبلی چناؤ کے مدنظر پولیس کی موک ڈرل، انسداد دہشت گردی فورس کو بھی فعال کر دیا گیا

ممبئی ۲۸ر ستمبر: (فرحان حنیف وارثی) شہری پولیس نے ممبئی کے تمام مندروں کو الرٹ رہنے اور احتیاط کے طور پر کسی بھی مشکوک سرگرمی کی اطلاع دینے کی ہدایت کی ہے۔ پولیس کو دہشت گردانہ حملے کے خطرے کی اطلاع ملنے کے بعد ممبئی بھر میں سیکورٹی بڑھا دی گئی ہے۔ ممبئی پولیس نے کہا کہ مذہبی مقامات اور دیگر پرہجوم مقامات پر سخت حفاظتی انتظامات کیے گئے ہیں۔ خبر رساں ایجنسی اے این آئی نے ممبئی پولیس کے حوالے سے بتایا کہ ممبئی کے تمام مندروں کو الرٹ رہنے اور کسی بھی مشتبہ سرگرمی کی اطلاع دینے کی ہدایت کی ہے۔

این ڈی ٹی وی نے نامعلوم ذرائع کے حوالے سے رپورٹ کیا کہ پولیس اہلکاروں کو مذہبی اور ہجوم والے مقامات پر موک ڈرل کرنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ ممبئی میں ڈپٹی کمشنر آف پولیس (ڈی سی پیز) کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ اپنے متعلقہ زون میں حفاظتی اقدامات کو بڑھانے پر توجہ دیں۔ ذرائع نے مزید انکشاف کیا کہ شہر بھر کے مندروں کو احتیاطی اقدام کے طور پر چوکس رہنے اور کسی بھی مشکوک سرگرمیوں کی اطلاع دینے کا مشورہ دیا گیا ہے۔

این ڈی ٹی وی نے سدھی وینائک ٹمپل ٹرسٹ کے چیئرمین سدا سرونکر کے حوالے سے بتایا کہ ہم سے ممبئی پولیس نے مندر کی حفاظت کو بڑھانے اور تمام حفاظتی انتظامات پر کڑی نظر رکھنے کی درخواست کی ہے۔ جمعہ کے روز پولیس نے مصروف کرافورڈ مارکیٹ کے علاقے میں ایک موک ڈرل کی، جہاں دو اہم مذہبی مقامات ہیں۔ حکام نے واضح کیا کہ یہ تہوار کے موسم سے قبل معمول کی حفاظتی مشق کا حصہ ہے۔ حال ہی میں دس روزہ گنیش چترتی تہوار منانے کے بعد، ممبئی اب درگا پوجا، دسہرہ اور دیوالی کی تیاری کر رہا ہے۔ مزید برآں ۲۸۸ر رکنی مہاراشٹرا ریاستی اسمبلی کے انتخابات نومبر میں ہونے کی امید ہے۔

ملک کی مالیاتی راجدھانی ہونے کی وجہ سے ممبئی شہر دہشت گردوں کے نشانے پر رہتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سیکورٹی ادارے دہشت گرد حملوں کے بارے میں انٹیلی جنس کو بہت سنجیدگی سے لے رہے ہیں۔ ریلوے اسٹیشنوں، بس اسٹینڈز، مالز اور دیگر عوامی مقامات پر اضافی چوکسی برقرار رکھی جارہی ہے۔ انسداد دہشت گردی فورس کو بھی فعال کر دیا گیا ہے۔

آنند دیگھے کا قتل ہوا تھا! سنجے شرسات

شندے گروپ کے دعویٰ پر دیگھے کے پوتے نے کہا یہ پروپیگنڈہ ہے

ممبئی ۲۸ر ستمبر (رئیس احمد) وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے کے شیوسینا لیڈر اور سڈکو کارپوریشن کے چیئرمین سنجے شرسات نے سنگین الزام لگایا ہے کہ دھرمویر آنند دیگھے کو انجکشن دینے کی وجہ سے دل کا دورہ پڑا تھا۔ وہ صبح میں ٹھیک تھے شام کو کیسے مر گئے۔ انھوں نے شک ظاہر کیا کہ ان کا قتل ہوا تھا۔ انھوں نے کہا کہ میں حادثے کے دن سے دیگھے صاحب کو دیکھ رہا تھا، میں نے حادثے کے بعد کے حالات دیکھے ہیں، کیا ان کے سر پر چوٹ لگی تھی؟ اگر نہیں.. کیا وہ بے ہوش تھے؟ نہیں.. انھیں کہاں مار لگی تھی؟" کیا اس وجہ سے موت ہوسکتی تھی؟ نہیں... جب ڈسچارج کرنے کا وقت آیا تو انھیں ہارٹ اٹیک آیا ہے ایسا بتایا گیا اس لیے تھانے کے بزرگ اب بھی کہتے ہیں کہ دیگھے کا قتل کیا گیا تھا۔ انھوں نے کہا کہ دیگھے کے حادثے کے واقعات کے بارے میں مختلف کہانیاں ہیں۔ سنجے راوت کی طرح مجھ میں یہ کہنے کی ہمت نہیں ہے لیکن انھیں کوئی انجکشن دیا گیا تھا، جس سے دل میں غبارہ نما بن گیا۔ جس کی وجہ سے انھیں ہارٹ اٹیک آیا۔ ہمیں تحقیق کرنی چاہیے کہ یہ کس نے اور کیوں کیا۔ کیونکہ میرے پاس اس کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔ میں کسی پر براہ راست الزام نہیں لگا سکتا.. اگر ہم گہرائی میں جائیں تو گواہ کبھی نہ کبھی سامنے آجائیں گے۔ (باقی صفحہ ۹ پر)

۱۲ر سالہ بھانجی سے زیادتی کرنے والے شخص کو عمر قید

ممبئی ۲۸ر ستمبر: (فرحان حنیف وارثی) ڈنڈوشی میں ایک خصوصی پوکسو (بچوں کا تحفظ جنسی جرائم سے متعلق قانون) عدالت نے پوائی کے ایک ۳۲ر سالہ رہائشی کو قصوروار ٹھہرایا اور اسے عمر قید کی سزا سنائی جب وہ اپنی ۱۲ر سالہ بھانجی کو جنسی طور پر ہراساں کرنے اور اس کی عصمت دری کرنے کا مجرم پایا گیا۔ پوائی پولیس نے ملزم کے خلاف پوکسو ایکٹ ۲۰۱۲ اور تعزیرات ہند کی دفعہ ۳۷۶ر (جنسی حملہ)، ۳۲۳ر (رضاکارانہ طور پر چوٹ پہنچانا) اور دفعہ ۴ر (دخول جنسی حملہ)، ۶ر (بڑھا ہوا جنسی حملہ) اور ۸ر (جنسی حملہ) کے تحت مقدمہ درج کیا ہے۔

عدالت نے ملزم کو ۲۵ر ہزار روپئے جرمانہ ادا کرنے کا بھی حکم دیا

یہ واقعہ اس وقت سامنے آیا جب متاثرہ لڑکی اور اس کے دوست نے آنگن واڑی میں اپنے نگراں کو اطلاع دی کہ رات کو گھر واپس آنے کے بعد اس کے ماموں نے اسے ہراساں کیا اور زیادتی کی۔ اس نے یہ بھی بتایا کہ ملزم اس سے جھگڑا کرتا تھا اور گالی گلوچ کرتا تھا۔ عدالت میں بتایا گیا کہ متاثرہ کے جسم پر زخموں کے نشانات ہیں۔ خصوصی جج ڈی جی دھوبلے نے اپنے فیصلے میں مشاہدہ کیا کہ ملزم کو عمر بھر کی سخت قید کی سزا سنائی گئی ہے جس کا مطلب ہے کہ اس کی باقی ماندہ فطری زندگی کی قید ہوگی۔ عدالت نے ملزم کو ۲۵ر ہزار روپے جرمانہ بھی ادا کرنے کا حکم دیا۔

وسئی میں خاتون سے چھیڑ چھاڑ

۶ر پولیس اہلکار گرفتار

شراب کے نشے میں متاثرہ کو اغواء کرنے کی کوشش کی

ممبئی ۲۸ر ستمبر: (فرحان حنیف وارثی) دیوگڑھ پولیس نے میرا بھائندر وسئی ویرار (ایم بی وی وی) کے دو پولیس کانسٹیبلوں کو ایک ۱۸ر سالہ خاتون سے چھیڑ چھاڑ کرنے کے الزام میں گرفتار کیا ہے۔ گرفتاری کے بعد ایم بی وی وی پولیس کمشنریٹ نے دونوں کانسٹیبلوں کو معطل کر دیا ہے۔ یہ واقعہ ۲۴ر ستمبر کو اس وقت پیش آیا جب متاثرہ سندھودرگ میں اپنے نرسنگ کالج سے گھر جارہی تھی۔ وہ آنندواڑی بس اسٹاپ کی طرف سڑک پر چل رہی تھی کہ ایک کار نے اسے روکا۔ انووا میں چھ آدمی سوار تھے، جن میں ایم بی وی وی کانسٹیبل ہری رام ماروتی گیتے (۳۵) اور پروین ولاس راناواڑے (۳۴) اور مہاراشٹر اسٹیٹ ریزرو پولیس فورس (ایس آر پی ایف) کے دو افسران شامل تھے۔ پولیس افسران نے بتایا کہ تمام ملزمان آپس میں جڑے ہوئے تھے اور واردات کے وقت شراب کے نشے میں تھے۔ انہوں نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے وسئی میں اپنے ساتھ شامل ہونے پر مجبور کیا۔ اس کے بعد خاتون نے مقامی لوگوں کو خبردار کرنے کے لیے الارم بجایا جنہوں نے دو کانسٹیبلوں پر حملہ کیا جبکہ دیگر چار فرار ہونے میں کامیاب ہوگئے۔ دیوگڑھ پولیس نے ایف آئی آر درج کر کے تمام چھ لوگوں کو گرفتار کرلیا۔ کانسٹیبلوں کی گرفتاری کے بعد ایم بی وی وی پولیس نے اپنے تمام کانسٹیبلوں کو ایک نوٹیفکیشن جاری کیا جس میں کہا گیا کہ اگر وہ چھٹی پر ایسے جرائم میں ملوث ہوں گے تو انہیں سخت سزا دی جائے گی۔

مہاراشٹر ودھان سبھا الیکشن کی تاریخ کا اعلان نومبر میں

الیکشن کمیشن کا مہاراشٹر کے دورے پر ۱۱ر پارٹیوں سے ملاقات

ممبئی ۲۸ر ستمبر (رئیس احمد) مہاراشٹر الیکشن کے لیے مرکزی الیکشن کمیشن نے مہاراشٹر کا دورہ کیا۔ اس کے بعد چیف الیکشن کمیشن راجیو کمار نے پریس کانفرنس کی جس میں انھوں نے کہا کہ آئندہ انتخابات کی تیاریاں کیا ہوں گی؟ ہمارا مہاراشٹر ہمارا ووٹ ہمارا نعرہ ہے۔ ہمیں امید ہے کہ لوگ جمہوریت کے کام میں حصہ لیں گے۔ آپ کی ان جماعتوں نے ہمیں دیوالی کا مسئلہ بتایا۔ انہوں نے اس تہوار کو ذہن میں رکھتے ہوئے الیکشن کی تاریخ کا اعلان کرنے کی درخواست کی۔ ہم سے درخواست کی گئی کہ تعطیلات کو مدنظر رکھتے ہوئے الیکشن کی تاریخ طے کی جائے۔ اس بات کو یقینی بنائیں کہ لوگوں کو ووٹ دینے میں کوئی پریشانی نہ ہو۔ ووٹرز جو فون لاتے ہیں انہیں اسے چھوڑنے روکیں۔ مہاراشٹر قانون ساز اسمبلی میں کل ۲۸۸ر حلقے ہیں۔ مہاراشٹر قانون ساز اسمبلی کی مدت ۲۶ر نومبر کو ختم ہو رہی ہے۔ اس لیے اس سے پہلے مہاراشٹر اسمبلی کے انتخابات کرائے جائیں گے۔ مہاراشٹر میں ۹٫۵۹ر کروڑ ووٹر ہیں۔ ۴٫۵۹ر کروڑ مرد ووٹر ہیں۔ جبکہ ۴٫۶۴ر خواتین کروڑ ہیں۔ ہم تیسری ذات، بزرگ

رائے، آپ کا حق آپ کی ذمہ داری ہے۔ انھوں نے مزید کہا کہ ہم نے سیاسی جماعتوں سے ملاقات کی۔ ڈائریکٹر جنرل آف پولیس، کمشنر اور دیگر سے بھی ملاقات کی۔ ہم نے انہیں ہدایت کی کہ کیا امید رکھی جائے۔ ہم نے تمام پارٹیوں جیسے بی ایس پی، اے اے پی، کانگریس، ایم این ایس، این سی پی، شیوسینا، این سی پی، این سی پی ایس پی، شیوسینا ادھو، بی جے پی سے ملاقات کی اور واپس لینے میں پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس کا بندوبست کرنے کی بھی درخواست کی گئی۔ پیسے کی طاقت کا غلط استعمال روکنے کی بھی درخواست کی۔ بزرگوں کے آنے جانے کے انتظامات کرنے کی بھی درخواست کی گئی۔ یہ بھی استدعا کی گئی کہ پولنگ ایجنٹ مقامی ہونا چاہیے۔ تمام جماعتوں نے ہم سے یہ بھی درخواست کی کہ ہم جعلی خبروں کی تشہیر اور پھیلاؤ کو ووٹروں، معذوروں کے لیے خصوصی انتظامات کریں گے۔ ہم بزرگ ووٹروں سے ووٹ ڈالنے کی اپیل کرتے ہیں۔ اگر ان کے لیے مرکز جانا ممکن نہ ہو تو گھر بیٹھے ووٹ ڈالنے کی سہولت فراہم کی جائے گی۔ مہاراشٹر میں پہلی بار ووٹ دینے والوں کی تعداد بھی اچھی ہے۔ ۱۹٫۴۸ر لاکھ ووٹر نئے ووٹر ہیں۔ راجیو کمار نے یہ بھی کہا کہ یہی ووٹر ہیں جو جمہوریت کو آگے لے کر جائیں گے۔

ہم ہر مداح کو شو سے لطف اندوز ہونے کا موقع دیں گے

بک مائی شو نے کولڈ پلے کنسرٹ ٹکٹنگ کے مسائل پر بیان جاری کیا

ممبئی ۲۸ر ستمبر: (اسٹاف رپورٹر) شہر میں آنے والے کولڈ پلے کنسرٹ کے ٹکٹوں کی بلیک مارکیٹ میں فروخت کے سلسلے میں ممبئی پولیس کی جانب سے ٹکٹ بکنگ پلیٹ فارم بک مائی شو کے سی ای او اور ٹیم کے ایک سینئر رکن کو طلب کرنے کے بعد بک مائی شو نے ایک بیان جاری کیا ہے جس میں اپنی پوزیشن اور میلے کو یقینی بنانے کے لیے کیے گئے اقدامات کی وضاحت کی گئی ہے۔ ٹکٹنگ کا عمل ۲۲ر ستمبر کو شروع ہوا اور انتہائی متوقع کنسرٹ کے ٹکٹوں کی فروخت میں حیرت انگیز طور پر ۱۳ر ملین شائقین نے ٹکٹ بکنگ پلیٹ فارم پر لاگ ان کیا۔

بک مائی شو کے ایک ترجمان نے کہا کہ ہم نے اس بات کو یقینی بنانے کے لیے سخت محنت کی ہے کہ ہر مداح کو ٹکٹوں کو محفوظ کرنے کا مناسب موقع ملے۔ کمپنی کی جانب سے خریداریوں کو فی صارف چار ٹکٹوں تک محدود کرنے اور بکنگ کے واضح رہنما خطوط فراہم کرنے کی کوششوں پر زور دیا۔ زبردست مانگ کو سنبھالنے کے لیے بک مائی شو نے قطار لگانے کا نظام نافذ کیا، جس کی وجہ سے تھوڑی تاخیر ہوئی لیکن اس کا مقصد حقیقی مداحوں کے لیے رکاوٹ کو کم کرنا تھا۔

بک مائی شو کے سی ای او آشیش ہیمراجانی

ترجمان نے بتایا کہ بے مثال دلچسپی کے باعث ممبئی میں تیسرا شو شامل کیا گیا، جسے شائقین کی جانب سے پرجوش ردعمل بھی ملا۔ تاہم کمپنی نے ٹکٹوں کی غیر مجاز فروخت پر تشویش کا اظہار کیا ہے۔ ترجمان نے کہا کہ یہ ہمارے نوٹس میں آیا ہے کہ غیر مجاز پلیٹ فارمز نے کولڈ پلے کے کنسرٹ کے ٹکٹوں کو سرکاری فروخت سے پہلے اور بعد میں درج کیا ہے (اور فہرست میں جاری ہے)۔ بک مائی شو نے واضح کیا کہ اس کا کسی بھی غیر مجاز ٹکٹ فروخت کرنے والے پلیٹ فارم بشمول ویاگوگو اور ٹکس برگ کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے اور ٹکٹ سکیلنگ اور بلیک مارکیٹنگ کی سختی سے مخالفت کرتا ہے۔ کولڈ پلے، ایک برطانوی پاپ بینڈ، آٹھ سال بعد ہندوستان آرہا ہے اور اپنے میوزک آف دی اسپیئرز ورلڈ ٹور کے ایک حصے کے طور پر ۱۸ر، ۱۹ر اور ۲۱ر جنوری ۲۰۲۵ کو ممبئی میں پرفارم کرنے والا ہے۔ ٹکٹوں کی اصل قیمت ۲۵۰۰ر سے ۳۵۰۰۰ر روپے کے درمیان تھی۔ تاہم، ویاگوگو جیسے پلیٹ فارم پر ری سیل ٹکٹ ۳۵۰۰۰ر روپے سے ۳ر لاکھ روپے تک اور اس سے بھی زیادہ کے لیے پیش کیے گئے تھے۔

ڈرینج میں گرنے والی خاتون کے اہل خانہ نے معاوضہ طلب کیا

انیل گلگلی نے کہا کہ بی ایم سی کو ٹوٹے ڈیوائیڈر کی فوراً مرمت کرنی چاہیے تھی

ممبئی ۲۸ر ستمبر: (فرحان حنیف وارثی) گزشتہ دنوں میں ممبئی میں موسلادھار برسات کے دوران ایک کھلے ڈرینج میں گرنے والی خاتون وِل گائیکواڑ کی بھانجی دیپالی بنسوڈے نے کہا ہے کہ حکام کو معاوضہ ادا کرنا چاہیے، کیونکہ متوفی کا ضعیف شوہر کام کرنے کی حالت میں نہیں ہے۔ وہ ہمارے خاندان کا ستون تھیں۔ ہم نے اسے کھو دیا۔ حکام کی لاپروائی سے اس کی جان گئی۔ گائیکواڑ اپنے شوہر اپا صاحب کے ساتھ پوائی میں جوگیشوری وکرولی لنک روڈ کے قریب تیواری کمپاؤنڈ میں ایک رشتہ دار کے گھر کی پہلی منزل پر ۴۰ر سے ۵۰ر مربع فٹ کے کمرے میں رہتی تھیں۔ وہ سیپز میں ایک ڈائمنڈ کمپنی میں کام کر رہی تھی۔ ماما ذہنی طور پر معذور ہیں اور بصارت سے محروم ہیں اور ٹھیک سے چل نہیں سکتے۔ مامی اس کا خیال رکھتی تھیں۔ حکام کو اس آدمی کے بارے میں سوچنا چاہیے کیونکہ وہ اب بے بس ہے۔ بنسوڈے نے کہا جو اسی گھر میں اپنے خاندان کے ساتھ رہتی ہے۔ گائیکواڑ خاندان کا تعلق سولاپور ضلع کے اکل کوٹ سے ہے۔ اپا صاحب اور ان کی اہلیہ تقریباً ۱۶ر سال قبل ممبئی آئے تھے۔ جب میڈیا نے اپا صاحب سے بات کی تو انہوں نے صرف اتنا کہا کہ میں نے سب کچھ کھو دیا۔ مجھے نہیں معلوم کہ میں اب کیسے رہوں گا۔ بنسوڈے

نے کہا کہ عام طور پر، مامی شام ۶ر بجے، یا ۹ر بجے کے قریب کام سے واپس آتی ہیں اگر وہ اوور ٹائم کام کرتی تھیں۔ اس دن جب شہر میں تیز بارش ہوئی تو وہ اپنے معمول کے مطابق واپس نہیں آئی۔ ہم نے سوچا کہ وہ ابھی بھی کام پر ہے۔ رات ساڑھے گیارہ بجے کے قریب ہمیں ایم آئی ڈی سی پولیس اسٹیشن سے کال آئی۔ انہوں نے ہمیں بتایا کہ وہ ایک حادثے کا شکار ہو گئی ہیں اور انہیں کوپر ہسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ جب ہم اسپتال پہنچے تو انہوں نے بتایا کہ وہ مرچکی ہے۔ ہمیں جمعرات کی شام اس کی لاش ملی۔ شہری کارکن انیل گلگلی نے کہا کہ جب بی ایم سی کو معلوم ہوا کہ ڈیوائیڈر ٹوٹ گیا ہے، تو انہیں فوراً اس کی مرمت کرنی چاہیے تھی۔ ایسے کئی واقعات ہوئے ہیں جہاں کھلے نالوں میں گر کر لوگوں کی موت ہوئی ہے۔